SENATE OF PAKSITAN

SENATE DEBATE

Thursday, January 23, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mr. Khalil-ur-Rehman) in the Chair.

....

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ الذی یرسل الریح فتثیر سحابا فیبسطه فی السمآء کیف یشآء و یجعله کسفا فتری الودق یخرج من خلٰلِهٖ فاذا اصاب به من یشاء مِن عباده اذاهم یستبشرون۔ و ان کانو من قبل ان ینزل علیهم من قبله لمبلسین۔

ترجمہ: اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی ہیں ۔ پھر اللہ اس کو جسطرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا اور تہ بہ تہ کر دیتا ہے۔ پھرتم دیکھتے ہو کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکلنے لگتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے اسے برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور بیشتر تو وہ مینہ کے اترنے سے پہلے ناامید ہو رہے تھے۔

(سورہ روم: آیت۴۸ تا۴۹)

Mr. Acting Chairman: Question Hour.

Dr. Shahzad Waseem: Point of order.

Mr. Acting Chairman: Let's stay with the routine. we have been doing Question Hour and then we have all the time to have points of order, please

FATEHA

ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! وزیر صحت محمد نصیر خان کی والدہ رضائے الٰہی سے انتقال کر گئی ہیں ان کے لئے فاتحہ کرائی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مولانا گل نصیب صاحب، آپ فاتحہ پڑھ دیں۔

(اس موقع پر فاتحہ پڑھی گئی)

Mr. Acting Chairman: Question Hour. We now take up the questions.

پروفیسر غفور احمد: جناب والا! چیئرمین صاحب جب ہاؤس میں تشریف لاتے ہیں تو کرسی صدارت پر بیٹھنے سے پہلے السلام علیکم کہتے ہیں۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ہم بالکل ہم دل سے کہتے ہیں۔ نہ صرف السلام علیکم کہتے ہیں بلکہ خوش آمدید بھی کہتے ہیں۔ مسکراہٹ بھی چہرے پر لاتے ہیں۔

We may now take up the questions. Question No. 4, Mr. Muhammad Abbas Komaili.

@4. ***Mr. Muhammad Abbas Komaili:** (Notice received on 29-9-2003 at 7.40 p.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to arrange return by early flights of the intending Pilgrims of Hajj 2004 of Millate Jaafaria as per past practice?

Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr: Yes. This proposal is under consideration.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary question?

Mr. Muhammad Abbas Komaili: Sir, here the answer says that "yes, this proposal is under consideration". Sir, the factual position is that so far

بہت سارے لوگوں کے معاملے کے بارے decide نہیں ہوا اور انہیں early flights نہیں ملیں۔ کل ہی میرے پاس لاہور سے یہ complaint آئی ہے کہ انہوں نے Ministry of Religious Affairs کو approach بھی کیا لیکن انہیں کوئی خاطر خواہ جواب نہیں ملا ہے اور اب تک جب یہ نہیں ہوا تو پھر یہ کب decide ہو گا۔ اب تو حج کا موسم آ گیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی Minister صاحب۔

(Pause)

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب نہیں ہیں۔ یہ تو حسب معمول طریقہ چل پڑا ہے۔ Anybody on his behalf.

چوہدری نوریز شکور خان: جناب! جیسے انہوں نے فرمایا ہے یہ ہم check کروا لیتے ہیں اور اس کے بعد اگر کوئی اس قسم کی problem ہے کیوں کہ flights میں تھوڑا سا ردو بدل ہو رہا ہے اور بعض جگہ پر seat نہیں ملتی تو اگر کوئی ایسے cases ہیں تو ان کو دیکھ کے وہ حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب محمد عباس کمیلی: جناب! یہ highest level پر decide ہو چکا ہے ' Prime Minister Sahib بھی instructions دے چکے ہیں کہ جو ملت جعفریہ کے حجاج ہیں انہیں early flights پر بھیجا جائے اور ان کی واپسی ensure کی جائے کہ before the commencement of محرم وہ واپس آ جائیں لیکن اب تک یہ ہو نہیں سکا ہے تو kindly اب اگر جانے میں تاخیر ہو رہی ہے تو واپسی کو تو ensure کریں کہ وہ in time آ جائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ asssurance دے سکتے ہیں؟

چوہدری نوریز شکور خان: جناب! یہ دیکھ لیں گے۔ ویسے تو 26 کو آخری flight ہے۔

جناب محمد عباس کمیلی: جاتے ہوئے آخری flight ہے لیکن واپسی پر تو انہیں early flight پر آنا ہے۔

چوہدری نوریز شکور خان: واپسی کے لئے اس issue کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ ذرا دیکھ لیں اور ان کو assurance دے دیں۔

چوہدری نوریز شکور خان: ان کی واپسی جلدی کرا دیں گے۔

جناب بابر خان غوری: جناب مسئلہ یہ ہے کہ ہمیشہ سینیٹ کے floor پر جب بھی کوئی بات آتی ہے اور کوئی بھی وزیر کھڑے ہوکر یہ کہتا ہے کہ اس کو دیکھ لیں گے تو کیا یہ کہیں note ہوتا ہے؟ کیونکہ یہ دیکھا نہیں جاتا، صرف یہ ٹالا جاتا ہے۔ کیا نوریز شکور یہ بتائیں گے کہ یہ دیکھ لیں گے؟ کوئی انہوں نے note کیا، اس کا جواب دیں گے؟ یہاں پر ہمیشہ یہ مذاق ہو رہا ہے کہ حکومت اس پر غور کرے گی، اس کا ہم جواب دیں گے لیکن کوئی جواب نہیں آتا نہ کچھ بتایا جاتا ہے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس floor کی توہین ہے اور اگر آئندہ کسی وزیر نے یہاں پر کوئی assurance دی اور اس کارروائی کو follow up نہیں کیا تو پھر ہمارا حق محفوظ ہے کہ ہم اس کے خلاف تحریک استحقاق لائیں۔ چیئرمین صاحب! میں اس پر آپ کی ruling چاہوں گا کہ جو بھی وزیر on behalf جواب دے، یا تو اس وزیر کا انتظار کیا جائے کہ وہ جواب دے اور اگر کوئی on behalf جواب دیتا ہے تو وہ یہ ذمہ داری لے کہ وہ اس کو follow up کرے گا اور اس مسئلے کو solve کرے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نوریز شکور صاحب کیا آپ یہ ذمہ داری لیتے ہیں؟

جناب عزیز اللہ ساتکزئی: جناب وزیر صاحب نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ یہ ہوجائے گا اور یہ کہنا کہ دیکھ لیں گے، سوچیں گے، یہ "گ" ہمیں بہت لمبا لگ رہا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس "گ" کو چھوٹا کیا جائے۔ اس میں سے ایک حاجی بھی نہیں ہوا۔ کیا ہمارا یہاں پر مذاق اڑایا جاتا ہے؟ اگر وہ لوگ نہیں کرسکتے ہیں تو پھر آپ ان کے behalf پر جواب نہ دیں۔ آپ یہ مہربانی کریں۔ آپ کو آج اللہ نے توفیق دی ہوئی ہے، آپ یہاں بیٹھ کر کوئی ruling دیں اور اگر کوئی وزیر نہیں مانتا تو اس کے خلاف کوئی کارروائی کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: پروفیسر صاحب آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

پروفیسر خورشید احمد: میرے خیال میں غوری صاحب نے بڑی اہم بات کی طرف متوجہ کیا ہے اور میں آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا کہ ہمارے rules میں ایک Assurances Committee بھی ہے اور اس کمیٹی کا کام ہی یہ ہے کہ وزراء حضرات ہاؤس میں جن معاملات

کے بارے میں کوئی assurance دیتے ہیں اس کا پورا ریکارڈ سیکریٹیریٹ رکھے، اس کمیٹی کو دے اور پھر وہ کمیٹی اس بات کو دیکھے کہ assurances کے بارے میں کیا ہوا ہے۔ پورا سال ہو گیا ہے لیکن ابھی تک یہ کام نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: کمیٹی تو ابھی تک بنی ہی نہیں ہے۔ وزیر صاحب please make sure کہ جو assurance آپ دے رہے ہیں، you will convey it to the concerned Minister کیونکہ یہ مجھے روز کا ہی رپھڑا لگ رہا ہے۔

جناب محمد عباس کمیلی: یہ تیسری بار آیا ہے اور تیسری بار یہ کہا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: کمیلی صاحب ذرا انہیں بولنے دیں۔

چوہدری نوریز شکور خان: جناب! ایک چیز، پہلے جو غوری صاحب نے فرمایا، اس کے بارے میں یہ عرض ہے کہ staff یہاں پر موجود ہوتا ہے اور جو بھی بات یہاں وزیر کر رہا ہوتا ہے، اس کا staff جو یہاں پر ہوتا ہے وہ اُس کو نوٹ کرتا رہتا ہے کیونکہ یہ ایک joint responsibility ہوتی ہے، اس وجہ سے میں نے اٹھ کر یہ جواب دیا تھا۔ باقی اگر حج کی بات کرتے ہیں جناب تو یہ پہلے طے ہونی چاہیئے تھی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ ایک sensitive issue ہے۔

چوہدری نوریز شکور خان: یہاں اس وقت سینیٹ میں آکر تو طے نہیں ہوسکتا کیونکہ 26 تاریخ کو last flight ہے جناب۔ اس schedule کو بھی آگے پیچھے نہیں کیا جاسکتا۔ جہاں تک بات پہنچانے کا تعلق ہے I take full responsibility اور میں آج ہی Religious Affairs کو یہ بات پہنچا دوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ جناب۔ .Last question بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! میں پروفیسر خورشید صاحب کی بات کو اور غوری صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک Government Assurances Committee کا تعلق ہے، یہ جب کمیٹی بنتی ہے تو اس کے سیکریٹری بھی مقرر ہوتے ہیں تو اس سیکریٹری کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ان کو نوٹ کرے۔ میں یہ استدعا کروں

گا کہ جتنی پچھلی کارروائیاں ہوتی ہیں ان میں جتنی assurances بھی دی گئی ہیں ان کو سیکریٹیریٹ کم از کم tabulate ضرور کرے تاکہ جو بھی کمیٹی بنے گی وہ ان پر غور کر سکے اور پھر ہاؤس کو inform کرے۔

Mr. Acting Chairman: Okay, noted Question No. 19, Waqar Ahmed Khan. Not present.

@19. ***Mr. Waqar Ahmed Khan:** (Notice received on 1-10-2003 at 2.45 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the quantity of LPG available at the disposal of Ministry of Petroleum and Natural Resources for allotment; and

(b) the criteria adopted for its distribution by the Ministry of Petroleum and Natural Resources?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) Nil.

(b) The LPG allocations and prices have since been deregulated *w.e.f.* 15th September 2000 in pursuance of the Cabinet decision. Now all the LPG producers are free to sell LPG to any licensee without any interference form the Government while remaining within the framework of LPG (Production and Distribution) Rules 2001, which are administered by OGRA.

Mr. Acting Chairman: Anybody on his behalf? Yes, Babar Ghouri.

جناب بابر خان غوری: جناب! ہمارے معزز سینیٹر صاحب نے جو سوال کیا تھا کہ LPG کی کتنی مقدار دستیاب ہے؟ پھر تقسیم کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ 15th September, 2000 سے اس کو آزاد کیا گیا ہے اور وہ آزادی سے گیس فروخت کر سکتے ہیں۔ لیکن اس میں ابھی تک حکومت کی جانب سے بعض جگہوں پر problems create کی جا رہی ہیں، ان کو آزاد نہیں کیا گیا تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو یہاں جواب دیا گیا ہے، اگر یہ جواب پہلے کا ہے یا پالیسی میں کوئی تبدیلی آئی ہے تو عوام کو بتائیں کیونکہ hurdles create کی جا رہی ہیں، quota system نافذ کیا جاتا ہے، مخصوص کوٹے دیئے جاتے ہیں، چند لوگوں کو limited quota دیا جاتا ہے، اس حوالے سے میں وزیر صاحب سے وضاحت چاہوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نوریز شکور صاحب۔

چوہدری نوریز شکور خان: جناب! کافی عرصے کے بعد یہ situation شاید اب آئے گی کیونکہ اس میں private companies بھی ہوتی ہیں۔ Deregulation کی پالیسی کے بعد تو producers ہوتے ہیں۔ جناب چیئرمین! وہ اپنے طور پر criteria fix کرتے ہیں اور fix کرنے کے بعد اسے دے دیں گے۔ پھر باقاعدہ وہ criteria announce کیا جائے گا۔ یہ under the table یا otherwise نہیں ہے۔ پہلے یہ situation رہی ہے کہ quotas politically or otherwise allot ہوتے تھے لیکن اب deregulation کے بعد یہ situation نہیں رہی۔ اب یہ ہوگا کہ جو بھی producer ہے' private companies کے بھی producers ہیں اور جو ہماری حکومت ہے وہ بھی producer ہے۔ تو جو بھی طریقہ کار ہوگا اس کے مطابق اس کو announce کریں گے اور اس کے مطابق ہی آگے allocations ہوں گی۔

Mr. Acting Chairman: Any other question, yes, Sanaullah Baloch Sahib.

محترمہ تنویر خالد: جناب چیئرمین! میں بھی اس موضوع پر ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کی باری ان کے بعد ہے۔

Mr. Sanaullah Baloch: Thank you Mr. Cahirman.

جناب! میرا محترم چوہدری صاحب سے یہ سوال ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس کو deregulate کر دیا گیا ہے اور اب LPG کے سلسلے میں وہ آزاد ہیں کہ کسی بھی پارٹی کو جتنی بھی مقدار میں LPG allot کرنا چاہیں وہ کر سکتے ہیں۔ لیکن ابھی انہوں نے یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ سابقہ ادوار میں اس کو political basis پر دیا جاتا رہا اور کافی لوگوں کے پاس LPG کے کوٹے سابقہ ادوار سے چلے آ رہے ہیں۔ اب نئے کوٹے کی گنجائش کسی عام صارف کے لیے' client کے لئے' نہیں رہ گئی۔ تو کیا آپ اس چیز کو ممکن بنائیں گے کہ جن لوگوں کو سابقہ ادوار میں LPG کی جو allotments ہوئی تھیں' وہ ٹنوں میں یا جتنی بھی مقدار میں تھی اس کو cancel کر کے دوبارہ

ایک fair اور transparent طریقے سے bidding کرکے دیں گے، کیا اس کی کوئی گنجائش ہے یا نہیں تا کہ کم از کم نئے لوگوں کو اس process میں شامل ہونے کا کوئی موقع مل سکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی نوریز شکور صاحب۔

چوہدری نوریز شکور خان: جناب! اس سلسلے میں کافی court cases بھی ہوئے تھے۔ Honourable Senators کو بھی پتا ہوگا۔ اب یہ ساری چیزیں طے ہو چکی ہیں۔اس وقت جو بھی procedure تھا اس کے مطابق allotment کی گئی چونکہ discretion تھی اس لئے لوگوں کو کوٹے allot کر دیئے گئے تھے۔اب آئندہ OGRA کے تحت licence لینے کے بعد لوگ apply کرتے ہیں اور اس کے بعد ان کو allocation ہوتی ہے۔ رہ گئی بات سابقہ لوگوں کے licences cancel کرنے کی، جیسا انہوں نے پوچھا ہے تو جناب! اس سے ایک crisis create ہو جائے گا۔ اب چیزیں in order ہو چکی ہیں۔ اس پر کافی لوگ courts میں بھی گئے ہیں، NAB میں cases گئے ہیں۔ آئندہ ایسا ہوگا کہ allocation کے لئے accordingly licence لینے کے بعد apply کریں گے اور ان کو کوٹہ ملے گا۔

Mr. Acting Chairman: Mrs. Tanvir Khalid Sahiba

محترمہ تنویر خالد: میں جناب وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ چونکہ سوئی گیس بڑی سستی بھی ہے اور گھریلو استعمال کی بڑی اہم ضرورت ہے۔ بہت سارے علاقے تو اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن interior Sindh کے دیہات میں یہ facility میسر نہیں ہے تو شکار پور، جیکب آباد اور interior Sindh کے دوسرے علاقوں میں غریب عوام کے لیے کب تک گیس کی سہولت فراہم کی جائے گی کیونکہ یہ کافی سستا ایندھن ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: نوریز شکور صاحب۔

چوہدری نوریز شکور خان: میرا خیال ہے یہ تو گیس کے بارے میں بات کر رہے ہیں اور ہم تو LPG کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ کہتی ہیں کہ LPG بھی گیس ہی ہے اس لئے انہوں نے اس کو connect کر دیا ہے۔

چوہدری نوریز شکور خان: ٹھیک ہے جی۔ وہ مجھے ان شہروں کے یا جو بھی villages ہیں ان کے نام بتا دیں۔ اس کے بارے میں، میں انہیں inform کر دوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ انہیں جگہوں کے نام بتا دیجئے۔ آپ کا سوال تھوڑا out of reference ہے لیکن یہ آپ کو بتا دیں گے۔

محترمہ تنویر خالد: جی میں نام بتا دوں گی because these are natural resources شکارپور کے بہت سارے دیہات ہیں each and every دیہات کا نام تو مجھے یاد نہیں لیکن وہاں سے لوگ مجھے یہ معاملہ refer کرتے ہیں۔ شکارپور، جیکب آباد، ٹھٹھ یعنی interior Sindh کے جو دیہات یا جگہیں ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Last question, Tahira Latif Sahiba.

Mrs. Tahira Latif: Mr. Chairman! thank you for giving me the mike.

میں اسلام آباد کے around areas کے بارے میں بات کرنا چاہ رہی ہوں۔ کیونکہ اسلام آباد سے حکومتی پارٹی کی اکیلی representative ہوں تو بھارہ کہو اور around Islamabad آبادیوں سے لوگ آتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ابھی تک گیس کیوں نہیں آئی۔ آج چونکہ وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو میں نے سوچا کہ میں اس موقعے سے فائدہ اٹھاؤں۔ میں جناب چیئرمین صاحب! آپ کی وساطت سے نوریزشکور صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ Convention Centre سے five kilometers کے فاصلے پر بھارہ کہو ہے، وہاں پر گیس کب آئے گی؟

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیں جی یہ کہتی ہیں کہ یہ اکیلی ہیں تو-----

چوہدری نوریز شکور خان: آج جناب! اس بھارہ کہو کے بارے میں سوال بھی already آیا ہوا ہے۔ اس کے لئے ہم survey وغیرہ conduct کرا رہے ہیں۔ اسے study کر کے کوشش کریں گے کہ گیس وہاں پہنچا دیں۔

محترمہ طاہرہ لطیف: جناب! نہ صرف بھارہ کہو بلکہ around Islamabad اور بھی بہت سے ایسے دیہات ہیں جن کے قریب گیس بھی موجود ہے، وہاں سے بہت آسانی سے

گیس supply کی جا سکتی ہے۔ وہاں پر بھی گیس نہیں ہے۔ مثلاً علی پور فراش وغیرہ کے علاقوں میں بھی گیس نہیں ہے۔ آپ اس پر بھی غور کریں اور بتائیں کہ کب وہاں پر گیس دیں گے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: انہوں نے ابھی بتا تو دیا ہے۔

محترمہ طاہرہ لطیف: لیکن اور علاقے بھی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اور علاقے بھی آہستہ آہستہ لیں گے۔ پہلے آپ ایک جگہ تو ہونے دیں۔

محترمہ طاہرہ لطیف: شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Acting Chairman: Question No. 31, Mr. Waqar Ahmed Khan.

@31. ***Mr. Waqar Ahmed Khan:**

Will the Minister for Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Pakistan Cricket Board has sold the rights to telecast International Cricket Series in the country to a foreign channel for the next five years, if so, the reasons for inviting bids from various television networks for live telecast of three home series; and

(b) the estimated earnings from this agreement in US dollors?

Rais Munir Ahmad: (a) This is a fact that Pakistan Cricket Board has sold its television broadcasting rights for International Matches to Taj Television Ltd and ARY Digital for a period of five years from April 2003 to March 2008. The reasons for inviting international bids was to ensure that these rights should fetch the maximum amount through a fair and transparent process. Taj TV Ltd. and ARY being the highest bidder were given the contract.

(b) The estimated earning through this deal with Taj Television and ARY Digitial from April 2003 to March 2008 will be US$ 42.6 million.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

جناب بابر خان غوری : جناب! اس question میں یہ پوچھا گیا تھا کہ cricket matches کو جو telecast کیا جاتا ہے اس کے حقوق کس کو دیئے گئے ہیں؟ یہاں پر جواب دیا گیا ہے کہ اپریل ۲۰۰۳ء سے لے کر مارچ ۲۰۰۸ء تک کے حقوق Taj Television Limited اور ARY Digital کو فروخت کیے گئے ہیں تو یہاں پر یہ question آرہا ہے کہ اگر April, 2003 میں یہ حقوق دے دیئے گئے، نیلامی ہوئی اور اس کے ٹینڈر طلب کئے گئے۔ جو زیادہ بولی آئی اس کو دے دیئے گئے۔ تو ابھی جو پچھلے دنوں واقعہ پیش آیا۔ جب جیو پر میچ کو telecast کرنا تھا اور پی ٹی وی--

Mr. Acting Chairman: Order in the House, please.

جناب بابر خان غوری: جو جیو پر telecast ہونا تھا میچ اور اس telecast ہونے پر پی ٹی وی اور ان کا ایک جھگڑا کھڑا ہوا۔ ایک دن عوام میچ نہیں دیکھ سکے تو اگر وہ تاج ٹیلی ویژن لمیٹیڈ یا اے آر وائی کو دے دیئے گئے تھے تو یہ مسئلہ کیا تھا۔ اس کی وزیر صاحب وضاحت فرمائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب! آپ پہنچ گئے ساڑھے دس بجے۔

Raees Munir Ahmad: Thank you sir, PCB holds television rights, first of all. Pakistan Sports Board and the Minister have no hold on any of their implementation, any of their proposals. We gather this information and put it before this honourable august House.

The question of the honourable Senator has been noted. Since it does not relate with the actual question. Regarding the GEO, I would like to tell my colleague that we will get this information collected and put before the honourable Senator for his perusal. Actually,

جس کی یہ بات کر رہے ہیں جیو کی

it does not relate with this one because Taj Television was given this contract for April, 2003 till 2008 for five years. In between, the honourable Senator saying about that GEO incident.

جس کی شیخ رشید صاحب نے وضاحت بھی کر دی تھی۔ اس کی جو

information he requires, we are going to get it from Pakistan Sports Board But I would like to mention this that it is an invidual, they have their own right

ٹیلیویژن کی نیلامی کے لئے Pakistan Sport Board as such the Ministry دونوں جو ہیں وہ اس کے اندر reflect نہیں کرتے

so if he wants any more clarification about that incident which occurred on that day, we will get that information.

جناب قائم مقام چیئرمین: سواتی صاحب، بابر صاحب کسی اور کو بھی chance دے دیں۔

جناب بابر خان غوری: جناب اس میں انہوں نے جو بات کہی ہے

Mr. Acting Chairman: Please don't monopolize the mike

کسی اور کو بھی موقع دیں بولنے کا۔

جناب بابر خان غوری: اس کی وضاحت ضروری ہے۔ جناب وزیر صاحب نے یہ کہا ہے اور مسئلہ یہ ہوا ہے، انہوں نے پہلی بات تو یہ کہی ہے جناب کہ related نہیں ہے۔ آپ نے انہیں شاباش دی کہ ساڑھے دس بجے آئے لیکن شاید ابھی تک نیند میں ہیں۔ یہ اسی سے related ہے۔ اس میں یہ تھا کہ اگر وہ حقوق دے دیئے گئے تو یہ جھگڑا کیا ہوا تھا حقوق کا پھر یہ related ہے۔ پھر یہ کہہ رہے ہیں وہ پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ سے معلومات بھی کریں گے۔ تو معلومات لے کر آنا چاہئے تھا۔ یہ اس سے related ہے۔ مجھے specific answer چاہئے۔ اگر وہ حقوق دے دیئے گئے تھے تو جھگڑا کیوں ہوا تھا؟

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب آپ تو سات بجے ہی اٹھ گئے تھے۔ آپ نے فون کیا تھا۔ آپ انہیں بتائیں۔

Raees Munir Ahmad: Sir, he is my honourable Senator.

This is a personal question. He should not نیند میں ہیں یا نیند میں نہیں ہیں deliver this in this House. میں request یہ کر رہا ہوں کہ یہ individual ان کا ایک ادارہ ہے۔ ان کی مرضی ہے وہ جیو کو دیں، کسی کو دیں۔ تاج کو نیلامی کرنے کے بعد بھی وہ جیو کو دیں۔ It is their own right میں ان کو کیسے بول سکتا ہوں یا یہ کیسے سوال کر رہے ہیں کہ جی وہ پانچ سال کے لئے تاج کو دیا گیا تو پھر جیو کو کیوں دیا گیا۔ اب اس سوال کا جواب gather کر کے ان کو جواب دینے کے لئے تو وقت چاہئے ناں جی اور یہ related نہیں ہے میں ان کو ہاؤس میں کہہ رہا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تاج کی بات صحیح ہے۔ اس کے بیچ میں جیو کا ایک مسئلہ انہوں نے کھڑا کر دیا۔ جیو کے لئے ان سے پوچھیں گے کہ بھئی اس دن کے incident کے بارے میں سینیٹر صاحب پوچھ رہے ہیں۔ تو بتائیں۔ تو ہم ان سے یہ information لیں گے تو بتائیں گے ناں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ عموماً مسئلے ہی کھڑے کرتے ہیں۔ جی سواتی صاحب۔

Mr. Muhammad Azam Khan Swati: On supplementing the assertion put forth by Mr. honourable member of this House, Mr. Babar Ghouri, if the honourable Minister does not remember such an incident by heart, I think he should resign. He should not come to this particular parliament, this particualr House and waste our time. I am travelling all the way from United States just to attend the session because this is my bread and butter to deliver it back to the constituents who have elected me from NWFP and I am representing this Parliament. If he does not

remember this incident this magnitude then he must resign and should not waste our time.

جناب قائم مقام چیئرمین : سواتی صاحب ! do you have question on the issue? خواجہ صاحب۔

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: I think. Mr. Babar Ghouri already have covered that in the follow up question. So I have no more question to the Minister.

Mr. Acting Chairman: Thank you, question No. 36. How can I miss you with those colours?

Mr. Muhammad Enver Baig: I was told by somebody that you love the red colour, therefore, I wore it today

کہ کم از کم آپ کی attention تو draw ہو۔

Thank you very much sir, you have always been kind enough of the Chair. Sir, I would like to know from the honourable Minister

کہ تاج ٹیلیویژن کمپنی والے کون لوگ ہیں and who are directors? This is the first time I heard their name. Could he be kind enough to give us the names of the directors of this company?

جناب قائم مقام چیئرمین، وزیر صاحب۔

Raees Munir Ahmad: The honourable Senator has asked this, we will get the details and we will submit before the House.

جناب محمد انور بیگ: جناب! لگتا ہے کہ منسٹر صاحب سو کے اٹھ کر آئے ہیں۔

رئیس منیر احمد: چیئرمین صاحب! میں نے ان کو پہلے بھی بتا دیا ہے that Sports Board or the Ministry is directly involve in it.

جناب محمد انور بیگ: جناب! آپ نے کہا تھا کہ ساڑھے دس بجے آنے ہیں۔ کہنے کا مقصد یہی ہے کہ he should give all these details.

جناب قائم مقام چیئرمین: میں اس پر بھی بات کر لوں گا، ساڑھے دس بجے پر please, I would not be personal there.

Mr. Muhammad Enver Baig: Sir, I think, he should have all the detail.

رئیس منیر احمد: جناب چیئرمین صاحب! آپ پہلے میری عرض سن لیں۔ جناب! یہاں چیخنے چلانے سے کچھ نہیں ہو گا، میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ یہ Ministry اور Pakistan Sports Board سے directly relate نہیں کرتا۔ ایک منٹ، میں supplementary پڑھ دیتا ہوں اگر آپ سن لیں۔ اگر ان کی satisfaction ہو سکتی ہے تو ٹھیک ہے۔

Pakistan Cricket Board was established under the Sports Development Control Ordinance, 1962 for the promotion, development and regulating the game of cricket in Pakistan through a notification published in the Gazette of Pakistan vide SRO so and so. According to it, President of Pakistan, he is the Patron of the Board. The Chairman, Chief Treasurer of the Board are appointed by the Patron for a term of three years, neither the Ministry nor the Pakistan Sports Board has any control over it. Pakistan Sports Board and Provincial Sports are members of the Cricket Board.

اب جناب! جو بھی honourable senators information مانگیں گے، یہاں note ہو گی، اس کے بعد ان کو next جواب دیا جائے گا۔ میں نے آپ کو پہلے بتایا ہے کہ تاج ٹیلیویژن، Trans World International, World Sport یہ تین serious bidders تھے جو اس وقت آئے تھے، actual پانچ تھے، دو skip کر گئے، تین آ گئے، تین میں سے تاج

کو ملا۔ اس کے بعد ان کو جو پانچ سال کا contract ملا اس کے بارے میں بھی honourable member نے سوال کیا۔ ہم نے ان کو دے دیا۔ اب اس کے بعد ان کے additional supplemetanry questions بن رہے ہیں کہ جی ان کا مالک کون ہے؟ Establishment of office کیا ہے؟ آپ یہ بتا دیں کہ اس سوال میں یہ پوچھا گیا ہو اور ہم نے جواب نہ دیا ہو تو we are responsible. اب انہوں نے ایک additional سوال پوچھا ہے۔ We have to go, get it done from there اب ان کو یہ clarification ہو گئی ہے کہ Ministry اور Sports Board directly involve نہیں ہیں، اس قسم کے control پر۔ وہ ہمیں سوال provide کرتے ہیں، ہم آگے deliver کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: Thank you Minister صاحب! first of all یہاں نہ کوئی چیختا ہے نہ کوئی چلاتا ہے۔ یہ شاید اپنی آواز اونچی کرتے ہوں تو یہ دوسری بات ہے تو please, refrain from saying کہ چیخ و پکار ہو رہی ہے۔ دوسری چیز ہے کہ supplementary questions are normally related to the main question اگر ایک کمپنی کا نام آیا ہے تو obviously the Minister should have the foresight کہ اس کا مالک بھی کوئی ہو گا تو he should have come up with his name, he should have known his name. I will favour this with my.......

Mr. Muhammad Enver Baig: Thank you sir, thank you sir.

Mr. Acting Chairman: Question No. 36, Mr. Muhammad Aslam Buledi. Q.No.36.

✓ @36. ***Mr. Muhammad Aslam Buledi:** (Notice received on 21-10-2003)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) *the detail of plots allotted against the quota reserved for disabled persons in Sector G-13, Islamabad;*

(b) *whether any irregularity has been surfaced in the said allotments, if so, the action taken in this regard?*

Syed Safwanullah: (a) The details of plots allotted against the quota reserved for disabled persons in sector G-13, Islamabad are given as under:—

Category-I	Nil
Category-II	5
Category-III	7
Category-IV	11
Category-V	13
Total:	36

The list of allottee is enclosed.

(b) No irregularity has surfaced about these allotments.

LIST OF ALOTTEES OF DISABLE CASES IN PHASE-III (G-13)

Sr #	NAME	DEPARTMENT	DATE OF SUBMISSION	DATE OF ALLOTMENT	CAT
1	MUHAMMAD SHAFI MALIK	EDUCATION DEPTT NORTHERN AREAS	21-Aug-96	06-Nov-99	II
2	QAZI TARIQ NAZIR	MANAGEMENT SERVICES DIVISION	01-Sep-96	06-Nov-99	II
3	MUHAMMAD RAFIQUE	M/O PETROLEUM	22-Aug-96	06-Nov-99	II
4	M A RASHID IQBAL	M/O FINANCE	24-Jul-96	06-Nov-99	II
5	AKHTAR HUSSAIN	PM SECTT	08-Sep-96	06-Nov-99	II
6	JAMILA AKHTAR	F G PUBLIC SEC SCHOOL	19-Aug-96	06-Nov-99	III
7	MEHMOOD PERVEZ	ESTABLISHMENT DIVISION	23-Oct-96	06-Nov-99	III
8	SHAFQAT SAMI	MES	28-Jul-96	06-Nov-99	III
9	MUHAMMAD TAJ	M/O EDUCATION	18-Aug-96	06-Nov-99	III
10	ABDUL BARI RANA	PID	28-Aug-96	06-Nov-99	III
11	MALIK GHULAM MUHAMMAD GHEBA	MILITARY ACCOUNTS	25-Aug-96	06-Nov-99	III
12	KHALID MAHMOOD BAJWA	FEDERAL DTE OF EDUCATION	30-Jul-96	06-Nov-99	IV
13	MAQBOOL AHMAD	D G ACCOUNTS WORKS	20-Aug-96	06-Nov-99	IV

14	MAZHAR YASIN	M/O FOREIGN AFFAIRS	15-Aug-96	06-Nov-99	IV
15	MUHAMMAD SALEEM SHAHZAD	FPSC	10-Sep-96	06-Nov-99	IV
16	IDREES AHMAD	FIA	22-Aug-96	06-Nov-99	IV
17	ALTAF HUSSAIN	INTELLIGENCE BUREAU	10-Sep-96	06-Nov-99	IV
18	MUHAMMAD BASHIR	COLLECTORATE OF CUSTOMS	22-Aug-96	06-Nov-99	IV
19	ASMA MASOOD	DEPTT OF POTROLEUM & ENERGY RES	08-Sep-96	06-Nov-99	IV
20	NAWAB AHMAD	A G P R	21-Aug-96	06-Nov-99	IV
21	KATHERINE JOSEPH	PAKISTAN RAILWAY HOSPITAL	13-Aug-96	22-Nov-99	IV
22	NASEER AHMED	PAKISTAN RAILWAY	20-Aug-96	21-Sep-00	IV
23	ALTAF HUSSAIN	INTELLIGENCE BUREAU	24-Oct-96	20-Sep-00	IV
24	MUHAMMAD MAHROOF KHAN	M/O EDUCATION	10-Sep-96	06-Nov-99	V
25	SYED SHAHABUDDIN ASGHAR HUSANI	JINNAH POST GRADUATE MEDICAL CENTRE	25-Aug-96	06-Nov-99	V
26	QARI GHULAM MUHAMMAD	AUQAF DIRECTORATE	25-Aug-96	06-Nov-99	V
27	ZANFAR MEHMOOD	DTE GEN OF SPECIAL EDUCATION	10-Sep-96	06-Nov-99	V
28	FIDA MUHAMMAD	AGRICULTURE & LIVESTOCK PRODUCTS	10-Sep-96	06-Nov-99	V
29	QAZI ZAIN UL ABIDIN ALVI	PAKISTAN MILITARY ACCOUNTS DEPTT	08-Sep-96	06-Nov-99	V

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: ہاں بلیدی صاحب بیٹھے ہیں - Any supplementary

جناب محمد اسلم بلیدی: جی ہاں! اس پر میرا supplementary ہے۔ پہلے یہ کہ میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ کل پلاٹوں کی تعداد کتنی ہے اور سوال بگاڑ کر محکمے اور منسٹر صاحب کو جو ان کو جواب دینا easy لگتا تھا، اسی طرح سوال لاکر اس کا کچھ گول مول جواب دیا۔ پہلے تو میں نے کل پلاٹوں کی تعداد پوچھی تھی۔ یہاں تعداد کا کہیں پر ذکر نہیں ہے۔ دوسرا میں نے کل تعداد میں سے معذور افراد کے کوٹے کے بارے میں پوچھا تھا کہ معذوروں کا کوٹہ کتنا بنتا ہے؟ اس میں کوٹے کا ذکر بھی نہیں ہے جناب چیئرمین۔

تیسرا میں نے یہ پوچھا تھا معذوروں کا معذوری سرٹیفکیٹ، اب یہ ہمیں کس طرح پتا چلے گا کہ جو نام دیئے گئے ہیں، وہ معذور ہیں یا صحتمند لوگ ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیں سوال پوچھیں ناں۔

جناب محمد اسلم بلیدی: یہ سب کچھ میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا لیکن جواب میں کہیں بھی ان باتوں کا ذکر نہیں ہے۔ ان کے local certificate کے بارے بھی پوچھا تھا کہ ان کی locality کہاں کی ہے؟ میرے علم میں ہے کہ یہ پلاٹ جو معذوروں کے نام پر دیئے گئے ہیں، وہ سارے سرکاری ملازمین اور بیوروکریٹس کو معذوروں کے نام پر دیئے گئے ہیں۔ میرے علم کے مطابق زرعی بینک کے چیئرمین صاحب نے ایک پلاٹ معذور کے نام پر لیا ہے، اس کی بھی وضاحت فرمائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ معذور ہو گئے۔

جناب محمد اسلم بلیدی: جناب! he is sitting Chairman, Agricultural Development Bank. خود کو معذور ظاہر کر کے، کسی معذور کے نام پر اس نے پلاٹ لیا ہے۔ ہم منسٹر صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ جو نکات میں نے اٹھائے ہیں، ان کی وضاحت کر دیں۔ پلاٹوں کی تعداد ہمیں بتائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بلیدی صاحب آپ مجھے address کریں Chair کو address کریں۔ آپ ان سے بات نہ کریں۔

جناب محمد اسلم بلیدی: Sorry sir. آپ کے توسط سے میں ان سے یہ گزارش کرونگا کہ پلاٹوں کی تعداد بتائیں اور ان میں سے معذوروں کا جتنے فیصد کوٹہ بنتا ہے وہ ہمیں بتائیں۔ ہمیں سرٹیفکیٹ چاہیئے' اس طرح ہم بھروسہ نہیں کریں گے کہ جواب کے اندر دو چار نام لکھ کر دے دیں اور ہم اس پر اعتماد کرلیں کہ سب معذور ہیں۔ انکا پتا' local certificate سب کچھ ہمیں چاہئیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ بتائیں۔ ان کا جواب دیں۔ صفوان اللہ صاحب۔

جناب صفوان اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! ایک تو یہ جو کوٹہ ہے' ہمارے معزز ممبر نے سوال پوچھا ہے۔ اس کا ہم نے جو جواب دیا ہے' وہ پوری آبادی میں جتنے پلاٹ ہیں' اس میں معذوروں کا کتنا کوٹہ بنتا ہے؟ صوبے یا علاقے کے کوٹے کا اس میں کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ تو یہ جو allotments ہوئی ہیں اس لحاظ سے ہوئی ہیں۔ باقی پوری تفصیل دی گئی ہے۔ سرٹیفکیٹ کا جو تذکرہ کر رہے ہیں' سوال میں کہیں سرٹیفکیٹ' معذوری یا کسی ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ ویسے میں یہ بتا دوں کہ ایک باقاعدہ کمیٹی ہے جس میں ڈاکٹر اور میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے جو ممبران ہیں ان کی منظوری اور confirmation کے بعد کہ فلاں آدمی معذور ہے اور اسکا حق بنتا ہے' اس کمیٹی کا فیصلہ ہوتا ہے۔ جو کسی خاص صاحب کا انہوں نے ذکر کیا ہے' وہ بہت پرانی بات ہے' مجھے پتا نہیں' یہ شاید چار یا پانچ سال پہلے کوئی ایک allotment کسی زمانے میں ہوئی تھی' میں اسکی تفصیلات معلوم کر لونگا کہ کس طریقے سے وہ معذوروں کے زمرے میں چلا گیا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ معذور ہو گئے ہونگے۔

جناب صفوان اللہ: جی ہاں معذور۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بابر صاحب۔

جناب فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! یہ بڑا اہم issue ہے کہ disabled اور معذوروں کے نام پر plots کن کو دیئے جاتے ہیں۔ جو لسٹ دی گئی ہے، اس میں اگر آپ دیکھیں، allotment تو ہوئی ہے معذوروں کے نام پر، لیکن جن لوگوں کو ملے ہیں وہ تمام سرکاری ملازم ہیں، وزارت خارجہ، وزارت خزانہ اور کسٹم میں ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ criteria as to who is disable وہ criteria کیا ہے؟ فاضل سینیٹر صاحب نے ایک انتہائی اہم-----

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ دیکھیں تقریر نہیں کریں، just ask your point in question, you see....

جناب فرحت اللہ بابر: میرا سوال یہ ہے کہ کیا وزیر صاحب یہ بتا سکیں گے کہ اس معذوری کے نام پر ایسے کتنے لوگوں کو پلاٹ ملے ہیں جو سرکاری ملازم ہیں اور disabled نہیں ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ simple question پوچھیں کتنے Bureaucrats معذور ہیں؟

جناب فرحت اللہ بابر: یہی بتا دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی صفوان اللہ صاحب۔

جناب صفوان اللہ: جناب! اسی کے سوال کا دوسرا جزو ہے اس کا جواب واضح ہے اس میں پوچھا یہ گیا تھا کہ کیا اس میں کوئی irregularity تو نہیں ہوئی۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ کوئی irregularity نہیں ہوئی۔ یہ سوال کہ یہ جتنے لوگ ہیں ان کے نام دیئے گئے ہیں اگر کسی ایک خاص آدمی کی طرف اشارہ بتائیں کہ یہ فلاں آدمی ہے جس کو allot ہوا ہے اور وہ معذور بھی نہیں ہے تو اس کی تفتیش کر لی جائے گی کہ کیا قصہ ہے۔ ویسے عام طور پر معذوروں کا جو allotmen quota ہوتا ہے وہ committee جس میں دو ڈاکٹر ہیں اور بھی سرکاری ہسپتال کے ڈاکٹر ہیں۔ Medical Association کے لوگ ہیں ان کی confirmation کے بعد ہوتا ہے۔ ان کے علم میں اگر کوئی چیز ایسی آئی ہے تو وہ اس کی وضاحت کر دیں۔ انشاللہ تفتیش ہو گی۔

Mr. Acting Chairman: Last question. Razina Alam Sahiba.

مسز رزینہ عالم خان: شکریہ جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں جیسا کہ اس میں لکھا ہے 36 افراد ایسے ہیں جو مستحق نہیں تھے اور ان کو پلاٹ دینے گئے ہیں ۔ تو کیا آئندہ کوئی ایسا طریقہ کار وضع کیا ہے کہ غیر مستحق یا غیر معذور لوگوں کو اس قسم کے پلاٹ نہ دئیے جائیں ۔ان کے پاس اس کا کوئی plan ہے ؟ اگر ہے تو کیا ہے ؟

جناب قائم مقام چیئرمین : آپ بیٹھ جائیں مہربانی ۔ Let him answer the question for God's sake.

آنسہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب چیئرمین! میں اس میں ایک اور چیز کی وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ آئندہ کی حکمت عملی کے علاوہ آیا یہ والے پلاٹ جو deduct ہو گئے ہیں کہ یہ irregular allot ہوئے ہیں کہ یہ غلط دئیے گئے تھے کیا ان کی cancellation ہوئی ہے کہ نہیں ؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی صفوان اللہ صاحب۔

جناب صفوان اللہ : یہ وہ پلاٹ نہیں ہیں جو deduct ہو گئے ہوں اور نہ ہی ان کی cancellation کا سوال ہے یہ تو وہ ہیں جن کو الاٹ ہوئے ہیں ۔ یہ cancellation والی list تو نہیں ہے ۔ رہا سوال حکمت عملی کا تو حکمت عملی تو یہی ہے کہ کون معذور ہے اس کا فیصلہ تو جو لوگ اس علم کے ماہر ہیں وہی کرسکتے ہیں کہ فلاں آدمی معذور ہے یا نہیں وہ ڈاکٹر ہیں ۔ ہماری جو کمیٹی ہے اس میں دو ڈاکٹر ہیں ان کی certification پر ہی یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ فلاں آدمی معذور ہے یا نہیں ہے ۔اگر وہ اس کی فہرست میں آتا ہے تو پھر اس کو اس میں consider کیا جاتا ہے ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Q. No. 101. Mr. Muhammad Abbas Kumaili.I have six questions, no more. Please sit down.

Q.No.101.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

Mr. Muhammad Abbas Kumaili: Yes sir. I have a supplementary. Sir they say no Model Madarssah Committee exists in the Ministry of Religious Affairs, Zakat and Ushr. I have a definite information that a Committee exists..

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیں جی

the rule say three questions, I have allowed six questions, you see you are denying the rest of the members as requested. No I am not going to allow. Mr. Sanaullah please sit down. I shall compensate you in the next question. Alright? Yes Kumaili Sahib.

Mr. Muhammad Abbas Kumaili: Q.No. 101. The reply is that no Modern Madarssah Committee exists in the Ministry of Religious Affairs, Zakat and Ushr. I have a definite information that such committee exists. Whether it is formed by the Religious Affairs Ministry or by the Education Ministry but the committe was formed and persons belonging to the banned religious organizations were inducting in that committee and meeting was held. I have defenite information and I have asked in this question again and again to the Religious Affairs Ministry as well as the Federal Education Ministry and both are replying that they have not formed any such committee. I have definite information that such committee exists and why people, why persons from banned religious organizations are being taken ? On the one side the government is

banning certain organizations. on the other side those people are taken in such committees. I do not understand what the position is? Such people of those organizations that were banned.

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیں آپ بھی تقریر نہ کریں۔ سوال کیا ہے آپ کا وہ پوچھیں۔

جناب محمد عباس کمیلی: سوال میرا یہ ہے کہ کیا یہ لئے گئے ہیں۔ یہ کمیٹی بنی ہے؟

Mr. Acting Chairman: Who is going to answer this. The Religious Minister is not here and Shakoor Sahib has rooted out so, any more, there can't be any more supplementary questions, as there is nobody to answer?Let us get to Q.No218.

جناب محمد عباس کمیلی: جناب اس سوال کو defer کریں۔

Mr. Acting Chairman: Alright, we will defer this question.

سیکرٹری صاحب یہ لکھ لیں کہ question is deferred

میاں رضا ربانی: جناب Religious Ministry کے سارے سوال defer کر دیں۔ کیونکہ وزیر صاحب موجود نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: کیونکہ حج کا زمانہ ہے۔ but what can we do?

Mian Raza Rabbani: The Minister is not here, so kindly Religious Affairs

کے سارے defer کر دیں۔ without fresh notice, for the next session.

جناب قائم مقام چیئرمین: تو یہ بلیدی صاحب کا بھی پھر defer کردیں

Next question 218 deferred. Mr. Hamidullah Afridi ,again that is deferred.

Q.No.116. Mr. Rehmatullah Kakar Advocate. Q.No.116

116. ***Mr. Rehmatullah Kaker Advocate:** (Notice received on 26-12-2003 at 4.45 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply natural gas to district Killa Abdullah, Balochistan, if so, when?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: Yes. M/s. Sui Southern Gas Company Limited (SSGCL) has informed that the 5-years National Gas Supply Plan has been prepared in which Qilla Abdullah has also been included.

The project may be considered in 2004-05 subject to release of funds.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary? Make it short.

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب چیئرمین! ہماری چھوٹی سی گزارش چوہدری صاحب سے یہ ہے کہ پاکستان کے Constitution 1973 کے Article 158 کے تحت اس میں یہ واضح طور پر درج ہے کہ جس علاقے یا صوبے میں گیس دریافت یا پیدا ہوگی تو وہاں کے لوگوں کا سب سے پہلا، بنیادی حق ہے کہ گیس کی سہولت اس علاقے کے لوگوں کو پہلے فراہم کی جائے۔ وزارت پٹرولیم اور ہماری سوئی ناردرن گیس کمپنی گزشتہ تیس پینتیس سالوں سے جب سے یہاں یہ آئین متعارف ہوا ہے تب سے یہ Article 158 کو violate کر رہے ہیں۔ جناب اس کو کوئی پوچھتا بھی نہیں ہے کہ بلوچستان جو ملک کی 56% گیس فراہم کرتا ہے اس کے باوجود بلوچستان کے اسی فیصد عوام گیس کی سہولت سے محروم ہیں۔ قلعہ عبداللہ ان میں سے ایک ہے۔ اسی طرح خضدار، تربت، نوشکی اور دیگر علاقے ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کیا یہ وزارت پٹرولیم پاکستان کے Constitution 1973 کے مطابق کام کررہی ہے یا پاکستان کے Federal framework کے اندر کام کر رہی ہے یا اس نے اپنے آپ کوئی دکانداری لگا رکھی ہے کہ جس کی مرضی ہے ادھر سے گیس نکالو، ادھر سے پائپ لائن بچھاؤ، اور جاکرکسی اور جگہ بیچ آؤ؟ کیا یہ اسی federal framework کے اندر ہے اور پاکستانی آئین کے اندر کام کر رہی ہے؟ تو پھر یہ ہمارا حق بنتا ہے۔ کیا ہمیں کسی emergency plan کے تحت گیس کی فراہمی کی جائے گی؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی نوریز شکور صاحب۔

چوہدری نوریز شکور خان۔ جناب سب سے پہلے بات یہ ہے کہ جیسے generally concept ہے کہ جب گیس ایک جگہ سے نکل آئی ہے اس کے بعد وہاں سے پائپ لائن بچھائی جاتی ہے اور پورا ایک infrastructure اور network ہوتا ہے۔ جس کے اوپر باقاعدہ پیسے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ جو Article 158 کی violation کی بات کرتے ہیں جناب وہ بالکل بلوچستان کے لوگوں کا right ہے اور کل بھی وزیر اعظم صاحب اور میں خضدار اور قلات میں تھے۔ خضدار کا ذکر کیا گیا ہے کل ہم نے وہاں پر اعلان کیا ہے۔ قلات اور زیارت وغیرہ میں کل گیس وہاں چلی گئی ہے۔

ایک بات میں اس floor پر واضح کرنا چاہوں گا and I will seek their support also کہ اس پر کابینہ نے cost per consumer کا ایک criterion بنایا ہوا ہے۔ دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ اگر ہم ایک جگہ پر گیس لے کر جا رہے ہیں تو اس کا خرچ اگر ایک کروڑ روپیہ آرہا ہے اور کل پتا چل رہا ہے کہ وہاں خرچ کرنے کے بعد ہمیں return میں ایک ہزار روپیہ مہینے کے بچ رہے ہیں۔ تو جناب وہ کسی کمپنی یا گورنمنٹ کے لئے possible نہیں ہوگا۔ وہ دیکھنا پڑے گا کہ consumer cost کتنی آرہی ہے اور وہاں پر ultimately اس کی کتنی utilization ہو گی۔

بلوچستان سے گیس ضرور نکلی ہے۔ We need their support sir. مثلاً اگر کراچی، لاہور یا دوسرے صوبوں میں وہاں بلوچستان کی گیس مل رہی ہے اور اس سے royalty لے کر ninety per cent of the budget of Balochistan اس royalty سے پورا ہو رہا ہے، تو مقصد یہ کہنے کا ہے کہ اگر دوسرے شہروں اور صوبوں کو گیس پہنچی ہے تو وہ اسے خرید رہے ہیں اور اس سے صوبہ بلوچستان اور پاکستان کو بھی فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اسی طرح بلوچستان میں پہلے یہ problem تھی لیکن اب ساری کی ساری ہماری emphasis جو ہے اور چونکہ گیس کی recoveries اور بھی ہو گئی ہیں، اس وجہ سے اب ہم وہ criterion بھی reconsider کر رہے ہیں۔ اور اس کے بعد جتنی بھی ایسی جگہیں ہیں۔ بلکہ کل وہاں پر CNG کے ذریعے گوادر اور ژوب کے علاقے میں بھی ہم ان کو گیس دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم

سمجھتے ہیں کہ وہاں پر ان کا باقی صوبوں کی نسبت سب سے پہلا right ہے اور جو پہلے کی کمی رہ گئی وہ ہم پوری کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ بلوچستان کا کوئی شہر اور علاقہ ایسا نہیں رہے گا جہاں پر سوئی گیس نہیں پہنچے گی۔

Mr. Acting Chairman: Satisfied. Yes Sanaullah Baloch.

جناب ثناء اللہ بلوچ: ایک چھوٹا سا سوال add کرنا چاہتا ہوں بلکہ جناب یہ صوبے کے، منسٹری کے، سب کے فائدہ میں ہے۔ جس طرح محترم چوہدری صاحب نے فرمایا کہ وہ Constitution کے Article 158 پر believe کرتے ہیں لیکن جناب Constitution supreme ہوتا ہے اس کے بعد کوئی بھی Regulatory Authority بنے وہ اتنا supreme نہیں ہوتا ہے۔ وہ جو Regulatory Authority یا Board بنا اور جس نے یہ criterion fix کیا کہ بلوچستان میں per consumer کے اگر ایک لاکھ روپے development cost آتی ہے تو ہم گیس دے دیں گے اور سندھ اور پنجاب میں 30,25 ہزار روپے۔ ہم کہتے ہیں کہ جب آپ Constitution کو supreme مانتے ہیں اور constitution کے article کو supreme مانتے ہیں تو جب یہ resentment بلوچستان سے یا دوسرے صوبوں سے آ رہی ہے اور اپنا گیس تیل نکالنے نہیں دے رہے ہیں تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان کو فائدہ نہیں مل رہا اور وہ جو royalty ہے وہ بھی fairly انصاف پر مبنی نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو مل رہی ہو اگر آپ Constitution پر believe کرتے ہیں تو -----

جناب قائم مقام چیئرمین: Question کیا ہے۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب question یہ ہے کہ آپ Regulatory Authority کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں جس نے کہ criterion fix کیا یا Constitution کو۔

Mr. Acting Chairman: Much better. You should have asked this for the first time. Mr. Nouraiz Shakoor would you like to answer that.

کہ کس کو آپ supreme مانتے ہیں؟

چوہدری نوریز شکور خان: جناب! supreme تو Constitution ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ

کے بعد اس میں تو کوئی کسی قسم کا doubt نہیں ہے۔ لیکن جہاں تک میں نے پہلے بھی بلوچ صاحب سے گزارش کی ہے کہ ہم نے کوشش کی ہے۔ پہلے بھی کوشش جاری تھی لیکن گیس کی جو کمی ہے میں نے پہلے بھی کہا تھا وہ پوری ہو جائے گی۔ priority ان کی ہے۔ اس میں کسی قسم کا doubt نہیں ہے چیئرمین صاحب! وہی والی بات جو میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ جب کوئی بھی گیس کسی جگہ سے بھی نکلتی ہے تو اس میں naturally income بھی generate کرنی ہوتی ہے تاکہ سب کو مل سکے۔ اگر اس ملک میں income generate ہوئی تو آج اسی وجہ سے بلوچستان میں اور دوسری جگہوں پر گیس پہنچ رہی ہے۔ 150 جو ہے وہ بالکل repeal ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Raza Khan.

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! شکریہ۔ وزیر موصوف سے میرا سوال یہ ہے کہ زیارت کے لئے وعدہ تو کیا گیا ہے۔ ان کو یہ معلوم ہے کہ زیارت دنیا کے سب سے اہم ترین اور نایاب جنگلات کا علاقہ ہے۔ زیارت کوئٹہ سے بہت نزدیک ہے۔ وزیر صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ جہاں آبادی ہو تو ہم وہاں لے جاتے ہیں۔ یہ بڑے populous علاقے ہیں۔ اگر ان کو راستوں کا پتا نہیں، کوئٹہ سے اگر وہ لانا چاہیں تو زیارت بہت نزدیک آتا ہے۔ اب پشین کو ساروں کے بعد ملا ہے۔ اس کے بعد ہمارے بڑے آباد علاقے ہیں لورالائی ہے، قلعہ سیف اللہ ہے، ژوب ہے، وزیرستان، ٹانک اور پشاور تک کے تمام علاقے گیس سے محروم ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: رضا خان! سوال پوچھیں۔ یہ سوال تو نہیں ہے تقریر ہے۔

جناب رضا محمد رضا: نہیں جناب! میرا سوال یہ ہے کہ وہ زیارت کو، جہاں جنگلات تباہ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اعلان بھی کیا ہے، وہ کب تک گیس پہنچائیں گے جہاں ژوب کے جنگلات انتہائی قیمتی جنگلات ہیں کیونکہ یہ زیتون کے ہیں۔ وہ تباہ ہو رہے ہیں۔ ہمارے علاقوں میں ایندھن کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ لاکھوں کی آبادی ہے۔ کیا وہ ترجیحی بنیادوں پر ان علاقوں کو گیس پہنچانے کا کوئی منصوبہ رکھتے ہیں؟ وعدے تو ہمارے ساتھ ۵۶ سال سے ہو رہے ہیں۔ کوئٹہ

کو گیس چند سال پہلے ملی ہے۔ یہاں پر سیالکوٹ تک جو آخری کنارا ہے پنجاب کا اس تک پہنچائی گئی ہے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ قلعہ عبداللہ کے لئے ہمارے موصوف فاضل سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ نے سوال کیا ہے۔ اس میں کتنے ڈسٹرکٹ ہیں کہ جن کو وہ ترجیحی بنیادوں پر گیس مہیا کریں گے۔ بطور خاص میں کہوں گا کہ زیارت سب سے قریب ہے۔ اس کے بعد مسلم باغ ہے جو انتہائی سرد علاقہ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سارا سوال آپ نے گڈ مڈ کر دیا۔

جناب رضا محمد رضا: قلعہ عبداللہ ہے، لورالائی ہے اور ژوب ہے۔ ان علاقوں کو کب گیس فراہم کریں گے؟

چوہدری نوریز شکور خان: جناب! معذرت کے ساتھ۔ ہم لوگ تو تیاری کرکے نہیں آتے لیکن میری ممبروں سے بھی گزارش ہوگی کہ تھوڑی سی تیاری وہ بھی کر کے آئیں۔ کیونکہ اس میں مزا نہیں آتا۔ جناب! اس House نے فیصلے کرنے ہیں۔ Parliament is the supreme body in Pakistan. جناب کسی بھی ملک میں Parliament supreme body ہوتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہمیں suggestions دیں۔ ہماری غلطیوں کو point out کریں تاکہ ہم ٹھیک کریں۔ زیارت کو جو گیس جا رہی ہے۔ آدھے سے زیادہ کام مکمل ہو گیا ہے۔ ہم کوئٹہ سے progress reports لے کر آ رہے ہیں۔ تو معزز رکن کو یہ پتا نہیں ہے۔ زیارت کا کام ۳۰ جون تک ہمیں complete کرنا ہے۔ دوسری ایسی جگہیں ہیں جہاں پر ہم نے گیس فراہم کرنے کا اعلان کیا ہوا ہے انشاء اللہ ان سب جگہوں پر گیس پہنچے گی۔ زیارت کا کام میں ان کو دوبارہ بتانا چاہوں گا کہ ۳۰ جون کو ہم اس کی opening کر رہے ہیں وہاں پر سپلائی شروع ہو جائے گی۔

Mr. Acting Chairman: Any other supplementary? Nawab Sahib.

نواب محمد ایاز خان جوگیزئی: جناب چیئرمین! میری وزیر موصوف سے یہ گزارش ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ممبر صاحبان تیاری کرکے آئیں۔ مسائل بہت زیادہ ہیں۔ اکثر تو ہم سوال

کرتے ہیں لیکن ان کے جوابات آتے نہیں ہیں۔ اس لئے سوالات گڈ مڈ ہو جاتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ قلعہ عبداللہ کے بارے میں President جب ریفرنڈم کا ووٹ لینے آئے تھے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نواب صاحب! specific سوال پوچھیں ناں۔

نواب محمد ایاز خان جوگیزئی: سوال میرا یہ ہے کہ وہاں پر انہوں نے باقاعدہ اعلان کیا تھا کہ قلعہ عبداللہ، زیارت اور قلات کو گیس دی جائے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: کیوں نہیں دی گئی؟

نواب محمد ایاز خان جوگیزئی: لیکن قلات کا افتتاح ہوا ہے۔ زیارت پر کام چل رہا ہے۔ قلعہ عبداللہ کے بارے میں میرا سوال یہ ہے کہ یہ کب تک ہوگا۔ یہاں پر جواب میں لکھا گیا ہے کہ اس پر ۲۰۰۵ء تک غور کیا جائے گا۔ اس کا باقاعدہ اعلان President نے کیا تھا۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ کب تک ممکن ہے؟

چوہدری نوریز شکور خان: جناب چیئرمین! جواب میں بھی ہم نے لکھا ہے کہ 2004 اور 2005 کا جو ہمارا پروگرام ہے اس میں اسے ہم نے subject to funds include کیا ہوا ہے۔ جناب! ہمارا جو next year کا پروگرام ہے اس میں یہ included ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ مہیم صاحب last question

جناب مہیم خان بلوچ: میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان ایک پسماندہ علاقہ ہے۔ آبادی اس کی کم ہے area اس کا زیادہ ہے۔ وہ آمدنی کی بات کرتے ہیں۔ بالکل درست ہے۔ لیکن میرا سوال ان سے یہ ہے کہ fertilizer factory کو سستے داموں گیس مہیا کی جاتی ہے اور اس کمی کو گورنمنٹ subsidy کی شکل میں پورا کرتی ہے۔ Water and Power کو ایک سال میں 53 ارب کی subsidy دی جاتی ہے۔ تو گیس بلوچستان سے نکلتی ہے تو بلوچستان کے لوگوں کا یہ حق نہیں ہے کہ subsidy کی صورت میں اس کمی کو پورا کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جواب دیں جی کہ بلوچستان کے لوگوں کا حق کیوں نہیں ہے۔

چوہدری نوریز شکور خان: جہاں تک جناب! Fertilizer کی subsidy کا ذکر کیا

ہے وہ تو ان cases میں withdraw ہو رہی ہے ۔ وہ بھی ختم ہو رہی ہے اور حق کے بارے میں میں نے پہلے بھی گوش گزار کیا ہے کہ بالکل حق 100% ہے اور اسی وجہ سے وہاں پر کام شروع ہے اور جتنے علاقے باقی رہ گئے ہیں وہ مکمل کئے جائیں گے اور اگر جو گیس لینا ہے جناب اس کی باقاعدہ royalty pay کی جارہی ہے اس کے علاوہ اور سارے فوائد بھی اٹھائے جارہے ہیں اور جو وہاں پر locally problems ہیں گیس کی وہ اب میرا خیال ہے دور ہو جائیں گی۔

Mr. Acting Chairman: Question No. 117, 118, 119 deferred because the Minister is not present. Question No. 120 Mr. Mohammad Akram.

120. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 26-12-2003 at 5.10 p.m.)

Will the Minister for Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state the names of the artists and arts organizations etc. provided with financial assistance during the last five years indicating also the amount provided in each case?

Rais Munir Ahmad: The information is being collected and will be placed on the Table of the House on next Rota Day.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

جناب بابر خان غوری: جناب اس میں معلومات ابھی اکٹھی کی جا رہی ہیں next question لے لیں جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بولیں۔

جناب بابر خان غوری: جناب! یہ 120 پر ابھی معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں 121 لے لیں۔

Mr. Acting Chairman: Question No. 121. Mr. Mohammad Akram.

121. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 26-12-2003 at 5.10 p.m.)

Will the Minister for Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state:

(a) *the steps being taken by the Government to promote tourism in the country; and*

(b) *the sites in the country which are being developed as tourists resorts and the time by which these sites will be developed?*

Rais Munir Ahmed: (a) Steps being taken by the Government relate to development and promotional activities both in public and private sectors. In this regard significant steps are as under:—

Steps Directly related to the Tourism

1. Implementation of the Tourism Policy.

2. Declaration of Tourism as Industry.

3. Provision of incentives and facilities to the Tourism Industry in taxes and duties.

4. Development and operation of Hotels/Motels/Restaurants at the Sites of tourist attractions where private sector was/is shy to make investment.

5. Distribution of promotional material abroad through our Embassies/ Missions, PIA Offices, Foreign Missions in Pakistan and participation of delegations in important International Tourism promotional events.

6. Publicity by seventeen Tourist Information Centres (TIC) within Pakistan.

7. Installation of sign boards at International Airports.

8. PTDC's Web-site.

9. Sponsorship of Familiarization Trips to Pakistan.

10. Holding of Conferences with international participation.

11. Bus Services between Pakistan and India, Pakistan and China and at different local routes. Expansion of service to more neighbouring countries *i.e.* Afghanistan and Iran is under consideration.

12. Relaxation in Rules for visa to the Tourist groups specially from China Tourists.

13. Concession in fee for mountaineering and increase in height for trekking.

Overall Improvement of Infrastructure/ Development and Security

1. Roads/Motorways.
2. Railways.
3. Airports.
4. Sea Ports including Gawadar deep sea port.
5. Coastal Highways.
6. Communication.
7. Security by eradication terrorism.

(b) Ministry, pursuant to Policy on privatization is encouraging private sector to develop Resorts, Hotels and Restaurants. However, there is no Tourist Resorts in the country as per international specifications.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

جناب بابر خان غوری: جناب؛ on his behalf اس میں میرا question یہ ہے محترم وزیر صاحب سے کہ یہاں پر یہ سوال کیا گیا تھا کہ ملک میں سیاحت کی ترقی کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے تو اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ سیاحت کے لئے پرکشش مقامات کو، ہوٹل، موٹل اور restaurant کو ہم ترقی دینا چاہ رہے ہیں یعنی ہوٹل انڈسٹری کو ترقی دینا چاہ رہے ہیں لیکن میرا جو سوال ہے اور بہت related ہے اگر وزیر صاحب تھوڑی سے توجہ دے دیں تو وہ یہ ہے کہ کراچی کے اندر ایک ہوٹل ہے Hayat Regency Hotel جو ایک طویل عرصے سے مکمل نہیں ہو سکا اب اس کو نج کاری کمیشن نے privatize کیا ہے۔ میرا question یہ ہے کہ وہ جگہ ہوٹل کے لئے مختص کی گئی تھی کہ وہاں Five Star ہوٹل بنے گا لیکن جب اس کو privatize کیا گیا اور اس میں سے یہ شق نکال دی Privatization Commission نے کہ یہ ہوٹل کے علاوہ کسی اور استعمال میں لایا جا سکتا ہے تو میرا question یہ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سوال کی relationship کیا ہے اس میں۔ یہ privatization کا آپ کا سوال ہے۔

جناب بابر خان غوری: جناب میرا سوال یہ ہے کہ اگر ہوٹل کی ترقی کے لئے یہ اقدامات کر رہے ہیں تو کیا منسٹر صاحب جن کے علم میں، میں یہ بات لا رہا ہوں اس پر action لیں گے کہ وہ جو ہوٹل کے لئے مختص جگہ ہے وہاں پر ہوٹل ہی بنے۔ یہ میرا question ہے کیا اس پر action لیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ کہتے ہیں جی کہ ہوٹل کی جگہ ہوٹل ہی بنے۔ mike

on کر لیں۔

رئیس منیر احمد : Sir there was a dispute Honourable Senator should know کہ land جو تھی وہ ریلوے کی تھی۔ ہوٹل کا کوئی problem ہو گیا it went for two decades اب چونکہ یہ ہو گیا ہے تو we assure کہ جی انشاء اللہ وہاں پر ہوٹل بنے گا۔

Mr. Acting Chairman: You got the assurance. Sanaullah Sahib.

رئیس منیر احمد : نہیں جناب! اگر وہ آ گیا after the privatization process اور ہوٹل کے لئے بنا then we will assure Sir نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ وہ privatization کے بعد مالک کو اس پر as per condition کیونکہ میں تھوڑا سا clear کر دوں کہ فلیٹیز ہوٹل جو ہے وہ privatize ہو رہا ہے bidding اس کی ابھی ہونے والی ہے اس کے اندر شرط رکھی ہے کہ 70% لینڈ کے اوپر ہوٹل بنایا جائے گا۔ تو کافی لوگ withdraw کر رہے ہیں اپنی bids کہ ہمیں یہ شرط منظور نہیں ہے۔ similarly اگر وہاں پر یہ نیلامی میں کوئی شق ڈال دی گئی اور وہ مالک نے accept کر لی تو پھر I am sorry کہ Privatization Commission کے جو terms and conditions ہیں اس کے مطابق ہی چلے گی، لیکن ہماری تو یہ خواہش ہے کہ وہاں پر ہوٹل Regency تھا اور وہاں پر اگر دوبارہ نیلامی کے بعد ہوٹل بنانے کا خواہش مند ہے وہ مالک تو we have no objection لیکن اگر terms and conditions, Privatization Commission کے مختلف ہو گئے تو پھر ہم کو تو Privatization Commission کے جو rules and regulations ہیں ان کو follow کرنا پڑے گا۔ we support the honourable Senator کہ وہاں پر ہوٹل بنے لیکن this is very separate from this condition کہ جی وہاں پر ہوٹل بننا 100% لازمی ہے we can only recommend it کہ جی وہاں پر ہوٹل بنے۔

جناب بابر خان غوری : میری وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ وہاں پر ہوٹل کی جگہ تھی، یہ ہوٹل کے لئے رکھی گئی تھی، وہاں ہوٹل ہی بننا تھا اور اس کے اطراف بھی five star

hotels ہیں۔ اب یہ بات علم میں آئی ہے کہ یہ ہوٹل نہیں بنایا جا رہا۔ آپ کی Ministry جس نے یہاں floor پر جواب دیا ہے کہ وہ ہوٹل کی industry کو فروغ دینے کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے۔ تو کیا آپ فوراً action لیں گے؟ اس سلسلے میں وہ privatisation commission سے رابطہ قائم کریں گے یا نہیں؟ اگر وہ غلط کر رہے ہیں تو کیا یہ ان کو روکنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ تو انہوں نے کہا ہے۔

جناب بابر خان غوری: میرا مطلب ہے کہ یہ ہاؤس میں assurance دیں کہ انشاء اللہ وہاں ہوٹل بنے گا۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: After Sanaullah Sahib, I think Ranjha sahib you can ask his question. I have got two other speakers. But make it very short.

جناب ثناء اللہ بلوچ: سب سے پہلے تو میں آپ کی محبت اور شفقت کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ جناب والا! بہت ساری باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ مختصر نہیں کی جا سکتی ہیں۔ کچھ ایسی باتیں ہوتی ہیں جنہیں detail میں بتانا پڑتا ہے۔ میں Ministry of Tourism جس کی development کے متعلق یہاں بات کی گئی ہے، میرا خیال ہے کہ محترم رئیس صاحب اس سے بخوبی آگاہی رکھتے ہیں کہ tourism اس لئے زیادہ develop نہیں ہو رہا ہے کہ جب tourists کو پاکستان میں کہیں جانا ہوتا ہے تو اس کے لئے وفاقی حکومت سے N.O.C لینا پڑتا ہے۔ کافی لوگ interested ہیں جو پاکستان کے دور دراز کے علاقوں کو دیکھنا چاہتے ہیں اور خصوصاً ساحلی علاقوں کو کیونکہ tourism deserts میں، coastal areas میں develop ہوتا ہے۔ کچھ آپ کے hilly or mountainous areas ہیں۔ ان علاقوں میں جانے کے لئے N.O.C کے حصول کی ہماری پالیسی بڑی سخت ہے کہ جب تک اسلام آباد کسی کو یہاں سے باہر جانے کی اجازت نہ دے وہ وہاں پر جا نہیں سکتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم یہ چاہتے ہیں اور رئیس صاحب اس سے agree بھی کرتے

ہوں گے کہ tourism ایسے سیاحت کے شعبے کو صوبوں کے حوالے کر دیا جائے اور جو N.O.C والا سلسلہ ہے، جس نے پاکستان کی سیاحت میں سب سے بڑی رکاوٹ حائل کی ہوئی ہے، کو ختم کر دیا جائے۔ جو بھی پاکستان میں آنا چاہے اور جہاں بھی جانا چاہے، اسے وہاں جانا چاہیے۔ کوئی soft and swift پالیسی بنائی جائے جس کے تحت وہ ہمارے ملک میں آئیں اور جائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے he got the message

جناب ثناء اللہ بلوچ: میں آپ کو ایک مثال دیناچاہتا ہوں کہ German Ambassador بلوچستان آنا چاہتے تھے لیکن وہ نہیں آ سکے کیونکہ جب ایک ambassador کو دو مہینے تک کوئٹہ کے ساحلی علاقوں میں جانے کی اجازت نہیں دی جاتی تو عام tourists کیسے یہاں آ سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ اپنا سوال گڑبڑ نہ کریں۔ وزیر صاحب! آپ جواب دیجیئے۔

رئیس منیر احمد: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ جہاں تک N.O.C کا سوال ہے، اس کے متعلق عرض ہے کہ اگر tourists پاکستان میں تشریف لائیں گے تو ہم انہیں welcome کہیں گے لیکن اس کی screening بہت ضروری ہے۔ law and order situation کو دیکھنا پڑتا ہے۔ We can not recommend directly and we can not give assurance to ثناء اللہ بلوچ کہ N.O.C کے system کو ہم change کر دیں گے۔ we have noted down the suggestion جو معزز سینیٹر نے دی ہے۔ we will talk to the concerned Ministry and will come back.

میں غوری صاحب کے پچھلے سوال کے جواب میں on the floor یہ بتانا ضروری سمجھتاہوں کہ we will support کہ وہاں پر ہوٹل بنے لیکن Privatisation Commission کے بارے میں انہیں بتا دیا ہے کہ ان کی terms and conditions کو ہم breach نہیں کر سکتے۔ اگرہم نے اس کو breach کیا----

جناب قائم مقام چیئرمین: سوال کچھ اور ہے اور آپ جواب کچھ اور دے رہے ہیں۔

رئیس منیر احمد : جناب چیئرمین! میری request ہے کہ میں اس کو clear کرنا چاہتا ہوں کیونکہ بعد میں غوری صاحب چڑھائی کر دیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، کوئی چڑھائی نہیں کرے گا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین : رانجھا صاحب۔

ڈاکٹر خالد رانجھا : سوال یہ تھا کہ the steps being taken by the government to promote tourism in the country کیا ہیں۔ اس کا جو جواب آیا ہے وہ 13 نکات پر مشتمل ہے they all are pious wishes جیسے یہ کہ ہم یہ کریں گے۔ مقصد یہ تھا کہ اس ہاؤس کو بتایا جائے کہ کیا steps لئے گئے ہیں۔ یہ کہنا کہ ہاں جی، ہم یہ کرنا چاہتے ہیں۔ This is not the question. Issue is that what positive steps have been taken in this regard by the government to promote tourism industry مسئلہ foreign exchange کا بھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ this point needs more time by this House. اور اس کو thread bare discuss کیا جائے کہ کیا کیا عوامل ہیں جو حکومت نے اب تک کئے ہیں اور کیا کیا کرنے چاہئیں on the practical ground reality۔

جناب قائم مقام چیئرمین : رانجھا صاحب! اس پر ایک موشن لے آئیں۔ وزیر صاحب آپ اس کا جواب دیں گے؟ کیوں کہ It was not a question but it was a statement.

رئیس منیر احمد : جناب چیئرمین! ڈاکٹر خالد رانجھا صاحب جن 13 نکات کا ذکر فرما رہے ہیں، ان میں کافی چیزیں implement ہو چکی ہیں۔ اگر آپ مجھے دو تین منٹ کا وقت دیں تو میں ہاؤس کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ first of all P.T.D.C ہمارا اپنا ایک ادارہ ہے اس کے اندر جو web site ہے ہم نے پوری world کے ساتھ interlink کی ہے۔ You go on WWW. PTDC.Com تو آپ incoming جتنی بھی booking ہو world wide کر سکتے

ہیں۔ نمبر ا' اس کے اندر ہم نے ایک چھوٹا سا کارڈ بنایا ہے اور اس پر 25% discount دیا گیا ہے جو ابھی launch ہوگا۔ پرائم منسٹر صاحب website پر اس کی inauguration کریں گے۔ اس کے بعد پھر ہم نے جتنے بھی boardings یہاں پر نہیں تھے کیونکہ financial constraint ہے تو ہم نے شوکت عزیز صاحب' Minister for Finance کو request بھی کی تھی کہ آپ مہربانی کر کے ہمارے بجٹ کو increase کر دیں کیونکہ ہمارا ملک tourist loving country ہے' اس میں ہر کوئی آنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد ہم نے دہلی بس کا ابھی کیا ہے۔ پھر اس کے بعد سمجھوتہ' پھر air link، اس کے بعد ہم نے خود سعودی عرب جا کر ان کو request کی ہے کہ وہ یہاں پر آئیں' اپنا tour operator حج ' عمرہ جتنے بھی ہیں' ان کو کریں۔ ساتھ ہی ہم نے کوشش کی ہے کہ amusement park کے لئے سی ڈی اے سے درخواست کی ہے کہ اسلام آباد میں جگہ دیں اور لاہور میں Chief Minister of Punjab has been very kind to give us on motor way. ان کی proposal review والے تیار کر رہے ہیں۔ کراچی' لاہور اور اسلام آباد ۔ Chief Minister of Sindh has been kind to give us coastal area. تو تین ہمارے proposed amusement parks تیار ہیں subject to the release of the funds from the Finance Minister. ہماری ان سے بات چیت چل رہی ہے ۔ We would request اور اس کے علاوہ جو بھی proposals ہمارے سینیٹر اس میں propose کریں گے۔ We would add it. یہ تیرہ تو ہم نے اپنی internal meeting کرکے بنائی تھیں' جن میں سے کافی حد تک implement ہو چکی ہیں اور کافی ہم کر رہے ہیں ۔ مزید we support honourable senators کہ وہ ہمیں proposal دیں' ہم وہ دینے کے لئے تیار ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Agha sahib, I think one of you should bring a motion on the subject and let's discuss properly.

جناب کامل علی آغا : میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو اقدامات انہوں نے اٹھائے ہیں اس سے کتنے tourist پاکستان میں متوقع تھے اور کتنے پاکستان میں آئے ۔ یہ اگر بتا دیں--

جناب قائم مقام چیئرمین : آغا صاحب! ایک سوال ہے اس پر چھ ہوگئے ہیں۔

I can not allow any more. Shehzad, you are the last one. Should we dispensed with rest of the questions. Ok. I am quite happy. Dr. Shehzad Waseem.

ڈاکٹر شہزاد وسیم : اس سوال کا جو part.B ہے ۔ اس میں بڑا سیدھا سا سوال کیا گیا تھا۔ The cities in the country which are being developed as tourists resorts. یہ پوچھا گیا تھا اور جواب یہ آیا کہ we are encouraging privatisation and there is no tourists resort in the country as per international specification. سر ! سوال۔ عیسیٰ ہے جواب موسیٰ ہے۔ میرا سوال صرف یہی ہے کہ please اس کو ذرا clarify کردیں کہ اس وقت کونسے cities ملک کے اندر ایسے ہیں جن کو as a tourists resort tip کیا گیا ہے اور ان پر کیا کام ہوا ہے۔ اس کا جواب تو کم از کم آنا چاہیئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : آپ اس کا جواب دیں گے۔

جناب کامل علی آغا : کتنے tourists پاکستان میں متوقع تھے اور کتنے آئے اس کا جواب بھی آنا چاہیئے۔

Mr. Acting Chairman: Minister Sahib, you are a heart favourite today, go on.

Rais Munir Ahmed : Sir, they are all my brothers.

جناب ہر سال چار سے پانچ لاکھ متوقع ہوتے ہیں جو ہمارے incoming tourists ہوتے ہیں۔ اب جب چائنا کو ہم نے on spot relaxation دی ہے تو we expect کہ جی اس کا ratio increase ہو جائے گا۔ جناب ! ان کا جو B part. ہے ۔ The cities in the country which are being developed as a tourists resort تو میں نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ tourists resorts اس وقت ہم بنائیں گے جب we have enough funds, we have to decide this before the Honourable Prime Minister کہ جی we are short of funds, we would like to develop the tourists resorts. They

should give us the money. Unless they release the funds up to the entire recommendation of the Minister of tourism, we cannot all of a sudden say

کہ جی ہم دس بنا دیں گے، بیس بنا دیں گے، بعد میں ہم نہ بنائیں تو یہ ایک problem ہو جاتا ہے۔ تو we are requesting Ministry of Finance to give us. Tourists resorts کے لئے funds the moment they give us we are going to build this.

Mr. Acting Chairman : Last question, Tariq Azeem Sahib.

ڈاکٹر صاحب آپ کا جواب آ گیا ہے۔------

Mr. Tariq Azeem Khan: I would like to ask the honourable Minister, we are told that no tourist resort of international standard exists in Pakistan. So, if no international standard tourist resort exists, how can he privatize it. If something doesn't exist, how can you privatize it. It is a very irresponsible statement. Another supplementary question is that what is the international specification, can he clarify to us, what does he mean international specification? All kinds of tourist resorts exist in the world, of different types, of all standards and people visit them. So if he says that we do not have any international specified resort, it is very unfair. Also, may I ask the honourable Minister that which private party does he has in mind which will come and put up international resort in Pakistan.

Mr. Acting Chairman: You have asked 3 questions in one question.

رئیس منیر احمد۔ جناب والا' آسٹریا نے مالم جبہ resort بنایا ہے۔

It is a beautiful resort I invite them to visit there and they will be happy to see it

وہاں پر بڑی خوبصورت جگہ بنائی ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر میں ہم نے ان سے بات کی ہے

Saudi investors are coming in They have shown that they will try to invest in Pakistan. They are going into Privatization also to buy the hotels like Flashman. اور ہمارے Privatization Commission کی فہرست پر جو hotels ہیں Flatis وغیرہ ' اس کے علاوہ they have their own views کہ ہم اسلام آباد اور لاہور کے درمیان motorway پر tourist resort بنانے کے خواہشمند ہیں'

Saudis are the one who are interested in this.

Mr. Acting Chairman: Enver Baig Sahib.

Mr. Muhammad Enver Baig: Sir, the government is projecting Pakistan as a very liberal and modern state Should, I presume that the government is trying to allow floor and cabaret shows and hot drinks to promote tourism.

Mr. Acting Chairman: I think, it is a non serious question. The Minister is not obliged to reply to it. Q. No.122.

122. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 26-12-2003 at 5.10 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) *the details of discoveries in the field of oil and gas during the last three years; and*

(b) *the present stage of progress on the said discoveries?*

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) 22 oil/gas discoveries as per details at Annex-1 have been made in the country during last 3 years.

(b) The progress of these discoveries has been shown in the attached list as Annex-I.

Annex-I

S.NO.	NAME OF COMPANY	WELL/FIELD NAME	DATE OF DISCOVERY	CONCESSION/ BLOCK	STATUS
1.	Petronas	Rehmat-1 (Gas/Condensate)	20.7.2001	Mubarak	The field is being developed.
2	"	Mehar-1 (Gas/Condensate)	11.6.2003	Mehar	The discovery is at appraisal stage.
3.	OGDCL	Chak-63 # 1 (Oil/Gas)	23.2.2002	Sinjhoro	The discovery is at appraisal stage.
4.	"	Chak-66 # 1 (Oil/Gas)	8.4.2002	"	The discovery is at appraisal stage.
5.	"	Chak-2 # 1 (Gas/Condensate)	6.8.2002	"	The discovery is at appraisal stage.
6.	"	Resham-1 (Gas/Condensate)	4.8.2002	"	The discovery is at appraisal stage.
7.	"	Chak-7A-1 (Gas/Condensate)	6.1.2003	"	The discovery is at appraisal stage.
8.	"	Norai Jagir-1 (Gas/Condensate)	11.10.2002	Nim	The discovery is at appraisal stage.
9.	"	Hakeem Daho-1 (Oil/Gas)	16.11.2002	Sinjhoro	The discovery is at appraisal stage.
10.	"	Bhulan Shah-1 (Gas/Condensate)	23.12.2002	Nim	The discovery is at appraisal stage.
11.	"	Dars-1 (Gas)/Condensate)	Sept. 2003	Tando Allah Yar	The discovery is at appraisal stage.
12.	OPI	Kasur Deep (Gas)	14.8.2001	Mirpurkhas	The test production is being commissioned in March, 2004.
13.	"	Naimat Basal-1 (Gas/Condensate)	20.2.2003	Khipro	The field is on test production.

14.		Siraj South-1 (Gas)	9.8.2003	Khipro	The field is on test production
15.	BP Pakistan	Jhaberi (Gas/Condensate)	21.1.2000	Badin-I	Field is on production.
16.	"	Jhaberi South (Gas)	28.6.2002	Badin-III	Field is on production.
17.	"	Shah Dino (Oil/Gas)	25.5.2003	"	Field is on production.
18.	"	Junathi South-1 (Oil/Gas)	25.3.2000	"	Field is on production
19.	MOL Pakistan	Manzalai-1 (Gas/Condensate)	Dec. 2002	Tal	The discovery is being appraised.
20.	PEL	Khanpur X-1 (Gas)	26.9.2002	Block-2568-3	D&P Lease has been granted and the field is being developed.
21.	"	Sadiq X-1 (Gas)	16.4.2000	"	Field is on production.
22.	PKP	Zarkani (Gas)	June, 2003	Dumbar	The discovery is being appraised.

Mr. Acting Chairman: Any supplementry?

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب والا! میں یہ جاننا چاہوں گا ' یہ بڑا اہم سوال ہے کہ gas field سے ہماری کتنی development ہوئی ہے۔ جو جواب دیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آٹھ units ایسے ہیں جن میں 2002 میں discoveries are at appraisal stage. وہ stage اب کیا ہے؟ دو سال سے ان کے اندر کیا progress ہوئی ہے ' بائیس میں سے آٹھ identify کی گئی ہیں ' ان کی کوئی تصویر ہمارے سامنے نہیں ہے ۔ کیا وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ appraisal stage کا period کتنا ہوا کرتا ہے ؟

چوہدری نوریز شکور خان۔ جناب والا! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ پرائیویٹ کمپنیاں اس میں کام کرتی ہیں وہ کسی قسم کے ٹائم کی پابند نہیں ہوتیں کیونکہ بعض stages میں extension of time بھی دی جاتی ہے ۔ اس میں بے تحاشا tests involve ہوتے ہیں ' depth involve ہوتی ہے ' بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جس وقت ایک well نکلتا ہے تو ان کے بعد پتا چلتا ہے کہ یہ well اتنا deep نہیں جتنا required ہے اور اس میں اتنے reserves نہیں ہیں جتنے چاہییے ہوتے ہیں۔ اس میں یہ ہوتا ہے کہ sites پر نکلتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ایسی جگہ پر پہنچیں جہاں سے ہمیں maximum product مل سکے۔ Appraisal time اس لئے زیادہ سے زیادہ دیا جاتا ہے کہ جس وقت ان کے پاس رپورٹ آئے گی تو اس کی روشنی میں آگے سارے فیصلے ہونے ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم اس میں تھوڑے سے liberal بھی ہوتے ہیں تاکہ ہمیں correct details مل سکیں۔ Time frame اس میں نہیں دیا جا سکتا unless they come with a concrete report. اس وقت تک اس پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ کیا فی الحقیقت جب آپ کسی کو اس معاملے میں contract دیتے ہیں تو کوئی time limit رکھی جاتی ہے یا نہیں؟ میرے علم کی حد تک time limit رکھی جاتی ہے پھر اس کے بعد اس کی monitoring کا کیا process ہے؟ کتنا وقت لگے گا؟ کیا ایسا ہے کہ جب چاہیں وہ رپورٹ دے دیں۔ یہ منسٹری کا کام ہے کہ وہ

quarterly assess کرے کہ کتنے well کھودے گئے ہیں۔ کتنی depth میں گئے ہیں۔ کیا وہاں سے نکل رہا ہے۔ کیا ایسا کوئی انتظام ہے؟ اگر ہے تو اس کی details ہمارے سامنے آنی چاہئیں۔

چوہدری نوریز شکور خان۔ جناب والا! میں نے عرض کیا تھا کہ ہم extension دیتے ہیں unless the organization is satisfied اور پروفیسر صاحب کی یہ بات بالکل درست ہے کہ اس میں time frame ہوتا ہے لیکن اس کے بعد جس stage پر ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا کام مکمل نہیں ہوا یا ان کی report satisfactory نہیں ہے تو ہم ان کو extension دیتے ہیں۔ بعض دفعہ ہم cancel کرتے ہیں اور بعض دفعہ ہم ان کو extension نہیں دیتے' cancel بھی کرتے ہیں ۔ Appraisal والی جو ہیں ان کو ساتھ ساتھ باقاعدہ review کرتے ہیں اور باقاعدہ پتا چلتا ہے کہ کس organization میں کتنی development ہو رہی ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ وزیر صاحب نے کہا کہ ہم ٹائم نہیں دیتے ہیں' جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ٹائم ہوتا ہے' extension بھی دینی پڑتی ہے۔ اس بات کا مجھے پتا ہے۔ اور cancel بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہ دونوں اس وقت ہو سکتے ہیں جب کہ آپ کے پاس appraisal reports ہوں۔ ہمیں جو بات اس سے ملنی چاہیئے تھی وہ یہ تھی کہ تمام wells progress کے کس stage پر ہیں؟ کتنے کو آپ نے extension دی ہے اور کتنے کو آپ نے extension نہیں دی ہے؟ یا اگر دو سال کی extension تھی تو دو سال کی limit میں مطلوبہ نتائج حاصل ہو سکے ہیں' نہیں ہو سکے ہیں؟ صرف یہ لکھ دینا کہ under appraisal ہے' یہ تو بڑی vague بات ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ well wise یہ معلومات House میں دیں کہ کیا position ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی نوریز شکور صاحب۔

چوہدری نوریز شکور خان۔ جناب! اس سوال میں تو صرف status پوچھا تھا۔ اگر یہ complete detail چاہتے ہیں تو اگر کوئی particular well ہے یا particular question ہے تو وہ بتا دیں۔ نہیں تو اگر detail چاہتے ہیں تو ہم سب کی detail دے دیں گے۔ ہمارے

پاس مکمل details ہوتی ہیں اور یہ day to day monitoring ہو رہی ہوتی ہے۔

پروفیسر غفور احمد: جناب! سوال یہ ہے کہ OGDC نے 2002 میں 9 wells discover کئے ہیں اور ان 9 میں سے ہر ایک کے لئے یہ لکھا ہے کہ یہ under appraisal ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2002 کے بعد اب 2004 ہے اور ابھی تک ان کا appraisal مکمل نہیں ہوا، اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی نوریز صاحب۔

چوہدری نوریز شکور خان: میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ private companies ہیں جو کام کر رہی ہیں، OGDC نے تو صرف area اور block دیا ہوا ہے۔ جہاں تک appraisal کی بات ہے تو اس میں اگر انہیں detail چاہیئں، جیسے میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ وہ well to well ہم انہیں complete دے سکتے ہیں۔ اگر appraisal لکھا ہوا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی تک field work کے لئے جو انہیں time دیا ہوا ہے، وہ اس کے اندر ہی ہیں۔ اس کے علاوہ ہم انہیں extension دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے صرف status مانگا تھا اور discovery کی list مانگی تھی۔ ہم نے ان کو آج کا status اور discoveries کی list دے دی ہے۔ اگر اس کی detail چاہتے ہیں کہ جی کس نے کتنی extension دی ہے، کسی نے violation کی ہے یا کیا ہوا، وہ fresh question دے دیں یا otherwise یہ چاہیں گے تو میں یہ کل فراہم کرنے کو تیار ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی fresh question دے دیں۔ جی مہیم خان۔ One on this side and one on this side, let's have a balance.

جناب مہیم خان بلوچ: وزیر موصوف سے میری یہ استدعا ہے کہ گیس بلوچستان کا ایک اہم ذریعہ آمدنی ہے جس پر بلوچستان کو royalty on gas development surcharge کی شکل میں ملتی ہے۔

Mr. Acting Chairman: Mohim Sahib, let's not make a speech

اب آپ کو اتنی بڑی background بنانے کی کیا ضرورت ہے اور just subject is there,

ask a qustion.

جناب مہیم خان بلوچ: جناب commonly ایک اصول ہے کہ جہاں بھی کوئی project مکمل ہو کر عمل میں آتا ہے تو اس کی آمدنی کا ایک percentage رکھا جاتا ہے تاکہ مزید معدنی یا دوسرے وسائل جو اس صوبے میں یا ملک میں ہوتے ہیں، ان کو بروئے کار لایا جا سکے۔ گیس سے اتنے ملین آمدنی حاصل ہونے کے باوجود آج تک اس کا کوئی percentage separate نہیں رکھا گیا جس سے بلوچستان کے دوسرے معدنیات، چاہے وہ گیس اور پٹرول کی شکل میں موجود ہیں، ان کی discovery کر کے بلوچستان کے وسائل میں اضافہ کیا جا سکے۔ میں اس سلسلے میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پالیسی کیوں نہیں اپنائی جا رہی ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: پالیسی آپ کیوں نہیں اپنا رہے؟

جناب حمید اللہ جان آفریدی: جناب میری بھی چھوٹی سی request ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس کا اس سے relationship ہے؟

جناب حمید اللہ جان آفریدی: جی۔ جناب! اس وقت 22 جگہیں ہیں جہاں سے تیل یا گیس نکل رہا ہے۔ اس وقت ملک کی گیس کی ضرورت سوئی گیس سے پوری کی جاتی ہے جو ڈیرہ بگٹی میں ہے۔ اس کے علاوہ وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ بلوچستان کے 26 ضلعوں میں اور کہیں کوئی well یا اس کے متعلق کوئی کوشش کی جا رہی ہے؟

Mr. Acting Chairman: This is an interesting question.

چوہدری نوریز شکور خان: جناب! وہ جیسے royalty دے رہیں ہیں اس میں وہ funds وہ companies رکھتی ہیں۔ میں ویسے check کر لوں گا، اگر کسی جگہ کوئی violation ہوئی ہے تو اس کا پتا کر لیں گے۔ جناب! میں نے پہلے بھی floor پر request کی تھی کہ جب ہم بلوچستان میں جاتے ہیں تو وہ تو ہمیں یعنی کام کرنے والوں کو وہاں پر گولیاں مارتے ہیں۔ معزز ممبر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ ہمیں support کریں کیونکہ بلوچستان is future of Pakistan, not only of province of Balochistan وہاں پر ہم بالکل کام کرنا چاہتے ہیں، we need their support اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہاں natural

resources explore ہوں جس سے نہ صرف صوبے کی حالت سدھرے گی بلکہ اس ملک کی حالت بھی سدھرے گی۔ جناب! ابھی Sandak وہاں پر revive ہوا ہے' اس کے علاوہ رکودک میں کام ہو رہا ہے۔ گیس وہاں پر جا رہی ہے۔ Iron ore وہاں سے نکل رہا ہے' zinc کے وہاں پر plants ہیں۔ ہمیں وہاں پر یہ problems آ رہی ہیں کہ certain areas میں اور خاص طور پر وہ areas جن کے بارے میں ہمارے پاس statistic reports ہیں' جہاں پر ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہاں پر کچھ نہ کچھ natural resources ملیں گے' وہاں پر considerably کام بھی کر رہے ہیں۔ میں اس سلسلے میں honourable Senators کی support چاہوں گا کہ وہ ہمیں وہاں پر ease out کریں' ہمیں support کریں' ہم maximum کام بلوچستان میں کرنا چاہتے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Kalsoom Perveen Sahiba.

مسز کلثوم پروین: میں اس بات کا جواب دینا چاہوں گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیئے' انہوں نے آپ کی turn لے لی۔ We are allowed three questions, I am allowing six questions. Now, just relax. آپ بولیں۔

مسز کلثوم پروین: میں وزیر صاحب کی بات کا جواب دینا چاہوں گی۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ بلوچستان جاتے ہیں تو گولیاں لگتی ہیں۔ وہاں پر آج تک کسی وزیر کو گولی نہیں ماری گئی ہے' ایک آدھ جگہ کے علاوہ۔ بلوچستان ایک پر امن صوبہ ہے۔ لہذا اس قسم کا جواب floor پر نہ دیا جائے۔ کم از کم بات کرنے سے پہلے آپ کو سوچنا چاہیئے۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: They have taken exceptions to your remarks.

جناب عزیز اللہ ساتکزئی: میری ایک عرض ہے۔ ہمارا تعاون ہے ان کے ساتھ۔ اس وقت وہاں پر پوری حکومت کام کر رہی ہے-------

جناب قائم مقام چیئرمین: میرے خیال میں آپ نے ایک point بنا دیا ہے۔

آپ clarify کریں اس issue کو۔ آپ وزیر صاحب کو clarify تو کرنے دیں اس گولی کے معاملے کو۔ بیٹھیں آپ۔نوریز شکور صاحب۔

Ch Nauraiz Shakoor Khan: I want to clarify it, sir.

جناب اس میں Ministers یا honourable Senators یا Member National Assembly کی بات نہیں ہے' اس میں یہ ہے کہ جو teams وہاں پر جاتی ہیں ان کو بعض جگہوں پر کام کرنے میں problems آتی ہیں۔ ان کو وہاں پر comfort level میسر نہیں ہوتا اور بعض دفعہ ایسے incidents ہوئے ہیں' جو کہ اخباروں میں بھی آئے ہیں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں جس سے میرا قصداً کسی کو personally hurt کرنے کا ارادہ تھا یا بلوچستان صوبے کے بارے میں یہ بات کرنے کی بات نہیں ہے لیکن کیونکہ Senators یہاں موجود ہیں اور we need their support. ہماری جو teams وہاں پر جاتی ہیں جن میں private companies بھی ہیں اور ہماری اپنی حکومت کی companies بھی ہیں' limited companies ہیں' وہ بھی وہاں پر کام کرتی ہیں جناب۔ ان کو وہاں پر کام کرنے میں problems آتی ہیں اور ایک دو جگہوں پر یہ واقعات ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے we need their support جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا۔ باقی یہ کہ کسی عام آدمی کو نہ آنے جانے میں وہاں پر problem ہے نہ یہ ہے کہ جو بھی گزرتا ہے اس کو گولی لگتی ہے لیکن far off areas میں جو لوگ کام کرتے ہیں ان کو وہاں پر بعض جگہوں پر problem آتی ہے اور وہ سب کے علم میں ہے۔ We need their support اور اگر یہ چاہیں تو ہم ان کے ساتھ ایک separate meeting کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Sanaullah sahib, the thing is almost told. He has given a speech. Now what do you want to say?

Mr. Sanaullah Baloch: I just want to clear what the Minister said.

جناب! میرا سوال تو کچھ اور تھا لیکن انہوں نے موضوع بحث کو خود تھوڑا سا تبدیل کیا۔ میں نے

پہلے بھی کہا کہ جناب Constitution supreme ہے تو Constitution کے تحت چلیں۔ تمام علاقے پاکستان کے کھلے ہوئے ہیں تعمیر و ترقی کے لئے، گیس کی سپلائی کے لئے، development کے لئے اور تمام چیزوں کے لئے۔ آپ آئین کو violate کرتے ہیں۔ OGDC کی مرضی اور Oil and Gas کی وزارت میں جو regulatory authorities ہیں' ان کی مرضی کے مطابق developments آئیں گی تو لوگ ایسی development کے حق میں نہیں ہیں۔ ان کے سارے وسائل تو وہاں سے لے جائے جا رہے ہیں لیکن اس کا ایک روپے کا بھی فائدہ وہاں کے لوگوں کو نہیں مل رہا۔ جناب میں نے اس دن بھی کہا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب ثناء اللہ بلوچ: اول تو یہ کہ بلوچستان کا image جان بوجھ کر خراب کیا جا رہا ہے۔ جب 1952ء میں بلوچستان سے گیس نکلی تو اس وقت کسی نے بندوق نہیں اٹھائی۔ جب آپ بلوچستان کی گیس بھی لے جا رہے ہیں' ان کے کپڑے بھی اتار رہے ہیں' ان کے پاؤں سے جوتے بھی نکال رہے ہیں-------

Mr. Acting Chairman: No. This I think is exception to that. I take exception to what you said. No, please re-phrase your question.

جناب ثناء اللہ بلوچ: اگر آپ Article 158 کے تحت' جس کا پہلے والے سوال میں' میں نے ذکر کیا' اس پر عملدرآمد کرتے ہیں تو آج یہ سارے مسائل دیکھنے کو نہیں ملتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہاں ایسے بات کریں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: دوسری بات یہ ہے جناب' میں یہ کہوں گا کہ Ministry of Petroleum and Natural Resources پاکستان کے Constitution کی Federal Legislative List میں fall کرتا ہے۔ ہم نے اس سے پہلے بھی یہی بات کی ہے کہ صوبوں کو empower کریں' آپ ان کو share دیں' OGDC کی monopoly کو ختم کریں اور Ministry of Petroleum اپنی مرضی ار منشا کے مطابق Oil and Gas Companies کو

یہاں بیٹھ کر licences کی جو بندر بانٹ کرتی ہے، آپ اس سلسلے کو ختم کریں۔ local لوگوں کو Fifty one اور forty nine کے مطابق equity share دیں۔ اس سے oil and gas کی development ہو گی لیکن اگر آپ local لوگوں کو ignore کریں گے۔ Constitutionally. internationally جو rules ہیں، laws ہیں، ان کے against آپ چلیں گے کہ نہیں جی تیل ہے بس------

Mr. Acting Chairman: Sanaullah Sahib, he has got the message. Let him answer now

Mr. Sanaullah Baloch: Thank you sir.

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ انہیں جواب دینے دیں۔ یہ سلسلہ بہت لمبا ہو گیا ہے۔ let us stop it. جواب دیں جی۔

چوہدری نوریز شکور خان: جناب! Article 158 کا بار بار ذکر آتا ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ 80 per cent budget of Balochistan royalty سے پورا کیا جاتا ہے۔ اس کی باقاعدہ payments ہو رہی ہیں۔ کسی کی حق تلفی نہیں ہو رہی۔ جو private companies یہاں کام کرنے آتی ہیں، میں یہ بات honourable Senators کو بتانا چاہوں گا کہ وہ جس وقت یہاں پر آتی ہیں تو ہم صرف انہیں block provide کرتے ہیں۔ جناب! ایک well پر 15 to 20 million dollars خرچہ آتا ہے۔ اس میں نہ حکومت پاکستان کا اور نہ ہی کسی صوبائی حکومت کا کوئی پیسہ ہوتا ہے۔ نکلنے کے بعد بھی ہماری تو percentage بہت اچھی ہے that is four to one ورنہ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات چھ چھ جگہ پر drilling کرتے ہیں تو وہاں سے کچھ بھی نہیں نکلتا۔ اس سے کمپنیاں liquidate ہو جاتی ہیں۔ اس سے Government of Pakistan یا صوبائی حکومت کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ اس میں کسی قسم کی کوئی بندر بانٹ نہیں ہوتی۔ ہم تو investors کو لا کے انہیں کہتے ہیں کہ بھائی نکالو، نکالنے کے بعد ہم آپ سے لیں گے۔ اس لئے صوبوں کو باقاعدہ، جو بھی ان کا share بنتا ہے وہ Article 158 کے تحت بالکل انہیں مل رہا ہے۔

Mr. Acting Chairman: The question hour is over. The remaining questions and their printed replies, as placed on the table of the House, shall be taken as read.

123. ***Mr. Babar Khan Ghori:** (Notice received on 26-12-2003 at 5.15 p.m.)

Will the Minister for Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state:

(a) the number and locations of international standard swimming pools in the country; and

(b) the steps being taken by the Government to promote swimming in the country?

Rais Munir Ahmed: (a) International Standard Swimming Pools available in Pakistan are as under:—

Location	No.
Pakistan Sports Complex, Islamabad.	02
Lahore (Punjab University & Model Town)	02
Karachi (PNS Karsaz & KMC)	02
Peshawar (Qayyum Stadium)	01
Total :	07

(b) (i) Government is committed to provide maximum possible financial, infrastructural and administrative support to the affiliated National Sports Federations for promotion of games. Pakistan Amateur Swimming Federation being an affiliated body of Pakistan Sports Board is receiving regular annual grant from Pakistan Sports Board. During the last 03 years the following grants were paid to Pakistan Amateur Swimming Federation:

2001-2002

Annual :	Rs. 268,000/-
Special :	Rs. 089,035/-

2002-2003

Annual :	Rs. 300,000/-

2001-2002

Annual:	Rs. 335,000/-
Special:	Rs. 200,035/-

Since Swimming is included in the forthcoming 9th SAF Games to be held at Islamabad from 29th March to 7th April, 2004 Pakistan Sports Board is therefore, bearing the entire expenses on the preparation of Pakistan Men and Women Swimming Teams. Pakistan Sports Board has also acquired the services of Chinese Swimming Coach.

(ii) The Government is also contemplating to construct 3 Swimming Pools in the country which are as under:—

1. Swimming Pool at Quetta.
2. Swimming Pool at Sadiqabad.
3. Swimming Pool at Gujrat.

124. ***Mr. Babar Khan Ghori:** (Notice received on 26-12-2003 at 5.15 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) whether it is a fact that three workers were killed in the fire incident in the National Oil Refinery, Karachi on 9th July, 2002; and

(b) whether the administration conducted investigation in this incident and whether the persons responsible for it were punished, if so, its details?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) It is correct that the incident of July 09, 2002 caused death of three workers belonging to job contractor namely Messrs Chaudhry Omer and Company. The incident happened during the maintenance and repair turnaround of one of the many operating units at the refinery.

(b) In order to assess and establish the cause of accident a thorough investigation was carried out. The investigation revealed that the accident occurred due to a serious mistake committed by one of the deceased hired staff of the contractor who started the job without being authorized to do so.

125. ***Mr. Babar Khan Ghori:** (Notice received on 26-12-2003 at 5.15 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the present price of petrol and diesel in the world market; and

(b) whether the Government is earning any profit on petrol and diesel, if so, its extent per litre?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) The present Import Parity/Ex-Refinery price of petrol and diesel based on the prices of the World Market are given as under:—

Products	*Ex-Refinery Price (Rs./Litre)*
Petrol	17.10
Diesel (as announced by PSO)	14.75

(b) The Government levies/taxes on petrol and diesel in Rs./Litre are as under:—

Taxes	(Figures Rs./Liter)	
	Petrol	Diesel
Custom duty	0.88	1.41 (10% advalorm)
Excise duty	0.88	—
Petroleum Dev. *Levy*	8.63	2.73
Sales Tax	4.63	3.11
Total :	14.14	7.25

Note : Either Custom duty is charged on imported products or excise duty is charged on local production. There is no excise duty on HSD (diesel).

126. ***Mrs. Tahira Latif:** (Notice received on 26-12-2003 at 5.25 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply natural gas to Bara Kahu area, Islamabad, if so, its details?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: No. Supply of gas to Bara Kahu involves laying distribution network of 70 KMs at an estimated cost of Rs. 53.35 million. Due to financial constraints the Company has no plans to undertake supply of gas, through its own budget.

127. **Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 26-12-2003 at 5.30 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that electric poles have been installed in Jubery Klash, Chinar Kot Batal, Peeran Meerabad and Dubria, district Mansehara and Kashmir Bonda Dakhli Karak Hund, district Karak, if so, the time by which electricity will be supplied to these localities?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: It is a fact that some poles are either installed or lying at site with following details:

S. No.	Name of village	Estimated Cost (in Rs.)	Estimated Quantities			Poles installed at site			Poles lying at site		Remarks/ Reasons
			HT	LT	TF	HT	LT	TF	HT	LT	
1.	Jabri Kalash	14,56,890	21	43	1x50	—	—	—	—	—	Poles were sent to these areas in 1994. However since these villages were not approved by Competent authority. Subsequently the work could not be carried forward.
2.	Dubrian	10,60,335	—	52	1x50	—	—	—	10	—	
3.	Chinar Kot Batal	23,38,000	25	96	2x50	25	—	—	—	—	
4.	Peeran Khel K/Abad	1184,000	10	43	1x50	--	—	—	06	08	

The villages at Sr. 1 and 2 are being electrified under Tameer-e-Pakistan Programme on the recommendations of Sardar Shah Jehan Yousaf MNA for which funds have been provided to PESCO and their electrification work is likely to be completed by May 2004. At present there is no proposal for electrification of Villages at Sr. No. 3 and 4. However, these villages can be electrified if funds are provided under Tameer-e-Pakistan/Khushal Pakistan Programme.

Electrification of Village Kashmir Banda

It is a fact that poles have been installed in Kashmir Banda District Karak. This village is in the list of partially electrified villages for which funds have now been received and the electrification work is likely to be completed by 29 February 2004.

128. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 27-12-2003 at 9.30 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the steps being taken by the Government to protect gas pipelines from being target of frequent blasts in the troubled areas?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: Frontier Corps Balochistan, Pakistan Rangers Punjab and Sindh/Police have been deputed for the protection of key points of gas installations and patrolling the gas pipeline in the threatened areas.

129. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 27-12-2003 at 9.30 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the present status of gas fields exploration in Gurguri and Shakardara in NWFP;

(b) whether the NWFP will benefit exclusively from the gas supply from these fields or it will linked with the national grid;

(c) whether it is a fact that about two hundred textile mills in Sindh and Punjab are generating power by using natural gas;

(d) the number of textile mills in NWFP getting gas-based electricity and the reasons for not providing the same to other mills/industries; and

(e) *whether it is also a fact that the rates of natural gas are different in Peshawar as compared to Lahore and Karachi from January, 2002, under the MMBTU calorific value?*

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) Natural gas/condensate has been discovered in Gurguri and Shakardara by MOL Pakistan BV and OGDCL respectively. Gurguri is in testing stage while Shakardara in development stage.

(b) Gas supply from these fields will be linked with the national grid. However, NWFP Province will be benefited with the additional gas supply in the system.

(c) There are 159 textile mills using gas for power generation in Sindh and Punjab.

Sind = 136 Punjab = 23

(d) The following four textile mills in NWFP are getting gas for power generation namely:

(i) M/s Royal Textile Industrial area Gadoon Amazai.

(ii) M/s Sarhad Textile, Industrial area Gadoon Amazai.

(iii) A.J. Textile Mills Gadoon Amazai.

(iv) Kohat Textile, Kohat.

Letter of Intents for provision of gas to the following textile industries are being issued by the Gas Company:—

(i) Gadoon Textile unit-I Gadoon Amazai.

(ii) Gadoon Textile unit-II Gadoon Amazai.

(iii) Janana De Maloocho, Kohat.

The company shall provide gas to these units after completion of contractual formalities.

(e) The gas tariff is in Rupees (Rs) per MMBTU is the same throughout the country including Lahore, Karachi and Peshawar. However, since calorific value

of the natural gas varies from area to area due to injection of gases from different fields enroute, as such consumers are billed on the basis of calorific value of the gas being actually supplied to the consumers of that area. Incidentally the gas being supplied to Peshawar has higher heating value because rich gas is being injected into the system from Potohar fields.

130. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 27-12-2003 at 9.30 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the details of the proposed gas pipeline agreement with the Central Asian states?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: Attached is a brief on the details of the proposed Natural Gas Pipeline from the Central Asian States which provides the current status of the proposed gas pipeline from Turkmenistan via Afghanistan to Pakistan with the possibility of being extended to India in future.

AGREEMENT WITH THE CENTRAL ASIAN STATES FOR IMPORT OF GAS

The Turkmenistan-Afghanistan-Pakistan (TAP) Gas Pipeline Project envisages approximately 1,700 kilometer pipeline to transport natural gas from Turkmenistan to consumers in Afghanistan, Pakistan and possibly India.

2. The concept of a Turkmenistan-Afghanistan-Pakistan gas pipeline to transport natural gas from Central Asia to South Asia has been mooted several times in the past decade. The project however could not take off due to troubled conditions in Afghanistan.

3. The project was revived during the meeting of Pakistan, Afghanistan and Turkmenistan held on 30th May, 2002 and an agreement was signed by the Heads of the three countries. The agreement focused on carrying out the pre-feasibility study for determining the techno-economic viability of TAP project for utilization of Turkmen natural gas by a consultant aided by international financial institution. The Steering Committee of the Ministers of Oil & Gas from the three countries was established for necessary follow-up and supervision of the project. The pipeline will originate from Turkmenistan and will terminate at Multan in Pakistan. In accordance with the protocol signed in Ashgabat, so far seven meetings of the Steering Committee have been held. ADB's provision of technical assistance for preparing feasibility studies and other contractual documents are a major source of strength for the project.

4. Following is the historical sequence of events which describe the progress made on this project so far:

4.1 Summit meeting was held in Islamabad on 29th May, 2002 and a decision made to revive the project and it was further decided to form a Steering Committee of the Ministers from the three participating countries.

4.2 The first meeting of the Steering Committee was held at Ashgabat, Turkmenistan in July 2002, and the ADB was invited to undertake the project as a lead development partner. Uptil now seven meetings of the steering committee have been held in Kabul, Ashgabad, Manila, and Islamabad.

4.3 The Second Summit meeting was held at Ashgabat, in December, 2002 to sign Gas Pipeline Framework Agreement. Approval of Technical Assistance offered by the ADB for Project Study was also given at the same time.

4.4 It was expected that the completion of gas field certification would be carried out by the Government of Turkmenistan before the 6th Steering Committee meeting, which was held in June 2003. However, till the 7th meeting of the Steering Committee which has been held from 8-9th December, 2003 in Islamabad the said certification has not been done by the Government of Turkmenistan, who have assured that the task would now be completed by June 2004 before the 8th Steering Committee Meeting. In order to look after the routine business of the project Working Groups have been formed representing the three governments and ADB.

4.5 Assignment of techno-economic pre-feasibility study has been done by Penspen of UK which was presented in the 7th Steering Committee Meeting. However, the study has not been found satisfactory and the consultant has been advised to review the same.

4.6 Following documents have so far been prepared by the ADB and are under the process of review by the prospective Buyer Companies, their Legal Consultants and by the GOP:

i. Gas Marketing Study
ii. Risk Mitigation Study
iii. Pipeline Routing Study
iv. Host Government Agreement; Transportation Agreement and Gas Sales and Purchase Agreement.

4.7 The process of identification of pre-qualification of private sector sponsors for undertaking the pipeline construction and also arranging project financing had been initiated but was put on hold till the completion of gas

field certification. The process is expected to be completed soon after the completion of the Daulatabad Field reservoir certification and techno feasibility study by the ADB's Technical Consultant (M/s Penspen).

131. *__Mr. Muhammad Abbas Komaili:__ (Notice received on 27-12-2003 at 9.45 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that the tariff rates for electricity of WAPDA & KESC are different. if so, its reasons?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: It is a fact that electricity rates are different in WAPDA and KESC as per annexed details at Annex-A, B and C. However, as regards the reasons for this difference, it may be pointed out that electricity tariffs are being determined by the Regulatory Body called NEPRA. The reasons for variation in the tariff for two utilities are due to different input costs of these utilities WAPDA's generation system is a mix of Hydel (which is much cheaper) and thermal generation while KESC's generation is totally dependent on thermal (Oil & Gas) generation system.

Annex-A

COMPARASON OF WAPDA & KESC ELECTRICITY TARIFFS
(RATES WITH GOP SUBSIDY)

EFFECTIVE DATE	01-11-2003	19-09-2003	
TARIFF CATEGORY	WAPDA TARIFF Rs/kWh	KESC TARIFF Rs/kWh	Diff. of WAPDA Trf with KESC Trf Rs/kWh
	1	2	3 (1-2)
GENERAL SUPPLY TARIFF A-1			
UP TO 50 UNITS	1.40	1.40	
FOR CONSUMPTION EXCEEDING 50 UNITS			
FOR FIRST 100 UNITS (1-100)	2.51	2.60	-0.09
FOR NEXT 200 UNITS(101-300)	3.41	3.50	-0.09
FOR NEXT 700 UNITS(301-1000)	5.69	5.78	-0.09
ABOVE 1000 UNITS	6.84	7.02	-0.18
GENERAL SUPPLY TARIFF A-2			
FOR FIRST 100 UNITS (1-100)	6.80	7.23	-0.43
ABOVE 100 UNITS	7.17	7.59	-0.42
INDUSTRIAL SUPPLY TARIFFS			
B-1 UPTO 40 KW (230/400 Volts)	5.21	5.52	-0.31

B-2 (>40-to- 500 KW) 400 Volts.	4.86	5.22	-0.36
B-2 TOD (PEAK)	6.57	6.78	-0.21
B-2 TOD (OFF-PEAK)	4.57	4.81	-0.24
B-3 (Normal) 11&33 KV not exceed	4.38	4.69	-0.31
B-3 TOD (PEAK).	5.19	5.52	-0.33
B-3 TOD (OFF-PEAK)	3.62	3.95	-0.33
B-4 (Normal) 66/132 KV - All Load	4.29	4.56	-0.27
B-4 TOD (PEAK)	5.08	5.38	-0.30
B-4 TOD (OFF-PEAK)	3.50	3.80	-0.30
BULK SUPPLY TARIFFS			
C-1(a) 400-V	5.16	5.33	-0.17
C-1(b) 400-V	5.29	5.65	-0.36
C-2 11/33-KV UPTO 5000 KW	5.09	5.60	-0.51
C-3 ALL LOADs	4.96	5.21	-0.25
AGRI. T/WELL TARIFFS			
D-2 (i) Punjab & Sindh	3.32	3.74	-0.42
D-2 (ii) NWFP & Balochistan	2.80	3.07	-0.27
TEMPORARY SUPPLY TARIFFS			0.00
E-1(I) Domestic Supply	6.55	6.55	0.00
E-1(II) Commercial Supply	8.85	9.28	-0.43
E-2(I) Industrial Supply	6.26	6.52	-0.26
E-2(II-a) Bulk Supply at 400-V	6.17	6.41	-0.24
E-2(II-b) Bulk Supply at 11-KV	5.81	6.11	-0.30
E-2(III) Bulk Supply to Other consu	6.09	6.48	-0.39

NOTE:- IN CASE OF TWO-PART TARIFFS, THE ABOVE QUOTED RATES OF KESC ARE ALSO ARE ALSO BASED ON THE LOAD FACTORS, USED FOR WAPDA TARIFFS IN ORDER TO MAINTAIN UNIFORMITY

Annex-B

COMPARASON OF WAPDA & KESC ELECTRICITY TARIFFS
(RATES WITHOUT GOP SUBSIDY)

EFFECTIVE DATE	01-11-2003	19-09-2003	
TARIFF CATEGORY	WAPDA TARIFF Rs/kWh	KESC TARIFF Rs/kWh	Diff. of WAPDA Trf with KESC Trf Rs/kWh
	1	2	3 (1-2)
GENERAL SUPPLY TARIFF A-1			
UP TO 50 UNITS	1.40	1.40	-

FOR CONSUMPTION EXCEEDING 50 UNITS			
FOR FIRST 100 UNITS (1-100)	2.57	2.79	-0.22
FOR NEXT 200 UNITS(101-300)	3.47	3.69	-0.22
FOR NEXT 700 UNITS(301-1000)	5.76	5.97	-0.21
ABOVE 1000 UNITS	6.90	7.21	-0.31
GENERAL SUPPLY TARIFF A-2			
FOR FIRST 100 UNITS (1-100)	6.80	7.31	-0.51
ABOVE 100 UNITS	7.17	7.67	-0.50
INDUSTRIAL SUPPLY TARIFFS			
B-1 UPTO 40 KW (230/400 Volts)	5.21	5.60	-0.39
B-2 (>40-to- 500 KW) 400 Volts.	4.86	5.30	-0.44
B-2 TOD (PEAK)	6.57	6.86	-0.29
B-2 TOD (OFF-PEAK)	4.57	4.89	-0.32
B-3 (Normal) 11&33 KV not exceed	4.38	4.77	-0.39
B-3 TOD (PEAK)	5.19	5.60	-0.41
B-3 TOD (OFF-PEAK)	3.62	4.03	-0.41
B-4 (Normal) 66/132 KV - All Loa	4.29	4.64	-0.35
B-4 TOD (PEAK)	5.08	5.46	-0.38
B-4 TOD (OFF-PEAK)	3.50	3.88	-0.38
BULK SUPPLY TARIFFS			
C-1(a) 400-V Upto 20 kW	5.16	5.41	-0.25
C-1(b) 400-V Above 20 kW	5.29	5.73	-0.44
C-2 11/33-KV UPTO 5000 KW	5.09	5.68	-0.59
C-3 ALL LOADs	4.96	5.29	-0.33
AGRI. T/WELL TARIFFS			
D-2 (i) Punjab & Sindh	3.46	3.82	-0.36
D-2 (ii) NWFP & Balochistan	2.95	3.35	-0.40
TEMPORARY SUPPLY TARIFFS			0.00
E-1(I) Domestic Supply	6.55	6.63	-0.08
E-1(II) Commercial Supply	8.85	9.36	-0.51
E-2(I) Industrial Supply	6.26	6.60	-0.34
E-2(II-a) Bulk Supply at 400-V	6.17	6.49	-0.32
E-2(II-b) Bulk Supply at 11-KV	5.81	6.19	-0.38
E-2(III) Bulk Supply to Other cons	6.09	6.56	-0.47

NOTE:- IN CASE OF TWO-PART TARIFFS, THE ABOVE QUOTED RATES OF KESC ARE ALSO ARE ALSO BASED ON THE LOAD FACTORS, USED FOR WAPDA TARIFFS IN ORDER TO MAINTAIN UNIFORMITY

132. ***Mr. Muhammad Abbas Komaili:** (Notice received on 27-12-2003 at 9.45 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number of gas connections provided so far in all the four provinces and Azad Kashmir, separately?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: The total number of gas connections provided so far in all the four provinces and Azad Kashmir are as follows:—

Province	Domestic	Commercial	Industrial	Total
Punjab	1,935,042	31,760	2,480	1,969,282
NWFP	256,600	6,689	267	263,556
Sindh	1,527,664	16,187	2,465	1,546,316
Baluchistan	129,742	1,439	43	131,224
Azad Kashmir	273	10	0	283
Total :	3,849,321	56,085	5.255	3,910,661

133. ***Mrs. Fauzia Fakhur-uz-Zaman Khan:** (Notice received on 27-12-2003 at 9.50 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that PESCO charge from domestic consumers a minimum of 50 units in cases where electricity is either not used or is used less than 50 units during a month, if so, its reasons and the rule under which the same is done; and

(b) the districts/regions of NWFP where the said criteria is being applied?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) It is not correct that PESCO charges from Domestic Consumers a minimum of 50 units in cases where the electricity is either not in use or is used less than 50 units during a month

(b) In view of the reply at (a) above, there is, no such area where the reported criteria is applied.

134. ***Mir Wali Muhammad Badini:** (Notice received on 27-12-2003 at 12.50 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply electricity to the residents of Dalbandin, Balochistan, if so, when?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: At present, Dalbadin town is being supplied electricity from a small power house for 12 hours daily. Detail is as under:—

Installed capacity of Dalbadin Power House	2000 KW
General capacity of the Power House	1400 KW
Peak Demand	1200 KW
Total No. of consumers	1660

132 KV Dalbadin Grid Station with 10/13 MVA Power Transformers was included in 5th STG Project and civil works for the Grid Station were also taken in hand. Due to paucity of funds the work was stopped. Dalbadin has now again been included in 6th STG Project for linking it with Noshki at a cost of Rs. 585 million during 2004-2005. On approval of PC-I and availability of funds, work will be undertaken for construction of Transmission Line and Grid Station at Dalbadin.

135. ***Bibi Yasmeen Shah:** (Notice received on 27-12-2003 at 12.55 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the quantity and value of Oil and Gas taken out from the fields in Badin and Hyderabad districts by O.G.D.C. and Union Texas (Pvt.) Ltd. uptò December 2002;

(b) whether the Federal Government has paid any royalty/ compensation to Government of Sind from the income of Oil and Gas obtained from Sind, if so, the amount paid so far and if not, its reasons; and

(c) the development schemes, if any, undertake or proposed to be undertaken by the Oil and Gas drilling companies in district Badin, Sind?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) The quantities of oil and gas and its value taken out from Badin and Hyderabad Districts are given as under:—

(i) B.P. Exploration and Production inc.(formerly known as UTP)

Oil	139 Million Barrels
Gas	798 Billion Cubic Ft.
Value	US$ 3142 Million

(ii) Oil and Gas Development Company Limited.

Oil	67.510 Million Barrels
Gas	11.719 Billion Cubic Ft.
LPG	6437 M. Ton
Value	Rs. 39857.73 Million

(b) Yes, during last ten years Rs. 32120.428 million has been paid to the Government of Sind on account royalty on Oil and Gas.

(c) B. P. Exploration and Production Inc. is only operating in District Badin and details of development schemes undertaken by B. P. is provided at Annexure-A.

Annexure-A

BRITISH PERTROLEUM EXPLORATION AND PRODUCTION INC. (FORMERLY UNION TEXAS OF PAKISTAN INCORPORATED)

Badin Joint Venture supported community welfare programmes in the area of education, bealth and sports in District Badin. These programmes comprised of (i) construction of buildings (ii) provision of ambulances/medicines/equipment for hospitals (iii) provision of buses/furniture/books/scholarships/computers for educational institutions (iv) drinking water facility and (v) sponsorship of various health, education, sports and other social activities. In addition to above the joint venture operations resulted in infrastructure development in the area through construction of about 500 KM of dirt roads, one thousand culvarts and forty bridges. During July 2003 rains and floods in Badin, BPP joined local administration and spent around Rs. 12 million on rescue and relief efforts. Badin joint venture partners (BPP and OXY) have so far spent about US $ 4.5 million on community welfare programmes in District Badin.

136. ***Bibi Yasmeen Shah:** (Notice received on 26-12-2004 at 12.55 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the total arrival/storage of water up-stream of Tarbella and Mangla Dams including arrival from river Kabul at Attock and total release down stream from both dams in cusecs from January to March, 2003;

(b) the total water released for Sind in cusecs down stream Taunsa during the said period with month-wise break; and

(c) the ratio of shortage shared by Sindh and Punjab during that period with month-wise break-up?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) The total flows as asked for in part (a) are as follows:—

Period 2003	Tarbela Inflows	Mangla Inflows	Kabul Inflows	Total
January	409.7	160.9	172.5	743.1
February	503.0	586.2	185.4	1274.6
March	767.2	1202.5	418.9	2388.6

(1000 cs)

Period 2003	Tarbela Inflows	Mangla Inflows	Total
January	386.5	189.5	576.0
February	906.0	342.8	1248.8
March	872.6	1407.1	2279.7

(b) The total releases d/s Taunsa are as follows

Period 2003	Taunsa d/s for Sindh Province
January	428.2
February	679.4
March	806.6

(c) The shortages shared by Punjab and Sindh are as follows:—

Period 2003	Punjab Uses	Punjab Share	Short (-) Excess(+)	Sindh Uses	Sindh Share	Short(-) Excess(+)
January	286.1	872.1	-67.2	294.6	857.4	-65.6
February	921.4	1308.2	-29.6	567.4	1110.0	-48.9
March	1309.4	1778.1	-26.4	924.0	1129.5	-18.2

137. ***Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 27-12-2003 at 1.10 p.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state whether it is a fact that there are no arrangements to dispose of or preserve the sacred papers in the country, if so, the steps taken or proposed to be taken in this regard?

Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr: Appropriate arrangements are being followed in the country for the disposal and preservation of sacred papers which contain Verses of the Holy Quran and sayings of the Holy Prophet (SAW). Main steps are indicated below:—

(i) Green boxes in all Mosques across the country and at public places have been placed for the collection of such papers.

(ii) Local Bodies regularly dispose off these papers as per guidelines of Shariah.

(iii) Public opinion is mobilized through print media and the newspapers/ journals regularly make appeal to the readers to observe sanctity of the sacred papers in the following words:—

”قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی ﷺ آپ کی دینی معلومات میں اضافہ اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہوں ان کو بطور ردی نہ بیچیں بلکہ انہیں صحیح اسلامی طریقے سے محفوظ کریں“

138. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 27-12-2003 at 1.15 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government employees promoted or granted mover over were included in the seniority list issued by the Estate Office for allotment of Government accommodation according to the date of their promotion or move over; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Estate Office to revise the said list in view of withdrawal of selection grade and move over, if so, when?

Syed Safwanullah: (a) Yes.

(b) Move over and selection grade schemes have since been abolished hence no action is required.

139. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 27-12-2003 at 1.15 p.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a book namely "Rehnuma-e-Haj" published by the Ministry, could not be provided to the pilgrims last year, if so, tis reasons;

(b) whether an amount of Rs. 18 lac has been recovered from the officer responsible for printing of the said book in the light of orders of Wafaqi Mohtasib, if not, its reasons; and

(c) the number of copies of the said book available now?

Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr: (a) Book namely "Rahnuma-e-Hajj" was neither published nor distributed by the Ministry last year.

(b) Booklet "Rahnuma-e-Hajj" was not published by the Ministry. Hence there is no question of recovery of its printing cost.

(c) Nil.

140. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 27-12-2003 at 1.15 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state the details of expenditures of the Chief Executive Secretariat under different heads during the last three years?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: Rs. 326,530,231 were spent by the then Chief Executive's Secretariat during the period 12-10-1999 to 31-12-2002. Headwise detail is annexed.

Annex

DETAIL OF EXPENDITURE OF CHIEF EXECUTIVE'S SECRETARIAT

Object Heads	Expenditure				Total
	12.10.1999 to 30.6.2000	2000-01	2001-02	1.7.2002 to 31.12.2002	
00000-Estt Charges	**19,255,646**	**32,006,590**	**35,835,045**	**17,906,247**	**105,003,528**
01100-Pay of Officers	4,678,474	8,257,568	10,477,040	5,905,125	29,318,207
01200-Pay of others	6,383,221	9,668,443	11,015,974	6,510,143	33,577,781
02000-Regular Allce	6,571,054	11,926,725	10,545,374	4,814,678	33,857,831
03000-Other Allce	1,622,897	2,153,854	3,796,657	676,301	8,249,709
10000-Purchase of D/G	**4,298**	**3,158,820**	**202,675**	**10,806**	**3,376,599**
11000- Transport	-	2,750,000	-	-	2,750,000
12000- Mach & Ept	4,298	395,820	202,675	10,806	613,599
13000-Furn & Fixture	-	13,000	-	-	13,000
40000-R & M of D/G	**1,162,003**	**1,800,710**	**2,324,493**	**620,406**	**5,907,612**
41000- Repair of Tpt	844,475	1,315,824	1,999,248	538,140	4,697,687
42000-Repair of M/E	317,528	484,886	325,245	82,266	1,209,925
50000-Com & Services	**6,152,964**	**10,728,464**	**11,799,272**	**4,750,655**	**33,431,355**
51000-Transportation	2,032,759	3,467,012	3,563,926	1,391,027	10,454,724

52000-Communica	2,673,504	4,631,102	6,187,178	2,449,224	15,941,008
54000-Office Sty	581,174	971,562	747,963	312,238	2,612,937
55000-Printing	220,552	342,955	280,267	65,728	909,502
56000-Newspapers	194,447	397,912	399,130	135,718	1,127,207
57000-Uniforms	134,343	452,978	117,730	270,629	975,680
58600-Taxes	-	67,482	148,194	280	215,956
59000-Other exp	316,185	397,461	356,615	125,811	1,196,072
67000-Ent. & Gifts	**77,523**	**181,546**	**179,274**	**144,529**	**582,872**
Total	**26,622,434**	**47,876,130**	**50,340,759**	**23,432,643**	**148,271,966**
64000-Contingent Grant	49,132,635	64,780,000	44,992,527	19,353,103	178,258,265
Grand Total	**75,755,069**	**112,656,130**	**95,333,286**	**42,785,746**	**326,530,231**

141. ***Mr. Muhammad Amjad Abbas:** (Notice received on 29-12-2003 at 12.45 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply Natural Gas to Kotla Arbab Ali Khan and its surrounding villages in Tehsil Kharian, District Gujrat, if so when?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: Supply of gas to Kotla Arbab Ali Khan and its surrounding villages in Tehsil Kharian, District Gujrat involves laying supply main of 8 KMs alongwith distribution network of 10 KMs at an estimated cost of Rs. 23.940 million. Cost per consumer works out to be Rs. 58,390/- which exceeds the cost criteria of Rs. 20,000 fixed by the Government for supply of gas to new towns/villages/areas for the province of Punjab. The scheme is therefore not feasible and presently there is no proposal to supply gas to the said area.

142. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 31-12-2003 at 12.45 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the income and expenditure of the Oil and Gas Development Corporation during financial years 2001-2002;

(b) the profit earned or loss suffered by the said Corporation during the said period;

(c) the number of employees of the Corporation with grade-wise break-up and the amount paid to them as salary and allowances during that period;

(d) the functions of the Corporation; and

(e) the grant received by the Corporation from the Federal Government during the said period?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) The income of OGDCL during the year 2001-2002 was Rs. 41.845 billion and the total expenditure was Rs. 25.070 billion.

(b) The company earned a profit after taxation of Rs. 16,775 billion.

(c) Grade-wise break-up of employees and amount paid to them as salary and allowances during the period 2001-2002 is at Annex-A.

(d) The funtions of the OGDCL *inter alia* include planning, promotion, organizing and implementing the programmes for the exploration and development of oil and gas resources, and the production, refining and scale of oil and gas, and such other functions the Government may, from time to time, assign to the Company.

(e) Nil.

ANNEX- A

OIL AND GAS DEVELOPMENT COMPANY LIMITED

GRADE WISE NUMBER OF EMPLOYEES WITH BASIC & ALLOWANCES AS ON JUNE 2002

Grade	No.of Empl.	Basic Pay	Allowances	Total
E1	153	12,340,516.43	12,737,889.40	25,078,405.83
E2	266	25,244,323.05	28,142,513.11	53,386,836.16
E3	280	31,525,292.74	28,075,967.66	59,601,260.40
E4	241	34;365,617.56	37,511,013.66	71,876,631.22
E5	264	46,683,800.18	46,027,546.81	92,711,346.99
E6	191	39,779,012.59	23,463,941.54	63,242,954.13
E7	30	6,953,488.87	3,857,307.10	10,810,795.97
E8	3	597,486.45	420,654.87	1,018,141.32
M1	1	268,150.17	240,546.98	508,697.15
SUB-TOTAL-(A)	1429	197,757,688.04	180,477,381.13	378,235,069.17
Scale 1	83	1,668,472.60	3,915,727.68	5,584,200.28
Sacle 2	241	5,628,059.28	14,166,321.36	19,794,380.64
Scale 3	1155	28,727,980.44	77,438,956.79	106,166,937.23
Scale 4	505	13,462,656.50	34,631,085.79	48,093,742.29
Scale 5	439	12,374,865.86	29,444,053.25	41,818,919.11
Scale 6	666	18,845,970.91	44,634,858.27	63,480,829.18
Scale 7	477	15,365,320.03	35,252,148.86	50,617,468.89
Scale 8	634	20,542,362.92	48,473,968.20	69,016,331.12
Scale 9	591	21,649,064.06	49,562,220.59	71,211,284.65
Scale 10	426	16,628,205.91	36,796,306.17	53,424,512.08
Scale 11	345	14,220,810.97	31,814,384.17	46,035,195.14
Scale 12	643	27,723,163.70	60,453,798.60	88,176,962.30
Scale 13	234	11,345,419.63	25,023,862.17	36,369,281.80
Scale 14	387	19,544,036.13	36,038,612.74	55,582,648.87
Scale 15	252	14,344,480.94	25,852,277.39	40,196,758.33
Scale 16	292	18,486,939.42	32,963,467.92	51,450,407.34
Scale 17	342	27,650,537.90	53,756,352.58	81,406,890.48
Contract/Trainee	282	11,584,412.38	783,468.40	12,367,880.78
SUB-TOTAL-(B)	7,994	299,792,759.58	641,001,870.93	940,794,630.51
Payroll-total(A+B)	9,423	497,550,447.62	821,479,252.06	1,319,029,699.68
Casual/W.Char. (Head Office)	351	0.00	17,076,000.00	17,076,000.00
Casual/W.Char. Field-Estimated)	2,316	0.00	98,568,000.00	98,568,000.00
GRAND TOTAL:	12,090	497,550,447.62	937,123,252.06	1,434,673,699.68

143. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 31-12-2003 at 12.25 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the income and expenditure of the Gemstone Corporation of Pakistan during year 2001-2002;

(b) the profit earned or loss suffered by the said Corporation during the said period;

(c) the number of employees of the Corporation with grade-wise break-up and the amount paid to them as salary and allowances during that period;

(d) the functions of the Corporation; and

(e) the grant received by the Corporation from the Federal Government during the said period?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: The Gemstone Corporation of Pakistan (GEMCP) was liquidated in 1994. Therefore, the question of honourable Senator cannot be replied.

144. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 31-12-2003 at 12.25 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that when a transformer installed by WAPDA Agriculture purposes goes out of order, or is burnt, stolen, the Consumer is asked to deposit the repair charges or the price of the new transformer, if so, its reasons?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: It is a fact that when an independent transformer installed at the consumer's premises for agriculture purposes goes out of order, burnt/stolen, the consumer is asked to deposit the cost of reclaimed transformer (not cost of new transformer) as per policy in vogue.

145. ***Dr. Abdullah Riar:** (Notice received on 31-12-2003 at 1.00 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state the details of the contract and progress on the installation and the technical malfunction of telemetry system for the equitable distribution of water between the provinces?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao:

Project Aims

To build confidence among provinces regarding water share allocations by IRSA and corresponding releases at the dams and barrages by local authorities by Provision of on-line information regarding Water flows of Indus Basin Irrigation System.

Project Scope

Installation of gate position electronic sensors, water level sensors and a satellite based data communications system at 23 data acquisition sites (All the Dams, Barrages and Headworks) and 8 monitoring sites (Agencies involved in water management).

Contract Details

1.	Contract No.	H&R-TS-03
2.	Contractor	M/s. Siemens Pakistan Ltd.
3.	Contract cost	284 million
4.	Contract awarded	10-09-2003
5.	Completion target date	31-03-2004
6.	Consultant	M/s. NESPAK

Progress of Works

— Installation work at all the sites has been completed on target date. The system is operative and ready for taking over by IRSA.

— Final calibration of the sensors is underway scheduled to be completed during the canal closure period of January, 2004.

Malfunctioning

As per decision of the Ministry of Water and Power, a Committee under Chief Engineer (Operation) IRSA has verified correctness/accuracy of discharge data at the data acquisition sites.

Absolutely no malfunctioning of this system have been observed till to date.

147. ***Dr. Abdullah Riar:** (Notice received on 31-12-2003 at 1.00 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether initial evnironmental examination and enviornmental impact assesment reports for Thal, Rainy and Khachi Canal Projects have been prepared under the Envirronmental Protection Act, 1997, if so, its details and action taken thereon?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao:

- Environmental studies including Environmental Impact Assessment (EIA) of Greater Thal Canal Project and Rainee Canal Project assigned to the Project Consultants are in progress which will be completed by December 2003.

- After the completion of study as per Environmental Protection Act 1997, environmental clearance from the Federal Environmental Agency (FEPA) shall be sought, as per prescribed procedures.

- Environmental Impact Assessment (EIA) study of Kachhi Canal Project has been completed.

- The report will be submitted after review by the Project Consultants, to the Federal Environmental Protection Agency (FEPA) for clearance under the provisions of Pakistan Environmental Protection Act, 1997.

148. ***Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 01-01-2004 at 12.30 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(*a*) *the number of Government accommodation in Islamabad with type-wise and category-wise break-up;*

(*b*) *the names of the illegaal occupants with details thereof and steps if any for their vacation?*

Syed Safwanullah: (a) Detail of the total numher of Government accommodation in Islamabad is as under:—

Type	Number of Accommodation
A.	3673
B.	4105
C.	1955
D.	1380
E.	807
F.	221
G.	115
H.	62
I.	54
Category	
Cat-I	84
Cat-II	275
Cat-III	618
Cat-IV	834
Cat-V	2322
Cat-VI	472
G. Total:	16977

(b) Presently 556 Government owned quarters (list attached) are under illegal occupation of Federal Government Servants including employees of Law Enforcement Agencies. Most of them have filed civil suits in various courts of law. Ministry of Housing and Works is vigorously pursuing these cases with the help of defense counsels appointed by Law, Division. On a summary submitted to the Chief Executive, the C. E. Secretariat directed Ministry of Interior on 15-04-2002 to take disciplinary action against the employees of Law Enforcement Agencies who have illegally trespassed/occupied the government accommodation. Ministry of Interior has been reminded time and again to get the quarters vacated.

(List has been placed on the Table of the House as well as Library.)

149. ***Bibi Yasmeen Shah:** (Notice received on 01-01-2004 at 2.25 p.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Usher be pleased to state:

(a) *the anount of Zakat collected throughout the counbtry during 2002-2003;*

(b) *the amount of Zakat collected from Sindh during the said year;*

(c) *the amount of Zakat collected from District Badin during that year; and*

(d) *the amount allocated or distributed out of the said Zakat Fund in District Badin?*

Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr: (a) Zakat amounting to Rs. 3.704 Million was collected throughout the country during 2002-2003.

(b) Zakat is collected through Banks and Financial Institutions. They deposit the collected amount directly with State Bank which maintains consolidated Central Zakat Fund Account. Province-wise and District-wise Zakat Collection accounts are not maintained.

(c) As explained above.

(d) Zakat Funds arrounding to Rs. 79.767 Million were allocated to District Badin during 2002-2003 by the Zakat Department, Sindh.

150. ***Mrs. Roshan Khursheed Bharucha:** (Notice received on 01-01-2004 at 2.40 p.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Usher be pleased to state:

(a) *the anount of Zakat released by the Government to each province during 2000 to 2002;*

(b) *the names of the Federaal Zakat Council members; and*

(c) *the names of the Provincial Zakat Councils members in Balochistan?*

Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr: (a) Funds amounting to Rs. 8339.99 million were released during the years 2000-2001 and 2001-2002 to the provinces. Provinces-wise details are as follows:—

Punjab	5006.483 million

Sindh	2125.807 million
NWFP	970.220 million
Balochistan	237.480 million
Total:	8339.99 million

(b) The names of the Members of Federal Zakat Council are at Annex-A.

(c) List containing the names of the Chairman and official members is given below:—

1.	Mr. Justice Akhtar Zaman Malghani	*Chairman.*
2.	Secretary, Finance Department Balochistan	*Member.*
3.	Secretary, Local Government Department, Balochistan.	*Member.*
4.	Secretary. Social Welfare Department. Balochistan	*Member.*
5.	The Chief Administrator Zakat Bal	*Member/ Secretary.*

Nomination of non-official members is in process.

Annex- A

LIST OF MEMBERS OF CENTRAL ZAKAT COUNCIL AS ON 17-01-2004

S.No.	Name	Designation
1	Mr. Justice Nazim Hussain Siddiqui,	Chairman (Elevated as the Chief Justice of Pakistan). A new Chairman would be appointed soon.
2	Mufti Ghulam Sarwar Qadri, Lahore	Member
3	Dr. Sahibzada Sajid-ur-Rehman, Rawalpindi	Member
4	Allam Talib Jauhari, Karachi	Member

5	Mr. Ghulam Mustafa Shah, Karachi - 750350	Member
6	Justice ® Muhammad Ishaq Khan, Peshawar	Member
7	Maulana Abdul Wahid Abdullah Mehdi, Skardu	Member
8	Maulana Abdullah Khilji, Quetta	Member
9	Miss Jehan Ara Naheed, Bannu City	Member
10	Mrs. Zeenat Yaqub Yousafzai, Quetta	Member
11	Secretary Ministry of Finance, Government of Pakistan, Islamabad	Member
12	Secretary Ministry of Health, Government of Pakistan, Islamabad	Member
13	Secretary Ministry of Education, Government of Pakistan, Islamabad	Member
14	Secretary/ Administrator General Zakat, Ministry of Religious Affairs, Zakat and Ushr, Government of Pakistan, Islamabad	Member
15	Chief Administrator Zakat and Ushr, Government of the Punjab,Lahore	Member
16	Chief Administrator Zakat and Ushr, Government of Sindh,Karachi	Member
17	Chief Administrator Zakat and Ushr, Government of NWFP, Peshawar	Member
18	Chief Administrator Zakat and Ushr, Government of Baluchistan, Quetta	Member

151. ***Mr. Sanullah Baloch:** (Notice received on 02-01-2004 at 11.45 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(*a*) *the number of mainteance complaints of various flats in Block 6-E, G-10/2, Islamabad, registered with PWD during the last five years and the action taken on these complaints; and*

(*b*) *the details of unattended complaints and the time by which these will be attended to?*

Syed Safwanullah: (a) During the last five years (1999 to December 2003), 588 complaints of various nature pertaining to Block No. 6-E, G-10/2, Islamabad

were registered with the Civil & E/M Enquiry Offices of Pak. PWD, Islamabad. 581 complaints have been attended to.

(b) The details of 7 unattended complaints and the time by which these will be attended to are given as udner:—

(i) One Cast Iron vent Pipe 4" dia (outer side of the flat) is required to be replaced and will be done very shortly.

(ii) Painting/distempering of two flats (No. 6/5 6/7) was not carried out during the last financial year. Contract for the same has been awarded and the work will be done by Feb/March 2004.

(iii) Leakage/Seepage complaints of three bath-rooms of flats No. 6/6, 6/7 & 6/8 of Block No. 6/E, G-10/2 are lying unattended, Codal formalities are being completed and the complaints are expected to be attended by February 2004.

(iv) One complaint regarding replacement of mirror light will be attended in a fortnight.

152. ***Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 02-01-2004 at 11.45 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the total area to be irrigated by the Kuchi Canal in Balochistan; and

(b) the time by which work on the project will commence and expected date of its completion?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) Kachhi Cannal, on completion, is planned to provide irrigation water to 713,000 acres in the districts of Dera Bugti, Naseerabad and Kachhi.

(b) The commencement date of the project is October 1st 2002 and the completion date is June 30th 2007 as per the approved PC-1.

153. ***Mr. Sanullah Baloch:** (Notice received on 02-01-2004 at 11.45 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state the time by which electricity will be supplied to Tehsil Basima, district Kharan?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: There is no power infrastructure in Basima and its surrounding areas which is a prerequistie for supplying of electricity to Basima and its surroundings. At present there is no Proposal to Provide power infrastructure in the area.

The time frame for provision of electricity to Tehsil Basima District Kharan can not be given till infrastructure *i.e.* extension of 132 KV Transmission Line and construction of Grid Station is completed.

Rs. 145.00 million are required for providing infrastructure *i.e* installation of Transmission Line and Grid Station as per details at Annexure-A. Additional funds will also be required to lay down Distribution System for electrification of villages in the area which will be assessed after completion of Grid Station.

Annexure-A

-42
1.04
S.O-NO: 153

Annex A
To Letter No. CEO/QESCO/M(CM&O)/
Dated 17 Jan 04

EXTENSION OF ELECTRICITY TO BASIMA

NEAREST GRID STATION TO BASIMA	-	132 KV GIDDER
DISTANCE OF BASIMA FROM GIDDER	-	65 KM
NEAREST 11 KV LINE FROM BASIMA	-	NO 11 KV LINE EXISTS
NEAREST 132 KV LINE FROM BASIMA	-	132 KV GIDDER- KHARAN TRANSMISSION LINE
DISTANCE OF BASIMA FROM 132 KV GIDDER - KHARAN-TRANSMISSION LINE	-	20 KM
EXPECTED BENEFICIARIES		
• NO OF VILLAGES	-	40
• DOMESTIC CONSUMERS	-	2400
• COMMERCIAL CONSUMERS	-	100
• AGRICULTURE CONSUMERS	-	250
EXPECTED LOAD DEMAND	-	6 MW
CAPACITY OF PROPOSED TRANSFORMER	-	10/13 MVA

COST OF 20 KM 132 KV DOUBLE CIRCUIT IN & OUT TRANSMISSION LINE FROM132 KVGIDDER-KHARAN	-	RS 70 MILLION
COST OF LINE BAY	-	RS 30 MILLION
COST OF GRID STATION	-	RS 45 MILLION
TOTAL ESTIMATED COST	-	RS 145 MILLION

154. ***Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 03-01-2004)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the profit earned by PSO during the last five years with year-wise break-up;

(b) whether it is a fact that PSO is one of the leading profit earning companies in the country and it has maintained its very high position in the Stock Market;

(c) the present reserve capital of the said company; and

(d) whether there is any proposal under consideration of the Government to privatise PSO, if so, its reasons?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) Annexed.

(b) PSO is the largest Oil Marketing Company in Pakistan having approx 68% of product market share and has generated after tax profit of Rs. 4 billion (approximately) in the year ended 30-6-2003. Shares of the company are traded on Stock Exchanges in Blue Chip category.

(c) Annexed.

(d) Yes privatization is a Government Policy. Privatization of PSO is at an advance stage and is being handled by the Privatization Commission.

Annex

a) Profit earned during last five years by the PSO

Rs. In million

	2003	2002	2001	2000	1999
Profit before Tax	6,209	5,137	3,451	3,581	3,356
Taxation	2,179	1,949	1,200	1,350	685
Profit after Tax	4,030	3,188	2,251	2,231	2,671

c) CAPITAL & RESERVE

Capital	1,715	1,429	1,429	1,429	1,191
Equity	11,348	9,823	8,379	7,557	6,993
	13,063	11,252	9,808	8,986	8,184
	13,063				

155. ***Haji Liaquat Ali Bangulzai:** (Notice received on 07-01-2004 at 11.25 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) *the terms and conditions under which a government accommodation on placed on the pool of a non-entitled department; and*

(b) *the number of the government accommodations presently placed on the pool of non-entitled departments with sector-wise break-up, indicating also the names of the departments?*

Syed Safwaullah: (a) There is no provision in Accommodation Allocation Rules 2002 for placement of accommodation on the pool of a non-entitled department.

(b) 567 houses have been allotted to employees of non-entitled departments in relaxation of rules. The department-wise and sector-wise break-up is Annexed.

(Annexure has been placed on the Table of the House as well as Library.)

156. ***Haji Liaquat Ali Bangulzai:** (Notice received on 07-01-2004 at 11.25 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the period for which a government employees can retain a government accommodation after retirment; and

(b) the number of the government accommodations likely to be vacated by the retired government employees during the current year with sector-wise break-up?

Syed Safwaullah: (a) Six months.

(b) 120 government quarters are likely to be vacated during current year. Sector-wise break-up is given below:—

Sector	Houses
F-6/1	2
F-6/3	4
F-6/4	2
G-10/2	5
G-10/3	8
G-6/1-1	6
G-6/1-2	5
G-6/1-3	4
G-6/1-4	8
G-6/2	10
G-6/3	1
G-6/4	4
G-7/1	4
G-7/2	8

G-7/3-1	2
G-7/3-2	2
G-7/3-3	4
G-7/3-4	9
G-7/4	11
G-8/2	1
G-9/2	11
I-8/1	5
I-9/4	4

157. ***Mr. Muhammad Amjad Abbas:** (Notice received on 07-01-2004 at 12.30 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that cases for the payment of rent to the owners of the houses hired by the Estate Offices, Islamabad/Rawalpindi are lying pending since January, 2003 due to non-availability of funds, if so, the number of such cases and the amount required for the same; and*

(b) *whether it is also a fact that the Estate Officer, Islamabad surrendered unutilized funds at the end of fiscal year 2002-2003, if so, the amount surrendered?*

Syed Safwaullah: Information is being collected. It will be placed on the Table of the House in due course of time

158. ***Mr. Muhammad Amjad Abbas:** (Notice received on 07-01-2004 at 12.30 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that since 1995 the Prime Minister's Inspection and Implementation Commission. Senate Functional Committee on Government Assurances and Army Monitoring Team have been preparing their reports and recommendations on the mal-practices in the Estate Offices and M/o Housing and Works, if so, the details of such reports/inestigations and the action taken on these reports so far?

Syed Safwaullah: Information is being collected. It will be placed on the Table of the House in due course of time

159. ***Miss Annesa Zeb Tahir Kheli:** (Notice received on 07-01-2004)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) whether there is a gas pipeline to PINSTECH, Islamabad, and connections out of that had been given to the public; and

(b) whether more gas connections from the said pipeline will be given in future?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) Yes, there is a gas pipeline providing gas to PINSTECH, Islamabad. In the past gas connections were provided to the domestic consumers located en-route.

(b) Since the pipeline was built on the cost of PINSTECH, as such the company can only provide new gas connections to residents of the area, if NOC is submitted by the applicants from the PINSTECH authorities.

160. ***Prof. Ghafoor Ahmad:** (Notice received on 08-01-2004 at 11.35 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state:

(a) whether the NAB has sent references after 12th October, 1999, to the accountability courts against any member of the present Federal Cabinet on charges of corruption etc., if so, their names and nature of charges against them; and

(b) the present status of the said cases?

Ministar Incharge of the Prime Minister's Secretariat: NAB has filed references in respect of following members of present federal cabinet:—

Ser	Name	Allegation	Present Status
1.	Faisal Saleh Hayat (Federal Minister)	Wilful default	Under Prosecution

2.	Aftab Ahmed Khan Sherpao (Federl Minister)	*Misuse of Authority *Corruption & corrupt Practices	*Acquitted in 5× cases *1× under trial in Accountability Court *3× Appeals in Supreme Court/High Court
3.	Rana Nazir Ahmed (Advisor to PM)	*Misuse of authority *Asset Beyond known source	Case under trial in Accountability Court

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Acting Chairman: Let me read the leave applications first before you give any point of order please.

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب نعیم حسین چٹھ ذاتی مصروفیات کی بناپر مورخہ ۱۹ جنوری ۲۰۰۴ء کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے' اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب ساجد میر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ ۲۳ جنوری ۲۰۰۴ء کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر شہزاد وسیم صاحب بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ ۲۶ جنوری ۲۰۰۴ء کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے' اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹرمحمد اسماعیل بلیدی فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب جا رہے ہیں' اس لئے انہوں نے آج مورخہ ۲۳ جنوری ۲۰۰۴ء کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: حاجی لیاقت علی بنگزئی نے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر آج مورخہ ۲۳ جنوری ۲۰۰۴ء کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سید دلاور عباس نے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ 21 اور 22 جنوری 2004 کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب محمد امین دادا بھائی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 19 تا 23 جنوری 2004 کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب طارق عظیم نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 21 جنوری 2004 کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب راؤ سکندر اقبال، وزیر دفاع نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر اسلام سے باہر ہیں اس لئے آج----

ایک معزز رکن: کیا اسلام سے باہر ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: اسلام آباد سے باہر ہیں، اس لئے آج مورخہ 23 جنوری 2004ء کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ اسلام سے باہر تو نہیں کر سکتے انہیں۔

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: Can I make a small submission to the House before I take the points of order.

آپ سب لوگ بیٹھ جائیں پہلے

please sit down. Normally, it has been the House which has been saying that the session should start in time. It is normally late because there are party meetings etc. etc. But for the last two sessions, I have been in my office and waiting from 9 O'clock onward, and the House does not

complete for at least half an hour. So, I request you if there is no urgent, pressing meetings and when we say 10 O'clock, please be here at 10 O'clock. Thank you very much.

(اس موقع پر معزز ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب رضا ربانی صاحب۔ میں یہاں پر چار آنکھوں سے (ہاتھ میں اپنا چشمہ اٹھاتے ہوئے) دیکھتا ہوں۔ ان کے بعد آپ کی باری ہے I have noted it down, yes Raza Rabbani Sahib. Order i n the House.

POINT OF ORDER: Re: CONTEMPT OF COURT BY SSGC

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! آپ کے توسط سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے اجلاس میں تو یہ بات بالکل کھل کر سامنے آئی اور واضح ہو گئی کہ اس حکومت کو آئین اور قوانین کی کتنی پاسداری ہے لیکن اس سے پہلے کہ میں اس پر دوبارہ آؤں کیونکہ آپ نے اس کو آج کے لئے موخر کیا تھا، میں آپ کی توجہ ایک اور جانب دلانا چاہتا ہوں جو اس بات کو ثابت کر رہی ہے کہ کس طرح حکومت ایک تسلسل کے ساتھ قانون اور قانون کے اداروں کی حکم عدولی کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ مسئلہ یہاں پہلے بھی اٹھ چکا تھا لیکن اس کا کسی قسم کا تدارک حکومت کی طرف سے نہیں ہوا اور وہ مسئلہ سوئی سدرن گیس کے employees کا ہے۔ سوئی سدرن گیس کے employees کو re-instate پاکستان کی سپریم کورٹ نے کیا۔ اس کے بعد سپریم کورٹ کا آرڈر ہے 25یا 23-5-2003 کا جس میں ان کو re-instate کیا گیا۔ اس کے باوجود مختلف contempt applications ڈالی گئیں۔ سپریم کورٹ کے آرڈر دوبارہ اس سلسلے میں آئے لیکن سوئی سدرن گیس اس بات پر بضد ہے کہ وہ سپریم کورٹ کے ان آرڈرز کو implement نہیں کرے گی۔ یہاں پر یہ بات ایک دفعہ پھر کھل کر سامنے آتی ہے کہ یہاں پر پارلیمان کی توہین تو ہو ہی رہی ہے، وہاں پر یہ حکومت سپریم کورٹ آف پاکستان کی توہین بھی کرنے سے گریز نہیں کر رہی اور ایک حکومتی ادارہ جو حکومت کے تحت ہے وہ سپریم کورٹ کی

کو مسلسل implement نہیں کر رہا ruling

and it is not implementing those orders, is in full contempt, regardless of whatever the Supreme Court said. Now sir, I would like to draw your attention once again to the issue. The other issue, of course, deals with the point that I raised on Point of Order that I raised day before yesterday in connection with the Chairman,Senate and the Acting President.

Mr. Acting Chairman: But I have given the ruling that when the Chair will come....

Mian Raza Rabbani: Sir, you gave the ruling that the matter is deferred till today.

Mr. Acting Chairman: Not today but till the Chairman comes back.

POINTS OF ORDER; RE: POST OF THE PRESIDENT OF PAKISTAN REMAINED VACANT FOR TWO HOURS

Mian Raza Rabbani: I was under the impression that you gave the ruling that the matter has been deferred till today. I would also draw your attention because this is very serious matter.

I would also like to draw your attention to two other facts and then there is your ruling due to which I will submit it when the Acting President is back as Chairman, we will take it up then but in the mean time, I would like to draw your attention to Article 250, Clause 4 which says that "at any time, when the Chairman or Speaker is acting as President, he shall be entitled to the same salary, allowances and privileges as a

President" but this is not the operative part but shall not "exercise any of the functions of the office of the Chairman or Speaker". So therefore, this further reinforces my point that the moment he became the Acting President, even under the Constitution, it is constitutional violation under Article 250, Clause 4, that he cannot perform the functions of the Chairman of the Senate. No.1.

No.2. the fact that came before us that there was

سیکریٹریٹ نے کہا کہ جی دس بجے تک ہمیں اطلاع نہیں دی گئی تھی from the Cabinet Division. تو اگر دس بجے تک کیبنٹ ڈویژن سے اطلاع نہیں آئی تو جناب چیئرمین! ramifications دیکھیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک تو آپ نے آئین کی خلاف ورزی کی یعنی صدر پاکستان دو اڑھائی گھنٹے نہیں تھا نمبر۱، نمبر ۲ آپ نے concept of perpetuality of office کو violate کیا کیونکہ اگر آپ آئین دیکھیں تو وہ یہ تصور کرتا ہے کہ صدر کا عہدہ ایک منٹ کے لئے بھی خالی نہیں ہوگا۔ اگر صدر نہیں ہوگا تو چیئرمین اور اگر چیئرمین نہیں ہو گا تو سپیکر یعنی تین مختلف layers provide کیے گئے ہیں۔ آپ نے اس کو violate کیا۔ جناب جو سب سے اہم بات ہے وہ یہ کہ صدر جو ہے وہ Supreme Commander of the Armed Forces ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ دو ، اڑھائی گھنٹوں کے لئے جب جنرل مشرف صاحب ملک سے باہر تھے ' وہ Chief of Army Staff بھی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پاکستان کی Armed Forces کی command کسی کے ہاتھ میں نہیں تھی۔ اگر کوئی ایسی situation borders پر develop ہو جاتی ہے تو Chief of Army Staff ملک سے باہر ہیں پاکستان کا----------

جناب قائم مقام چیئرمین : ربانی صاحب you made your point amply۔ clear, the fact of the matter is that since you mentioned about the timing I think. Secretary sahib has said at that day, say کہ دس بجے پتا چلا ہے لیکن

when I asked him today that can you tell me when you got the information So, he said this information is privilege. I cannot tell you because Chairman has given instruction. Please, listen to me.

میاں رضا ربانی، جناب انہوں نے اس دن یہ کہا تھا ------پروفیسر صاحب نے یہ بات اٹھائی تھی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ہاں

please, listen to me, since the acting President has taken it upon himself to answer all this. So, let's wait. He is coming in couple of days time. So, it would be sorted out.

Mian Raza Rabbani: Alright, alright. Sir, can the minister answer on Sui Southern?

Mr. Acting Chairman: Kamil Ali Agha. Would you like to answer on that but this particularly is a matter which completely rests with the Chairman himself.

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: Sir, they have gone in review,

جناب وہ review میں گئے ہوئے ہیں it is subjudice

Mr. Acting Chairman: I think, this is your first subject. I see.

چوہدری نوریز شکور خان: جی وہ Sui Southern والا ہے، جناب وہ review میں ہیں۔ اس کے بعد جو بھی فیصلہ ہو گا، ظاہر ہے جناب Supreme Court کا فیصلہ implement ہو گا کیونکہ review میں گئے ہوئے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: O.k. Fine, thank you. Kamil Ali Agha.

میاں رضا ربانی، جناب پہلی بات یہ ہے کہ review میں کوئی stay نہیں ہے اور

دوسری بات یہ ہے کہ تمام cases review میں نہیں ہیں۔ لہذا اس وقت Minister صاحب جو بات یہاں پر کر رہے ہیں، یہ House کو mislead کر رہے ہیں۔ Sui Southern, Supreme Court کی contempt کر رہی ہے۔ Is the Minister going to give under taking here on the floor of the House کہ Supreme Court Sui Southern کے orders کو implement کرے گی یا وہ یہی کہیں گے کہ جی Sui Southern, Supreme Court کے orders کا contempt کرتی رہے گی۔

Mr. Acting Chairman: Minister sahib.

چوہدری نوریز شکور خان: میں یہ قطعاً نہیں کہوں گا کہ وہ contempt کرتی رہے۔

میاں رضا ربانی: دو فیصلے آئے ہیں، ایک فیصلہ نہیں ہے۔ Contempt of Court کا فیصلہ بھی آیا ہے وہ بھی full bench کا فیصلہ ہے۔ دو فیصلے Sui Southern کے معاملے پر آئے ہیں، آپ Supreme Court کے فیصلے نہیں مانیں گے اور آپ یہ کہیں کہ پارلیمنٹ تسلیم نہیں کریں گے۔ مزدوروں کسانوں کے حقوق آپ تسلیم نہیں کریں گے تو پھر یہ کیسا ملک رہے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب۔

چوہدری نوریز شکور خان: جیسا کہ رضا ربانی صاحب نے یہاں پر بتایا ہے let me find out اور میں قطعاً یہ نہیں کہوں گا کہ وہ یا government یہ نہیں کہے گی کہ وہ contempt کرے، جناب اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن یہ ہے کہ میں اس کی detail لے لیتا ہوں then I will come up کہ وہ exact کون سے ایسے لوگ ہیں جو review میں نہیں گئے ہیں اور کون سے reinstate ہوئے ہیں اور ان کو اس وقت-------------

Mr. Acting Chairman: Thank you, thank you.

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب، اگر فاضل وزیر صاحب -------------

Mr. Acting Chairman: Let us not make it into discussion, it is a point of order.

میاں رضا ربانی: Not a discussion یہ بڑا important مسئلہ ہے۔ پاکستان کی working class کا مسئلہ ہے۔ Supreme Court کا مسئلہ ہے۔ پاکستان کی society کے دو ستون involved ہیں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کو discussion نہ بنائیں۔

Mr. Acting Chairman: Then you put it as motion

میاں رضا ربانی: جناب motion آ جائے گا you are proroguing the House today. The Minister is here.

Mr. Acting Chairman: We are getting back again next week.

Mian Raza Rabbani: Let me show him this show cause, let me show him this show casue notice which the Supreme court has issued to the Sui Southern and which says " that in view of this court's order dated 14-10-2003, the respondents are directed to furnish explanation as to why judgement dated 2-5-2003 has not been implemented so far".

جناب قائم مقام چیئرمین: منسٹر صاحب are you aware of this?

چوہدری نوریز شکور خان: مجھے اس کا پتا نہیں ہے لیکن court نے ایسا notice دیا ہے تو court can take action against employees of Sui Southern تو جناب ان کے خلاف action لیں۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی: تین دفعہ Supreme Court نے کہا ہے لیکن Sui Southern is refusing to implement despite the fact that Supreme Court has taken notice.

Mr. Acting Chairman: Would you please go in the nutshell of this you know.....

چوہدری نوریز شکور خان: جناب میں نے دو باتیں کہی ہیں کہ ایک تو میں اس کی

تو ہے contempt notice اگر I can come back to this House پتا کر کے details

وہ Supreme Court authority کے پاس ہے' ..... I can't say anything about

POINT OF ORDER: RE. PPRIVATIZATION OF NATIONAL TEXTILE

UNIVERSITY FAISALABAD

جناب قائم مقام چیئرمین: Thank you very much کامل علی آغا صاحب۔

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! گزشتہ دو، تین روز سے ایک معاملہ بڑی تشویش کا باعث بنا ہوا ہے۔ آج اور کل بھی اخبارات نے اسکا notice لیا ہے۔ کچھ طلبہ Parliament House کے باہر تشریف فرما ہیں اور protest کر رہے ہیں ۔ وہ National Textile University Faisalabad کے متعلق اس Parliament اور اس معزز House کی توجہ دلانا چاہ رہے ہیں۔ National Textile University, privatize کر دی گئی ہے حالانکہ میری ذاتی رائے میں یہ یونیورسٹیاں privatize نہیں ہونی چاہیئیں۔ اگر private sector میں colleges کھلتے ہیں تو education میں ایک اچھا competition سامنے آتا ہے، لیکن سرکاری وسائل سے وجود میں آنیوالی ایسی یونیورسٹی جسکے پاس 32 کروڑ روپے کی امدادی رقم، grant بھی موجود تھی اور وہ بڑی درست چل رہی تھی۔ صرف تین ہزار دو سو روپے سالانہ فیس لے کر وہ طلبہ کو تعلیم فراہم کر رہی تھی۔ Privatization کے بعد انہی طلبہ سے 78 ہزار روپے مانگے جا رہے ہیں۔ اسکے علاوہ دو، اڑھائی سو طلبہ سے تین، پونے تین لاکھ روپے فیس لےکر self finance basis پر وہاں داخلہ دے رہے ہیں۔ میں اس معزز House کی وساطت سے یہ Education Ministy, Ministry of Industries اور Privatization Ministry کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ وہ اس پر توجہ دیں اور غریب طلبہ کے ماں باپ پر رحم کھائیں--------

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے' you have made your point

جناب کامل علی آغا: وہ اس قابل نہیں ہیں' آپ دیکھیں کہ وہ طلبہ گزشتہ چار دنوں سے اسلام آباد میں آ کر بیٹھے ہوئے ہیں' یہ بڑی تشویشناک بات ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آغا صاحب' thank you آغا صاحب' the point is

taken

جناب کامل علی آغا: اگر اس طرح لوگوں کو unattended چھوڑا جائیگا تو میں سمجھتا ہوں کہ publicمیں بڑی تشویش پیدا ہو گی اور یہ معاملہ عوام میں ہلچل مچا دے گا۔ حکومت کے لئے بہتری پیدا نہیں کرے گا۔ میرے نزدیک اس کا فوری notice لینا چاہیئے۔

Mr. Acting Chairman: Minister Sahiba, would you like to answer that?

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! اس کے علاوہ ایک اور بڑی تشویشناک بات یہ ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے، گزشتہ حکومتوں نے ملازمتوں پر ban لگا رکھا تھا جس کی وجہ سے ملک میں بیروزگاری بے حد بڑھ گئی ہے اور بچے پڑھ لکھ کر بیکار پھر رہے ہیں۔

دوسری طرف، میں نے آج اخبار میں پڑھا کہ PIA میں، ان کے Deputy Managing Directors, Directors کی تنخواہوں میں اس قدر اضافہ کر دیا گیا ہے، اگر تفصیل پڑھیں تو آپ حیران ہونگے کہ ایک لاکھ پینتالیس ہزار روپے انکی تنخواہ ہو گی۔ اس کے بعد دفاتر اور گھروں کی تزئین و آرائش کے لئے اکتیس لاکھ پچاس ہزار روپے ان کو دیا جائے گا۔ House rent کے لئے ساڑھے تینتالیس ہزار روپے ماہانہ دیا جائے گا۔ Utilityکے لئے آٹھ ہزار روپے ماہانہ دیا جائے گا۔ جناب! ان کو ایک special allowance دیا جا رہا ہے، وہ special پتا نہیں کیا allowance ہے گیارہ ہزار روپے ماہانہ، وہ دیا جائے گا۔ سیکیورٹی کے لئے، ان کے تحفظ کے لئے، اس ایک فرد کو اٹھارہ ہزار روپے ماہانہ دیا جائے گا۔ Mobile telephoneکے لئے نو ہزار روپے دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ بے شمار سہولتیں ہیں۔ جناب! ایک طرف آپ دیکھیں کہ ممبران پارلیمنٹ کی تنخواہ اگر دس سال کے بعد بڑھتی ہے تو اس پر سو اعتراضات ہوتے ہیں اور دوسری طرف ایک محکمہ جس کی travel cost لوگوں کی reach سے باہر چلی گئی ہے۔ پچھلے دس سال میں انہوں نے لاہور سے کراچی کے ٹکٹ میں تین گنا اضافہ کر دیا ہے اور پچھلے تین سال میں لاہور سے راولپنڈی تین گنا اضافہ کر دیا ہے۔ دوسری طرف عوام کے اوپر بوجھ ڈال کر ان کے افسران کو اتنی مراعات دی جارہی ہیں----

جناب قائم مقام چیئرمین: آغا صاحب، اب ذرا cut short کریں۔ آغا صاحب، it is a point of order. it is not a speech.

جناب کامل علی آغا: یا تو سارے ملک کے ہر افسر کو یہ مراعات دی جائیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، جناب! میں یہ آپ کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ زیادتی ہے اور اس ملک میں برابری کی سطح پر----------------

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ اس ہاؤس کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔ You are not giving chance to anybody else.

جناب کامل علی آغا: Thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین: آغا صاحب it is a point of order. It is not a spech بس ہو گیا۔

جناب کامل علی آغا: جناب! میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ زیادتی ہے اور اس ملک کے عوام کے ساتھ زیادتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ اس House کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔

You are not giving chance to anybody els. Thank you. Now would you like to answer becasue the Defence Minister is not here to answer the question about the PIA.

آپ بیٹھ جائیں۔ آپ کو بھی بلاؤں گا۔ آپ کا نام میں نے لکھ لیا ہے۔

Mrs. Zubaida Jalal: (Minister for Education) Sir, on the issue of the Faisalabad Textile University, actually the charter was given by the provincial government to upgrade it, to a university and secondly, it is either under the Ministry of Commerce or Industries, not with the Education Ministry.

Mr. Acting Chairman: I thought education loosely connected

with you Swati Sahib So I thought I will put it up to you.

who is going to do it وہ بڑی دیر سے کھڑے ہیں۔

(مداخلت)

جناب کامل علی آغا: کوئی تو assurance ہونی چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ساری گورنمنٹ بیٹھی ہوئی ہے۔ آپ چھوڑ دیں they must have taken the notice شیر پاؤ صاحب مسکرا رہے ہیں اور کہتے ہیں ہاں میں نے notice لے لیا ہے۔

جناب کامل علی آغا: جناب پارلیمانی امور کے وزیر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ assurance دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: رضا ہراج صاحب if you pay the attention to us, I think this is related with you آپ نے ان کو سنا ہے یہ آدھ گھنٹے سے بول رہے ہیں what a pitty you are sitting here and you did not hear یہ تو بڑا کمال ہو گیا ہے۔ it is not fair, he spoke for half an hour literally وہ کہہ رہے ہیں کہ پی آئی اے میں یہ ہوا ہے۔

جناب کامل علی آغا: یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ یہ بڑی تشویشناک بات ہے۔ اخبارات اس کا نوٹس لے رہے ہیں۔ پورا میڈیا اس کا نوٹس لے رہا ہے۔ بچے باہر بیٹھے ہوئے ہیں اور آج ہاؤس adjourn ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آغا صاحب let's not make it a fish market

جناب کامل علی آغا: Sir, it is not a fish market یہاں پر عوام کی بات کرنے سے اس ہاؤس کے اندر یہ fish market بن جائے گا۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اس پر کوئی نوٹس ہونا چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ اس کو motion کی صورت میں لے آئیں۔

جناب کامل علی آغا: جناب motion کا وقت نہیں ہے۔ بچے باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔

وہ چار دن سے بارش میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ آدھوں کو بخار چڑھ گیا ہوگا ۔ نمونیہ ہو گیا ہوگا۔ وہ کوئی پتھر کے بچے ہیں ؟

Mr. Acting Chairman: Raza Sahib, why don't you talk to them and find out what the problem is and let's slash it out in the next session.

Mr. Raza Hayat Hiraj: I will do that.

جناب قائم مقام چیئرمین : دیکھیں میں نے سواتی صاحب کو وقت دیا ہوا ہے ۔ سواتی صاحب۔

POINT OF ORDER;RE: OPERATION IN TRIBAL AREA

Mr. Muhammad Azam Swati: It is a matter of great importance. extreme importance because of some visible or unvisible hand. the operation in Trible Area has been started. The Upper House in session. We have not been apprised by the administration, as to the reason behind all of this action and killing.

Mr. Chairman. I think it was the duty the administration that we should be taken into confidence in the parliamentary type of government, in the absence of check and balance, this develops the collective consensus of the Opposition. I think, the prominent members of the opposition should have been taken into confidence. They should have been told as to what is the reason of all this going on in the Trible territory and why is today. still the operation is going on in the name of Al-Qaida and so many other things, the innocent lives have been at stake. Our stakes are pretty high. So, I need to know and this Parliament needs to know the reason immediate reasons for it. I am specially mentioning

whether this was because of the invisible hand that it has prompted this particular operation in the Trible Area. Thank you.

Mr. Acting Chairman: The point is made. Any body who would like to answer that? Let me ask the ministers, if they would like to answer this question. He is talking of invisible hand. Let's find that hand. Kasuri Sahib.

Mr. Khurshid Mehmood Kasuri: I thought the some other worthy minister would stand up but since he is talking of some invisible hand and the reference may be to, some foreign powers. I think, I should take the question sir. I would like to assure this honourable House that there is no invisible hand. There are problems sir, and they are known. The Pakistani territory, the government has reiterated very often, will not be allowed to be used. Sir, the government has tried best, has tried to involve people from Tribal Areas, it has given them assurances that those people who have arms, if they were to surrender, they were not be handed over to any foreign power, it has been repeatedly stated. In fact this statement has been made about four or five times and as a result, a large number of tribals have organized themselves because they feel it is not in their own interest. As you know sir, this is other ramification, a lot of people who have indulged in sectarian killings also some times go and hide there.

So, it is multifaceted problem, it is not being done to please any particular foreign power. Sir, I would actually feel that this is in the interest

of Tribal Area itself and the honourable member from the Tribal Area and from Frontier generally and for all of Pakistan.

Mr. Acting Chairman: Thank you Dr. Shahzad Waseem.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: Please sit down, one from this side and one from the other side. Dr. Shahzad Waseem.

POINT OF ORDER; RE: SPECIAL BONUS TO EMPLOYEES WHO WORKED BEYOND THE HOURS DURING SAARC SUMMIT.

ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! سارک سربراہ کانفرنس کے دوران وزارت اطلاعات کے مختلف محکمے جن میں پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ ، اے پی پی ، ریڈیو پاکستان ، پاکستان ٹیلی ویژن کے ملازمین شامل ہیں، انہوں نے overtime دن رات کام کیا تھا اور انہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اپنا role play کیا تھا، ان ملازمین کے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ ان کو خصوصی بونس دیاجائے گا۔جناب! وہ بونس ابھی تک نہیں دیا گیا اور ان اداروں کے ملازمین کی یہ خواہش ہے کہ یہ بونس ان کو عید سے پہلے ادا کر دیا جائے تا کہ ان میں موجود بے چینی دور ہو۔

Mr. Acting Chairman: Which Ministry was looking after this?

Dr. Shahzad Waseem: Sir, Ministry of Information.

Mr. Acting Chairman: But we don't have the Minister here.

ڈاکٹر شہزاد وسیم: آپ سے صرف گزارش ہے کہ آپ اس کو convey کر دیں تاکہ بروقت بونس ادا ہو جائے۔

Mr. Acting Chairman: Yes, Mr. Waseem Sajjad.

Mr. Waseem Sajjad: I will convey this to the honourable Minister and I am sure if he has made a promise, I am not sure he had promised or not, but if the promise was made, I have no doubt that the

Minister would honour it but I will convey to the Minister concerned.

Mr. Acting Chairman: Alright. fine.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: The man in the red shirt

بولیں جی۔

Mr. Muhammad Enver Baig: I beg to draw the attention of the honourable Foreign Minister, there is a press report today in the press stating Musharraf's talks to Peres.

Mr. Acting Chairman: Musharraf talks to?

Mr. Muhammad Enver Baig: Shimon Peres, the former Israeli Prime Minister in Switzerland.

ان کے comments یہ تھے کہ

.....leadership, does this mean or shall I presume that Pakistan is trying to establish diplomatic relations with Israel.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب فرمائیں۔

Mr. Khurshid Mahmood Kasuri: In any International Conference or in the United Nations, you meet all sorts of people in the lobbies and if there somebody says something and makes a remark, I don't see why the honourable Senator see if there is such an important remark that we should go into what he said, we don't even know what he said and I don't know if the particular press report happened to be there, I don't know sir.

Mr. Acting Chairman: I think we should send him to next step

to wherever . . .

Mr. Muhammad Enver Baig: Sir, I would like an answer from the Foreign Minister that the Pakistan is in the process of having diplomatic relations with Israel.......

(Interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی گلشن سعید صاحبہ۔

مسز گلشن سعید: جناب بیگ صاحب ذرا چپ ہو جائیں تو پھر میں بات کروں۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: The point has been made.

جناب محمد انور بیگ: جناب! انہوں نے اس کا تو جواب ہی نہیں دیا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: انہوں نے جواب بڑی اچھی طرح دیا ہے۔

جناب محمد انور بیگ: نہیں جناب! نہیں دیا۔ میرا سوال ہے کہ whether we are establishing deplomatic relations with them.

جناب قائم مقام چیئرمین: بھئی انہوں نے کہا کہ ایسی کیا بات ہے، معمولی بات ہے سب ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور hello کرتے ہیں۔

جناب محمد انور بیگ: نہیں جناب یہ جواب دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں نے ان کے behalf پر جواب دے دیا ہے۔

جناب محمد انور بیگ: نہیں جناب! you are not the Foreign Minister, you are Acting Chairman.

Mr. Acting Chairman: I heard him and you did not hear him. Please, Gulshan Saeed Sahiba.

جناب محمد انور بیگ: جناب آپ rules bulldoze کر رہے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: No. I am not bulldozing. Mrs. Gulshan Saeed. I heard him. You didn't hear him. Please. Gulshan Saeed Sahiba. I am not bulldozing.

POINT OF ORDER: RE: KIDNAPPING FOR RANSOM IN SINDH.

مسز گلشن سعید: جناب چیئرمین! ایک خبر کے مطابق interior Sindh میں پچھلے دو ماہ کے دوران ۲۵ لوگ برائے تاوان اغواء ہوئے ہیں۔ ان میں سے پولیس صرف ایک آدمی بازیاب کرا سکی ہے۔ میرے خیال میں یہ کافی serious situation ہے کہ دو ماہ میں ۲۵ لوگ اغواء ہو جائیں اور دو ماہ کے بعد بھی وہ واپس نہ ملیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ ہمارے لئے، سب کے لئے سوچنے کی بات ہے کہ اس طرح کیوں ہو رہا ہے؟ ہمارے وزیر داخلہ کو یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم investors کو اپنے ملک میں لاتے ہیں۔ جب اس طرح کی خبریں TV اور ریڈیو پر آئیں کہ اتنے لوگ اغواء ہوئے ہیں اور واپس نہیں آئے ہیں تو یہ ہم سب کے لئے اور حکومت کے لئے سوچنے والی بات ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کا seriously notice لینا چاہیئے اور وزیر داخلہ صاحب حکومت سندھ سے پتا کریں کہ وہ ۲۵ بندے ابھی تک کہاں گئے ہوئے ہیں۔ ۲ ماہ سے وہ اغواء ہیں اور ابھی تک اپنے گھروں میں واپس نہیں آئے ہیں۔ ان کے گھروں میں کافی تشویش پائی جاتی ہے۔

Mr. Acting Chairman: Any Minister who would like to answer this? Raza Hiraj.

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Certainly sir. We will try our level best and we will convey the resolution of the honourable Member also. This is of course a matter of great concern sir. We will try, and all the possible efforts will be undertaken for the recovery of the individuals. I am sure the Minister of Interior, who is the Minister Incharge is taking care of the situation, would have the entire picture of the scene

and he will certainly take all that sir.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Anybody on this side. Khosa Sahib.

POINT OF ORDER: RE: A SENIOR JUDGE OF THE LAHORE HIGH COURT HAS BEEN CHOPPED.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Mr. Chairman, through your courtesy. I want to point out a very serious incident which has taken place in the cosmopolitan city of Lahore, in the capital of the Punjab province. A Senior Judge of the Lahore High Court has been chopped. A chopper was used. He is living in the defence, which is the most protected area of the whole country. There were 16 armed gaurds provided to the learned Judge of the Lahore High Court. One person, with the chopper, entered into his house in the midst of night and murderously assaulted, cuts his neck, his face and his head also. His wife is also brutally injured in the incident. Lots of speculations in the lawyer community and in the entire press media is being carried out. It is the judge who had convicted the SSP Lahore under the Contempt of Courts Act and that SSP remains posted even till date. It is the same judge who convicted in contempt the Secretary Health, because he had earliar convicted his brother, who was a doctor and who had provided forged documents in the High Court before the learned judge and in pursuance of a judicial matter which he was hearing. The doctor, who was the brother of Secretary Law, was neither arrested nor removed from the service. They

went to the Supreme Court. The Supreme Court upheld the orders of the learned single judge of the Lahore High Court. The SSP still did not arrest him. The Law Secretary protected him, the Secretary protected him. And then it so happened that both of them, the bureaucrats still remained there. Now, how is it possible that in the midst of night, with 16 armed personnel guarding that premises and in the defence area a person in those circumstance goes with a chopper to Senior Judge and his wife, and then walks out. Although he has been arrested later but he has been provided in the protective custody with no investigations.

Mr. Acting Chairman: Sardar Sahib! the point has been made.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, let me tell you. It is a very serious matter in which the superior judiciary now is being cowed down and brought under intimidation. Is this the way we are going to protect our institutions? The pillars of the state, the judiciary, a Senior Judge who had convicted the SSP and convicted the Secretary Health. Is this the protection we are providing to him? Is this the message we are giving to the rest of the superior judiciary? That look! if you proceeded against the bureaucarcy and against the government, because that judge also happens to be a very close, personal friend of Shahbaz Sharif and he is from the same vicinity elected as a member of the local council and he was also the Advocate General under the same regime. So is it again a chain of victimization from........

Mr Acting Chairman: Khosa Sahib simply explain, let the

Minister answer, would you like to answer this Raza Hiraj.

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Sir, I would certainly like to answer this. Firstly, Sir, it is not at all a question of intimidation. It can never be a question of vengeance. The respect and integrity of the judiciary is very much intact. Sir, the incident as has been portraited by the honourable member is not what it has been said on the floor of this august House. This culprit was an ex-employee of the honourable Justice. He was his personal attendant. He was his servant. Some months ago, he picked a few things from his residence and he was caught red handed. He was arrested and he was thereafter convicted also. Sir, the Justice before he wanted to proceed for Umrah, the family of this servant came and they begged for an apology and mercy. The honourable Judge being a kind hearted individual, Sir, he allowed that mercy and he withdrew his submissions or his grudge whatever it was. After his acquittal from the court of law, this guy came to his residence as he has been coming earlier also and he has been serving, and it has been done in very same house sir. After meeting with his ex-master, he managed to stay into the house, and about 3.O' clock in the morning, he got one of those, I don't know what they called, certainly one of the knife, it was a sort of knife or a chopper as the honourable member has pointed out. I think the gentleman has much business here, he cannot hear what I have to say. So Sir, this unfortunate incident happened, but within eight hours, the culprit was arrested, he is behind the bar. The Judge by the grace of God is safe. Of course, he was

injured but not to the extent as the honourable member has pointed out.

Mr. Acting Chairman: No cross talk please.

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: I was also there sir. He was injured and now he is under medication sir. I would like to make a categorical statement sir, never ever, it should not be and it cannot be in the violence of possible contemplation of any individual of this House sir, we can possibly, we can consider, Sir, the Judges are above the party Sir. He is not a friend of Shahbaz Sharif or he is a friend of a Shahbaz Sharif. I cannot comment on that. He is an honourable member of the Bench of the Lahore High Court. We respect judiciary.

(Interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیں آپ explain کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: Address me, alright ختم ہو گیا ہے۔ میمن صاحب میں آپ کو دیتا ہوں یہ تفہیم صاحب کے بعد۔ Has this SP got anything to do with this?

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Sir, nothing of this sort ? If he has got, sir. I would like to reassure this august House and to the honourable Member. let sir, if there is a judgement of the Supreme Court as he has very vividly pointed out, Supreme Court of course, it was being upheld by that. Sir. if he can bring it to us, we will certainly take an action.

Mr. Acting Chairman: But there must be so many others. Justice Sahib.

POINT OF ORDER; RE: KIDNAPPING FOR RANSOM IN SINDH.

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: جناب! میں اس معاملہ میں تو نہیں بولوں گا کیونکہ پہلے بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ Judges کی security نہیں ہے یہ جو پولیس والے کھڑے ہیں negligence ان کی ہے یہ جو سوئے سوئے آدمی کھڑے ہیں تو وہ سوئے ہوتے ہیں۔ پہلے بھی جسٹس منیر احمد خان کا قتل ہو گیا تھا لاہور کے شہر میں، ابھی تک trace نہیں ہوا۔ میں اس بات کو چھوڑ دیتا ہوں تاہم اس وقت میں جس Point of Order پر کھڑا ہوا ہوں، وہ یہ ہے کہ آج میرا دل سندھ کے حالات دیکھ کر رو رہا ہے۔ مجھے افسوس بھی ہے کہ ہمارے سندھ کے کسی ممبر نے اس سلسلے میں کوئی matter بھی نہیں دیا۔ جناب والا! لاڑکانہ سے 29 آدمی اغوا ہوئے ہیں۔ ان کی مائیں، بہنیں کچے میں قرآن مجید لے کر پھر رہی ہیں کہ انہیں ان کے بچے واپس ملیں۔ ابھی دادو میں ایسا واقعہ ہوا ہے۔ سندھ اغوا کے کیسوں کی وجہ سے جل رہا ہے۔ جتنے بھی اغوا ہوئے ہیں، ان میں سے کسی ایک کا بھی کوئی سراغ نہیں ملا۔ وزیر داخلہ صاحب یہاں موجود نہیں ہیں۔ میں آپ کے توسط سے بتانا چاہتا ہوں کہ سندھ میں پولیس ناکام ہو چکی ہے۔ وہاں Rangers کا charge ہے۔ Ranger Force Federal Government کے تحت آتی ہے۔ خدا کے واسطے ذرا وزیر داخلہ کو کہیں۔۔

(اس موقع پر نماز جمعہ کی اذان ہاؤس میں سنائی دی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تھیم صاحب! کیا آپ کا Point of Order complete ہو گیا ہے؟

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: تھوڑی سی بات رہ گئی ہے۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: I cannot take any more Point of Order. It is the time for prayer and I have got an Adjournment Motion of Professor Khurshid. I cannot give time to anyone.

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: جناب والا! میں اپنی بات دو منٹ میں

ختم کر رہا ہوں۔

جناب فہیم خان بلوچ: جناب والا! ہمیں بھی موقع دیا جائے۔

Mr. Acting Chairman: I cannot give you time Thahim Sahib

جمعہ کا وقت ہے۔ اس کے لئے نیچے جانا ہے۔ ایک Adjournment Motion ہے۔ اسے لینا ہے ورنہ پروفیسر صاحب خفا ہو جائیں گے۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان ماؤں، ان بہنوں اور ان کے بچوں پر خدا کے لئے رحم کریں۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر اعظم کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ سندھ کے وزیر فقط اپنی وزارت کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اس کے لئے روز meetings کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: رضا حیات صاحب! آپ سن رہے ہیں۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: یہ صرف سن لیں، میں جواب نہیں چاہتا۔ میں ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں، آپ کو بتانا چاہتا ہوں، گورنمنٹ کو بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے اس کا نوٹس لیں۔ ہر ضلع سے 30-40 بندے اغوا ہوئے ہیں۔ ایک تحصیلدار بھی اغوا ہوا ہے۔ یہ دو مہینے کے بعد پیسے دے کر واپس آیا ہے۔ کسی کا تو کچھ خیال کریں۔ وزیر بے شک اپنی وزارتوں کے لئے لڑائیاں کرتے رہیں۔ میرا یہ اعتراض ہے کہ اس طرف توجہ دیں۔ آپ گورنمنٹ کو کہیں۔ میں وزیر اعظم کو بھی اس ہاؤس کی وساطت سے عرض کروں گا کہ وہاں پر کچھ توجہ دیں۔ وہاں لڑائیاں جھگڑے ہو رہے ہیں۔ آج بھی ان کی لڑائیوں اور جھگڑوں کے فیصلے ہو رہے ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Item No.2 B.

جناب بابر خان غوری: جناب والا! Point of Order یہ بڑا ضروری ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کا ضروری ہے اور ان کا بھی ضروری ہے۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Babar Sahib, you want to monopolise this House.

جناب بابر خان غوری: جناب والا! بڑی ضروری بات کرنی ہے۔ تھوڑا سا وقت دے دیجئے۔

Mr. Acting Chairman: If I give you time then I have to give to others also. I cannot do so. I am sorry. Item No. 2. B

POINT OF ORDER; RE: EID ALLOWANCE TO THE PIAEMPLOYEES

جناب بابر خان غوری: جناب والا! P.I.A کے ملازمین کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ انہیں عید کا allowance نہیں ملا ہے۔ ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ غریب ملازمین ہیں، وہ عید کیسے منائیں گے۔ قربانی کیسے کریں گے۔ ہر سال P.I.A کے ملازمین کو قربانی کا allowance دیا جاتا تھا لیکن یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ان کو قربانی کا allowance نہیں دیا جا رہا ہے۔ان کو عید کا allowance دیا جانا چاہیئے۔

Mr. Acting Chairman: I think the point has been made.

جناب بابر خان غوری: مجھے آغا صاحب نے بتایا ہے کہ ان کے افسروں کو 6 لاکھ روپے private club کی membership کے لئے دیئے جا رہے ہیں۔یہ کون سا انصاف ہے۔

Mr. Acting Chairman: Minister concerned is not here we will pass on the message.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: I will speak to him and get back on the next session we can make a committee.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: We may now take up adjournment motion. The motion stands with the name of Prof. Khurshid Ahmed.

Please move the adjournment motion.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman. I have allowed you the Floor.

پروفیسر خورشید احمد دیکھیں کتنے حضرات بول رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین بولیں پروفیسر صاحب بولیں۔ آپ شرما کیوں رہے ہیں۔

ADJOUNRMENT MOTION; RE: RISE IN PRICE OF PETROL AND PETROLEUM PRODUCTS.

Prof. Khurshid Ahmed : (Bismillah) Mr. Chairman I seek the leave of the House to move the following adjournment motion.

It has been reported in the News of the January 16, 2004 that the oil marketing companies have raised prices of the motor gasoline, HOBC, kerosene oil, light diesel and high-speed diesel and petrol. The report is based on the announcement made by sub-committee of Oil Companies Advisory Committee and Pakistan State Oil.

I, therefore, beg to move that the normal business of the House be suspended to discuss this issue.

Mr. Acting Chairman : Will the Minister oppose it.

Ch. Noraiz Shakoor Khan : Yes.

Mr. Acting Chairman : Yes speak.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! آئل اور اس کی دوسری products کا معاملہ ایک قومی اہمیت کا مسئلہ ہے اور اس کے consquences پوری معیشت کے لیے ہیں، عام صارفین، ٹرانسپورٹ انڈسٹری cost of production پوری انڈسٹری کے لیے ہیں یہ تینوں اس

کی اہم dimensions ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ تیل کی قیمتیں جو مقرر ہوتی ہیں جس bench mark کو use کیا گیا ہے وہ 9/11 کے بعد انٹرنیشنل مارکیٹ میں آئل کی قیمت 35/36 ڈالر پر ban ہو گئی تھی ۔ اس bench mark کے اوپر مقرر کی گئی تھیں اس کے بعد انٹرنیشنل prices کم ہو کر 30/31 کی range میں بھی آ چکی ہیں لیکن اس وقت جو ہمارے ہاں prices جا رہی ہیں وہ اس bench mark سے بھی اوپر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سوالات کے جوابات پر معلومات دی گئی ہیں اس میں بتایا گیا ہے کہ آئل کی قیمت 31.78 روپے فی لیٹر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مارکیٹ سے میں نے جو پٹرول لیا ہے وہ ۳۵ روپے لیٹر ہے ۔ میں آپ کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں oil prices کو rationale بنیادوں کے اوپر کسی ایک نیشنل پالیسی کے تحت نہیں چلایا جا رہا بلکہ اس کو بھی privatize کر دیا گیا ہے اور کسی کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے اور یہ بھی ایک fact ہے کہ ۸۰ فیصد ہم جو price pay کر رہے ہیں وہ taxes ہیں۔ وہ حکومت کے پاس جاتے ہیں حالانکہ صحیح پالیسی یہ ہوا کرتی ہے کہ حکومت کے جو taxes ہیں وہ بطور stabilisation use کیے جائیں تاکہ consumers کے اوپر بوجھ نہ پڑے ۔ انٹرنیشنل مارکیٹ میں اگر تھوڑے بہت ups & downs ہوتے ہیں تو یہ خوش آئند ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں وہ نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا سہارا لیکر ہر ۱۵ دن کے بعد، ایک مہینے کے بعد، دو مہینے کے بعد قیمتیں بڑھا دی جاتی ہیں اور گزشتہ ایک سال میں کم از کم چار یا پانچ مرتبہ قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے ۔ تو یہ ایک بڑا serious مسئلہ ہے ۔ یہ national importance کا مسئلہ ہے ۔ اس کے عام آدمی کی زندگی پر consequences ہیں۔ اس کے consequences cost of production and international competitiveness سے متعلق ہیں ۔ اسے آپ محض یہ کہہ کر کہ یہ ایک routine کا معاملہ ہے نہیں جا سکتے ۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہر اعتبار سے ایک valid issue ہے adjournment motion پر discussion کا ۔ میں درخواست کروں گا کہ ہاؤس اسے قبول کرے اور اس کے بعد دو گھنٹے مقرر کئے جائیں تاکہ تمام ارکان اس کے جملہ پہلوؤں پر بات کریں اور حکومت کو مجبور کیا جائے کہ وہ اس بارے میں صحیح پالیسی اختیار کرے ۔ جس دن سے اس کو بجٹ سے delink کرکے fortnightly mini budget بنا دیا گیا ہے، وہ اس ملک کے لئے بڑا ہی bizarre ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کو

oil products تک review کیا جائے اور کیروسین سے لے کر پٹرول تک اور سارے prices کی stabilization بے حد ضروری چیز ہے ۔ اس کو آپ party issue نہ بنائیں یہ قومی issue ہے اور اسی نقطہ نگاہ سے میری نگاہ میں اس پر غور ہونا چاہیئے۔

چوہدری نوریز شکور خان۔ جناب والا! میں پروفیسر صاحب سے بالکل اتفاق کرتا ہوں۔ یہ مارکیٹ کی بات ہے۔ internationally چار markets ہیں ۔ ہم gulf market کے ساتھ deal کرتے ہیں اور جس وقت بھی کوئی serious crisis آتے ہیں جیسا کہ آج کل عراق issue آپ کے سامنے ہے تو market stable نہیں ہو پا رہی ۔ پہلے جیسا کہ بجٹ کے ساتھ رکھا ہوا تھا یہ ہوتا تھا چونکہ prices fix تھیں، جب naturally قیمتیں اوپر جاتی تھیں تو حکومت کو ساری کی ساری رقم اپنی kitty سے pay کرنی پڑتی تھی ۔ پہلے بھی میں نے اس فلور پر کہا تھا کہ یہ کوئی party issue نہیں ہے، It is a national issue پٹرول یا کیروسین آئل یا ڈیزل ایک آدمی سے لے کر جہاز کی پرواز تک جو باہر کے ممالک میں جاتی ہے، اس سے link کرتا ہے۔ یہ تمام چیزوں کو affect کرتی ہے ۔ اس سلسلے میں، میں اتفاق کرتے ہوئے چاہوں گا کہ یہاں پر بڑی serious قسم کی debate ہو ۔ Let Finance Minister also be present in the House sir, that day. اس پر آپ debate رکھیں اور ہم چاہیں گے، We would like to have good suggestions from them اور یہاں بیٹھ کر اس چیز کا فیصلہ کریں ۔ ہم چاہیں گے کہ اچھی proposals آئیں اور معاملات سامنے آنے کے بعد ایک concrete decision ہو اور ہم ضرور ان کی proposals accept کرنے کو تیار ہوں گے۔ اس پر آپ بالکل debate رکھیں، we will sit down. مجھے اس پر کسی قسم کا قطعاً اعتراض نہیں ہے۔

جناب والا! میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ یہاں تو پندرہ دن کے بعد oil prices review ہوتی ہیں، European countries or America میں تو روزانہ prices change ہوتی ہیں۔ جس وقت ہم نے fix کرنی ہیں تو freeze کرنی ہیں اور maximum پر freeze کریں گے۔ تو یہ ساری چیزیں اس debate میں سامنے آ جائیں گی اور ہم چاہیں گے کہ اس سلسلے میں بڑی اچھی قسم کی suggestions آئیں اور مکمل debate ہو ۔

Mr. Acting Chairman: The leave is granted and the motion is admitted for two hours discussion. Date of discussion will be fixed as soon as possible. We have call attention notice but the Minister is not here. So, would you like to defer it? He is on leave.

Mian Raza Rabbani: Sir, the Minister is on leave. I would like to have this deferred so that no fresh notice is required. It may be deferred.

Mr. Acting Chairman: Not fresh notice will be required. Thank you so much.

Mian Raza Rabbani: Just one minute sir. Since the House is going to be prorogued, there is a very important matter. It will take only two minutes. If you could kindly allow Senator Raza on a point of order.

Mr. Acting Chairman: I have no objection but you see this is 'namaz' time and every body is ready to go for 'namaz'.

Mian Raza Rabbani: Sir, just two minutes, it is a very important matter.

Mr. Acting Chairman: Yes, Raza Muhammad Raza Sahib.

POINT OF ORDER; RE: MURDER OF A STUDENT IN QUAID-I-AZAM UNIVERSITY ISLAMABAD.

جناب رضا محمد رضا - شکریہ جناب چیئرمین! میں نے یہ نکتہ پہلے بھی اٹھایا تھا کہ قائد اعظم یونیورسٹی میں ہمارے صوبے کے شہر لورالائی کے ایک طالبعلم کا قتل ہوا تھا اور اس یونیورسٹی میں دہشت گردی کا سلسلہ اس وقت سے جاری ہے جس وقت یہ قتل ہوا اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ تین مہینے گزرنے کے بعد بھی نہ کسی اتھارٹی نے ان مجرموں کو گرفتار کیا۔ نہ شہید کو معاوضہ دیا اور نہ یہ خیال رکھا کہ وہاں جو پڑھنے والے طالبعلم ہیں وہ خود کو عدم

تحفظ کا شکار سمجھ رہے ہیں ۔ وہاں پر پشتون، بلوچ، ہزارہ کے طالبعلم اب یہ یونیورسٹی چھوڑنے پر مجبور ہیں ۔ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے ، یہ واحد وفاقی یونیورسٹی ہے اور یہ ایوان صدر سے ، ایوان اقتدار سے adjacent ہے ۔ جب یہاں ایسے واقعات کو ہم نہیں روک سکتے تو پورے ملک میں امن و امان کا کیا تحفظ کریں گے۔ جناب وزیر داخلہ صاحب تو تشریف نہیں لا رہے ۔ فیض احمد فیض نے کہا تھا۔

مدعی نے شہادت دی تو حساب پاک ہوا

یہ رزق خاک نشیناں تھا رزق خاک ہوا

تو کیا ہم ان کو رزق خاک سمجھیں گے۔ ایوان سے میرا مطالبہ ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ ایوان میں ماشاء اللہ سب ذمہ دار اراکین موجود ہیں۔ لیکن جو ان معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں اور حالات کو سلجھانا چاہتے ہیں ان کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس سلسلے میں حقائق کا جائزہ لے۔ اس صورتحال میں ایک فیروز صاحب ہیں جو اس قتل کے براہ راست ذمہ دار ہیں۔ وہ اب تک ان اشتعال انگیزی اور دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہیں۔ مسلح گروپ بھی رہے ہیں، فائرنگ ہوتی رہی ہے۔ جناب! اس صورتحال کا جائزہ لے کر ہمارے طالب علموں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ شہید ہونے والے کے خاندان کو باقاعدہ معاوضہ دیا جائے۔ مجرم اب ملک سے باہر جانا چاہتے ہیں۔ یہ جس کی ذمہ داری ہے وہ ان پر پابندی لگائیں تاکہ وہ ملک سے باہر فرار نہ ہونے پائیں۔ ان کی FIR باقاعدہ درج ہو گئی ہے۔ اس سلسلے میں میں ایوان سے پر زور مطالبہ کروں گا کہ کمیٹی بنائی جائے کیوں کہ یہ وفاقی یونیورسٹی ہے اور بڑی اہم یونیورسٹی ہے۔ کل خدانخواستہ ہمارے طالب علم یونیورسٹی چھوڑ کر جانا شروع ہو گئے تو پھر پورے صوبوں میں، تمام قوموں میں مظاہرے ہوں گے، احتجاج ہوں گے۔ اب بھی طلباء نے پشاور، کوئٹہ، لورالائی میں خاصے احتجاج کئے ہیں اور یہ پورے ملک کا ایک اہم مسئلہ ہے۔

Mr. Acting Chairman: Raza Sahib, point has really been made

لیکن Interior Minister یہاں پر نہیں ہیں and I think in the next opportunity اس سے بات کر کے and I hope, he will not object, so we will form the Committee.

جناب رضا محمد رضا: وہ نہیں آئیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ بالکل آئیں گے۔ کیوں نہیں آئیں گے؟ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں وہ نہیں آئیں گے؟ ان کی کوئی مجبوری ہوگی۔ I will make sure that he comes in the next opportunity

جناب رضا محمد رضا: نہیں، جناب! وہ خوف میں مبتلا ہیں۔ آج اسی اجلاس میں ان کے خلاف question آیا ہے۔ وہ defaulter ہیں اور ریکارڈ پر آیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آئیں گے۔ مجھے ان سے بات تو کرنے دیں۔

جناب رضا محمد رضا: NAB میں ان کے کیس بھیج دیے گئے ہیں۔ وہ اس خوف کے مارے ایوان میں آ نہیں رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ .let me talk fair

پروفیسر خورشید احمد: جناب آپ کی بڑی عنایت ہے کہ آپ نے Point of Order پر مجھے موقع دیا۔ صرف ایک منٹ چاہیئے ہے اور وہ یہ کہ بجٹ میں وزیر خزانہ صاحب نے اعلان کیا تھا کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا ہے لیکن Ministry of Production کے تحت جو Corporations ہیں ان میں یہ فیصلہ implement نہیں ہوا ہے اور آج تک نہیں ہوا ہے۔ میں یہ چاہوں گا کہ Government اس پر جلد از جلد نوٹس لے اور خاص طور پر Heavy Mechanical Complex اور یہ تمام ادارے جو ہیں سب اس اعتبار سے suffer کر رہے ہیں۔ تو جو وعدہ بجٹ میں کیا گیا تھا اس پر تمام سرکاری Corporations پر بھی اطلاق ہونا چاہیے جو نہیں ہوا ہے۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you, Hamidullah Khan.

POINT OF ORDER; RE: RESTORATION OF RUSTICATED STUDENTS.

جناب حمید اللہ جان آفریدی: سات آٹھ لڑکے ہیں جن کا final term ہے اور وہ rusticate ہوئے ہیں تو kindly جو بھی اس کی review committee ہے وہ ان کو

consider کر کے بیٹھنے دے جبکہ نہ ان کے FIR میں نام ہیں نہ اس لڑائی میں ان کا کوئی تعلق تھا۔

Mr. Acting Chairman: Where is the Review Committee?

جناب حمید اللہ جان آفریدی: جناب وہ ان کا اپنا کچھ ہے۔ یونیورسٹی کا اپنا کچھ ہے They are working on it لیکن ابھی تک اس کا کوئی جواب نہیں نکالا انہوں نے۔ اس کے علاوہ جو rusticate ہوئے ہیں ' final terms ہیں ان کے 'سات آٹھ لڑکے ہیں۔ ان کا as such کوئی direct تعلق بھی نہیں ہے' ان کو تو جناب آنے دیا جائے تاکہ وہ اپنا last semester پورا کر سکیں۔

اس کے علاوہ میرا چھوٹا سا Point of Order تھا چھوٹا سا' very important' میں پہلے بھی بات کرچکا تھا 100 million dollar تھے جناب جو پشاور جلال آباد روڈ بنایا جا رہا ہے اس کے بارے میں میں نے پہلے بھی request کی تھی اس floor پر کہ اس کی ایک Review Committee بنائی جائے کیونکہ وہ اتنا transparent نظر نہیں آرہا ہے۔ اس میں کچھ ایسی باتیں ہیں کہ شاید اس میں کوئی گڑ بڑ ہو۔ اس کی Review Committe ابھی تک نہیں بنی۔ اس کے علاوہ موٹر وے کی مشینری اڑتالیس کروڑ روپے میں نیلام ہوئی ہے جبکہ already اس پر higher bidder ادھر پڑے ہوئے تھے۔ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ گورنمنٹ کے خزانے کو اتنا نقصان کیوں دیا جا رہا ہے۔

Mr. Acting Chairman: You have already discussed this matter with the Chairman.

Mr. Hameedullah Jan Afridi: It is not resolved till yet sir. I have discussed it on the floor. It is not resolved yet.

Minister اس وقت بیٹھے ہوئے تھے۔ میں اس لئے آپ کو request کر رہا تھا کہ وہ اس ہاؤس کو assure کریں کہ وہ ان کمیٹیوں کو بٹھا کے تسلی کرائیں گے کہ اس کا کیا ہوا ہے اور کیا نہیں ہوا ہے۔ اس وقت آپ نے مجھے بولنے نہیں دیا۔ Minister صاحب چلے گئے ہیں۔ تو

کہ اس کے بارے میں کمیٹی بنا کے اس کا جواب دیا he should assure this House جائے کہ اڑتالیس میں کیوں دیا گیا ہے جبکہ اس کے اوپر کے bidder موجود تھے وہاں۔

Mr Acting Chairman: Let the Chairman come back to its place and then you can take it up.

Mr. Hameedullah Jan Afridi: Sir, it has nothing to do with the Chairman.

Mr. Acting Chairman: I thought you discussed with him in detail and you met the Chairman also or whoever it is of the NHA.

Mr. Hameedullah Jan Afridi: Sir, why don't you ask the Minister to assure the House?

Mr. Acting Chairman: Is the Minister here? No.

مولانا گل نصیب: وہ اس وقت تھے جناب اور میں آپ کو request کر رہا تھا لیکن آپ ----

Mr. Acting Chairman: I am sorry, it is too late. Gul Naseeb sahib but this is the last one.

دیکھیں مجھے کوئی problem نہیں ہے۔ پھر آپ کہیں گے کہ نماز کے لئے میں نے آپ کو late کر دیا۔

POINT OF ORDER; RE: OPENING OF A PRAYER HOUSE OF KADIANIES AT MURREE ROAD RAWALPINDI.

مولانا گل نصیب: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ایک ضروری بات ہے۔ ووٹر لسٹ کے فارم سے قادیانیوں کے بارے میں حلف نامہ خارج کر دیا گیا ہے۔ راولپنڈی میں مری روڈ پر واقع قادیانیوں کی عبادت گاہ جس پر احمدیہ لائبریری کی تختی لگی ہوئی ہے، اس عبادت گاہ پر جس پر مینار اور مہراب بنا ہوا ہے، پہلے اس کا دروازہ بند رہتا تھا لیکن اب دروازہ بھی کھلا رہتا ہے۔ میرے

خیال میں چونکہ یہ 1973ء کے متفقہ اصول کی خلاف ورزی ہے۔ لہذا ووٹر لسٹ کے فارم سے قادیانیوں کے بارے میں جو حلف نامہ خارج کر دیا گیا ہے وہ دوبارہ داخل کیا جائے اور اگر یہ نہیں کرنا ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ 1973ء کے آئین کی خلاف ورزی ہوگی۔ جس پر پورے ایوان کو احتجاج کرنا ہوگا۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ یہاں باہر قومی اسمبلی کے ممبران نے درخواست دی ہے کہ جو جگہ ممبران کے بیٹھنے کے لئے منتخب کی گئی ہے اس جگہ پر اور لوگ بیٹھتے ہیں جس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حافظ حسین احمد صاحب، قاری گل رحمان صاحب اور دیگر ممبران باہر کھڑے تھے اور ان کے بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں تھی۔ شکریہ جناب۔

Mr. Acting Chairman: Raza Hiraj sahib you want to clear the first issue.

مہیم صاحب! پہلے وزیر صاحب کو بولنے دیں۔ آپ کی دو ہی باتیں ہوتی ہیں لیکن پھر وہ چار ہوجاتی ہیں۔

جناب محمد رضا حیات ہراج: جناب چیئرمین! جو پہلا issue ہے honourable member نے ابھی جس کا ذکر کیا ہے۔ جناب اس سلسلے میں اگر یہ مجھے کچھ تفصیل دے دیں۔ We can certainly sit down and we can deliberate on that ہم اس پر تفصیلی بات کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مہیم خان بتائیں وہ کتنی مہیم چیز ہے جو آپ بولنا چاہتے ہیں۔ آپ نے بھی بولنا ہے۔ اچھا آپ بھی بولیں لیکن ان کے بعد۔ جی مہیم صاحب۔

POINT OF ORDER: RE: DIFFERENCE IN FIGURES REGARDING PAKISTAN'S GDP

جناب مہیم خان بلوچ: جناب چیئرمین! UNICEF اقوام متحدہ کا ایک ذیلی ادارہ ہے اور اس کے توسط سے social sector میں ہمارے پاکستان میں بہت سے کام ہو رہے ہیں۔ آج کے نوائے وقت میں اس کی ایک رپورٹ چھپی ہے اور وہ رپورٹ SAARC کے حوالے سے

سماجی لحاظ سے لکھی ہے۔ اس رپورٹ میں اوسطاً آمدنی کو اگر دیکھا جائے تو پاکستان کی تمام ممالک کی نسبت کم ہے اور تعلیم اور صحت کے حوالے سے جو اخراجات ہیں وہ بھی کم ہیں اور دفاعی حوالے سے ہمارے اخراجات تمام ممالک سے زیادہ ہیں۔ لیکن سب سے بڑی بات ان میں جو اہم ہے، انہوں نے قومی پیداوار کے متعلق جو اوسط دی ہے وہ 1.5 پاکستان کی ہے اور باقی ممالک کی 3.4، 4.5 ہے۔ لیکن ہمارے وزیر صاحبان جب بھی آتے ہیں ایوان میں برملا کہتے ہیں کہ ہماری قومی پیداوار یعنی GDP 4.5 something ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کا point کیا ہے۔

جناب مہیم خان بلوچ: ہم کہتے ہیں UNICEF کی رپورٹ ایک اہم رپورٹ ہے۔ اس کی رپورٹ کے حوالے سے ہماری اقتصادی حالت بہت گری ہوئی ہے۔ ہمارا GDP بہت گرا ہوا ہے۔ لیکن ہمارے وزراء یوں غلط بیانی سے ہمیں خوش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب ہیں نہیں۔ جب وہ آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے کہ آپ کیوں لوگوں کو خوش فہمی میں مبتلا کرتے ہیں۔ شکریہ۔ نگہت آغا صاحبہ the last speaker۔

ڈاکٹر نگہت آغا: جی میری ایک بہت ہی short request ہے کہ -----

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ request ہے یا Point of Order ہے۔

ڈاکٹر نگہت آغا: یہ request میں Point of Order پر لا رہی ہوں کہ جتنے ہمارے employees ہیں Senate کے lower class employees وہ تو very kindly Government نے ان کی salaries raise کردی ہیں۔ لیکن اس سے بھی جو زیادہ کام کرنے والے CDA کے employees ہیں جیسے Lift Operators یا enterance پر جو ہیں، ان کی تنخواہیں raise نہیں ہوئیں۔ تو اس لئے میں کہہ رہی ہوں کہ ان کی تنخواہیں بھی raise ہونی چاہئیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بالکل بتا دیں گے ان کو۔ We have a new leader of the House, I believe.

"In exercise of the powers conferred by Clause 1 of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on Friday the 23rd January, 2004."

Sd/-

General Pervaiz Musharraf

President of Islamic Republic of Pakistan.

(The House then prorogued sine die.)